تاریخ اسلام از سید جان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دلا حمد ایسے ہو رقم کیا
زمین سے صفحہ ہر ہر لحظہ ہر ان
مگر ہے ترک میں اوس لیے ہی ڈر
سبہو ہیں تمام ہے انعام تیرا
میری یہ عاجزی ہے تجھکو معلوم
ہر سے قدرت سے باہر ہو سراسر
وہ حمد پاک حسین ہو یہ تاثیر
وہ حمد پاک جو حاجت روا ہو
وہ حمد پاک جو لایق ہو تیرے
وہ حمد پاک جس سے تو ہو راضی
وہ حمد پاک جو جنت دلوای
وہ حمد خاص جس سے دل ہو روشن
وہ حمد خاص جس سے آگہی ہو ہستی
نہین تیری سوا کوی حامین
تو ہے اول ہے اور اخر تو ہے

نہ ہین کیا اور میرا و ستت قلم کیا
ابدتک گر لکہین سب جن و انسان
کہ ہو جائے نہ یہ مجموعہ ابتر
کہ منعم ہے خدایا نام تیرا
ثواب حمد سے رکہنا نہ محروم
تیری نعمت کی ہو یارب برابر
رہون دنیا مین مین با عزو توقیر
لگا ہے دلکا جو جو مدعا ہو
وہ حمد پاک جو کام ای میرے
و حمد پاک جس سے ہون مین نا بچے
مذاب قبر و دوزخ سے بچای
نبیلہ ہون رنگین اور خون دشمن
رہے میری نظر مین کچہ نہ باقی
زمین مین اسمان مین لامکان مین
تو ہے باطن ہے اور ظاہر تو ہے

سیاہی ہون اگر سب بحر و خار
جو حق حمد ہے وہ تو ہے ادا کیا
لہذا عاجزانہ یہ دعا ہے
خدایا رحم کر مجہ ناتوا نپر
خدایا رحم کر مجہپر کرم کر
وہ حمد پاک جو کی ہو سبہون نے
وہ حمد پاک حسین ہو یہ برکت
بخشے جو حمد ہو مقبول منظور
وہ حمد پاک جو میری دوا ہو
وہ حمد پاک حسین یہ اثر ہو
وہ حمد خاص جو رہبر ہو میری
وہ حمد خاص جو تجہسے ملا دی
جدہر دیکہون ادہر تو ہی نظر آئے
جو کچہ موجود ہونا ہے بہر معلوم
و ما ئین حمد مین سن نے جو ما بین

ہے لکہ قلم ہر شاخ اشجار
رقم ہرگز نہ ہو اک شمہ اوسکا
تمنا ہے طلب ہے التجا ہے
کہ ہون تحمید مین مجبور مفلس
میرے وقت مین حمد الہی رقم کر
ملایک فی البشر کی اور جنون نے
مین دنیا مین رہون با عشرت
رہون کونین مین بس خوش و مسرور
کہ ورد جرم نقصان سے شفا ہو
دم مردن نہ شیطان سے ضرر ہو
بتادی ای خدا جو راہ میری
خیال ما سوا دلسے بہلا دی
دوی کا پردہ جسم دلسے اوٹہا
یہ ہستی ہے فقط ایک امر موہوم
ہو یار و کہ امین ثم امین

نعت

بملا مین اور نعت شاہ لولاک
جو حق نعت ہے ممکن نہین وہ
مگر دل اب نہین رکتا ہے روکی
جو صورت دیکہو تو نشان خدا ہے
خدا ہے نور وہ نور خدا ہے
حقیقت سے ہوئی جو اوسکی اگاہ
عدد مین جسقدر ہو تمکو معلوم
محبت اوسکی ہے اصل ایمان
خدایا ہے اسعت وہی نبی کی
محبت اوسکی میری دلسے کہو دی

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
لیسے ہے ہو ہی سکتا ہے ہین وہ
بہے کیا ہے جو تو ری نعت بندہ کا
کلام پاک فرمان خدا ہے
اوسے ہے نور حق ظاہر ہوا ہے
وہ ولسی بول اوسی الیہ الیہ
وہ ہون موجود یارب ما کہ معدوم
کہ ایمان کا ابد ہے اور وہ جان
رہے باقی نہ ہر خواہش کسیکی
مجہے عشق محمد مین ڈبو دے

کرون کیا نعت احمد ہاتہہ
خدا خود کرتا ہے جسکی تعریف
محمد سرور ہر دو جہان ہے
خاص اصل المخلوق وہ ہے
حقیقت مین خدا جانی وہ کیا تھے
ما دب با قلم جای رہے ہے
درو اوتہا ہے نازل اونپر ہر دم
محبت نہ ہوا کہا ہے بہر کا
میرا قبلہ نشہ ہو وہ مرا ہو
خدایا ہے بار و ال احمد

شل ہے منہ ذرا سا اور بڑی بات
بہلا بندہ کری کیا اوسکی توصیف
محمد افسر کون و مکان ہے
خدا عاشق ہے اور معشوق وہ ہے
مگر ایسے وحدت نما ہے
درود اونپر ہر دم وہ وقت ایسا ہے
اور اوسکی ال اور اصحاب پر
بیان طالب بیان ہے مکار
میرا دل طایر قبلہ نما ہو
عارس کمتر کی ہے

تاریخ اسلام

از

سید خان

تئیسواں باب سلاطین آل سامان کے بیان میں مورخین نے لکھا ہے کہ آل سامان میں سے اول امیر اسمٰعیل نے سلطنت
پر جلوس فرمایا اور رسم آئین عدل انصاف کو تازہ کیا اور بادشاہ نہایت رعیت پرور تھا اور شجاعت میں عدیل تھا سلطنت ان
بادشاہوں کی ولایت ماوراء النہر اور خراسان میں ہوئی اور نو بادشاہ ہوئے ہیں اور حکومت و بادشاہت اونکی ایکسو دو برس
چھ مہینے بیس روز تک اس تفصیل سے رہی ہے **چوبیسواں باب** سلاجقہ کے بیان میں اونکی تین فرقہ ہیں فرقہ اول
میں سے چودہ آدمیوں نے مقام ایران میں بادشاہت کی اور سلطنت اونکی ربیع الاول سنہ ۴۲۹ ہجری سے ربیع الاول سنہ ۵۹۰
تک کہ ایکسو اکسٹھ برس ہوتی ہیں اس تفصیل سے رہی ہے **پچیسواں باب** فہرست نام ہای بادشاہان ایران و پہلوانان
کے بیان میں **چھبیسواں باب** یعنی بادشاہان عالیہ خاندان سلسلہ امیر تیمور گورگان کی سلطنت اور بادشاہت
کے بیان میں **ستائیسواں باب** نوشیروان بادشاہ کے سوال اور اوسکی وزیر حکیم بزرجمہر کے جواب
با صواب کی بیان میں — اب خدمت ناظرین والاتمکین میں یہ عرض ہے کہ اس کتاب کی اوراق سے کسی طرح کی فیض پاوے
اوٹھاویں یا کوئی نماز یا وظیفہ جس صاحب کی کار آمد ہو تو بعد کارروائی ہونی مطلب وہی کے میری حق میں ہے بدعائے خیر سلوک
ہوں اور جو سہو خطا کار ہمیں نقص و قصور یعنی نوشای نقل سے و حرف گیری سے چشم پوشی کر کے عفو فرماویں کیونکہ اس
تحفہ کو علم میں چندہ میان دانش نہیں ہے صرف خیال اپنی مغفرت آخرت و یادگار رہنی اس دنیا ناپائیدار میں یہ کام و تحفہ
اوس پر لکھا ہوا کیا سو یقین واثق رکھتا ہوں کہ ہر ایک صاحب اپنی عنایت و کرم سے میری واسطے درگاہ قاضی الحاجات
میں بدعائے خیر فرماویں گی تاکہ اونکی دعا کے برکت سے اللہ تعالیٰ جل شانہ رحم و فضل کرکے میری جرائم صغیرہ و کبیرہ
کو عفو فرماویں بموجب اسکی **شعر** سنیدم کہ در روز امید و بیم — بدان را بہ نیکان ببخشد کریم بارالہی بطفیل حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم حبیب اپنی کے اس کتاب کو مقبول فرما اور برکت سے ناظرین و شائقان
اہل مطلب کو فائدہ بخشیں آمین رب العالمین —

عبارت نثر

اما بعد یہ عاجز سراپا گناہ ... امیدوار رحمت غفور ذلیل ترین انام سید جان برائے نام بدنام نکونامی چند یوں
جناب حاجی صوبہ ... مرحوم مغفور کا فرزند ہوں و جناب کرامت مآب حضرت مولانا سید الثقلین محمد خیر الدین صاحب
قدس سرہ کا مرید اور خادم ہوں وائے بر ما ایسے پیر مرشد کامل کی پیروی اور تعمیل ارشاد نہیں ہو سکتی سخت نادم
ہوں باشندہ شہر کلکتہ محلہ مرزاپور عفی عنہ ۔ خدمت میں صاحبان شائقین کے یوں عرض رسان اور التماس کرتا ہے
کہ ایک روز بعالم تنہائی میں حالت تشویش گوناگون میں یہ خیال گذرا کہ یہ عمر مستعار جوانی گذری کوئی کام
لائق یادگار اور بموجب مغفرت کا نہ بن آیا اب اس عمر ناپائیدار کا کچھ بھروسہ نہیں ہے ۔

اشعار

عبث ہنسنے پہ نازاں ہو کبھی غافل جو ہستی ہے ۔۔ نہیں واقف کہ ہستی خود تبہ ہے غفلت پہ ہستی ہے
مسافر خانہ دنیا ہے یہ بے شک سفر سب کو ۔۔ قیام اس میں کہاں لیکن یہ مہمانوں سے بستی ہے
جنہیں تاج زری اور تخت طاؤس میسر تھا ۔۔ اب اُن کی قبر پر رونق تو کیا وحشت برستی ہے
دل و جان بیچ کر کچھ آخرت کا جلد سودا کر ۔۔ کہ جنس بے بہا گراں ہے ہاتھ آئے سستی ہے
ابھی تک فکر عقبیٰ کچھ نہیں ہے تجھکو اے غافل ۔۔ یہ کیا غفلت یہ کیا نخوت یہ کیا عشرت پرستی ہے

اسی فکر میں یہ خیال ہوا کہ چند نکات ہائے نور رخ جو نہایت عجیب و جگر سوز ہیں ہے اس رسالہ کو واسطے فائدہ رسانی
خلق کے تالیف کیا اور نام رکھکر اور چھ باب کی خاتمہ کتاب کی تقسیم کیا ۔ **پہلا باب** ابتدائے
پیدائش کائنات و نور محمدی کے بیان میں ۔ **باب دوسرا** احوال از قبل حضرت آدم علیہ السلام کے بیان میں **باب تیسرا**
مختصر احوال پیدائش حضرت آدم صفی اللہ و حضرت حوا علیہا السلام کے بیان میں **باب چوتھا** کتب ہائے آسمانی کے نازل ہونے
وقت اور ان کی سورتوں و آیتوں و کلمات کے شمار کے بیان میں **باب پانچواں** احوال ہفت اقلیم و حکایات
عجیب و غریب کی بیان میں ۔ **باب چھٹواں** فضائل و خواص چند عجیب و غریب کوہ و نہر و چشمہ اور چاہ کے بیان میں ۔

باب پہلا ابتداے پیدائش کائنات و نور محمدی کے بیان

روایت ہے کہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن تاریخ بخاری حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے اور وہ اپنے باپ حضرت امام محمد باقر سے اور وہ اپنی والد امام زین العا
بدین سے اور اونہون نے روایت کی ہے اپنی باپ حضرت امام حسین رضی
اللہ عنہ سے اور اونہون نے سنا اپنے والد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے
اپ نے فرمایا کہ ایک روز مین رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم کے
پاس بیٹھا تھا کہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اکر رسول خدا سے عرض
کی کہ یا رسول اللہ فداک امی وابی مجھے خبر دو کہ اول اللہ تعالی نے کس چیز کو پیدا
کیا جناب رسالت ماب نے فرمایا کہ سب کی اگی اللہ تعالی نے نور میرا پیدا
کیا ہزار برس تک کہ ایک روز اوسکا ہزار برس کے برابر ہے اس جہان کے
بمصداق اس ایت کی ـ وَاِنَّ یَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّکَ کَاَلۡفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡن ترجمہ جیسا کہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے ایک دن تمہارے رب کے نزدیک ہزار برس کے برابر
ہے اس دنیا کے برسون سے کہ جو تم گنتے ہو وہ نور میرا قدرت الہی سے عظمت
اور بزرگی الہی کی مشاہدہ کرتا اور تسبیح و طواف اور سجدہ الہی مین مصروف رہتا اور
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اوس نور محمد مصطفے نے بارہ ہزار برس تک
عالم تجردی مین خدا کی عبادت کی پھر حق تعالی نے اوس نور کو چار قسم پر کیے

باب ساتوان - قواعد ضروری در باب دعا و اشارات صحیحہ کے بیان مین باب اٹھوان حق تعالی کے ذکر
و تسبیح و تہلیل و تمجید [illegible] درود شریف و دعائی فضایل کے بیان مین باب نوان متفرقات نماز و ادعیہ وغیرہ
کے بیان مین - دسوان باب خاتمہ سال کے بزرگ دنونکی روزے کی فضیلت کے بیان مین اگیاروان باب
نو عدد صحری و [illegible] کی فضیلت کے بیان مین بارہوان باب دنونکی فضیلت اور اونکی نماز نوافل کے بیان مین
تیرہوان باب مہینونکی فضیلت اور اونکے نماز و نوافل کے بیان مین چودہوان باب سال کے ہر سو کی
رواحل و ریاضت کرنیکے بیان مین - باب پندرہوان اسامی چند پیغمبران جنکی نبوت مین اختلاف ہے مگر مشہور ہین
سولوان باب اسامی پیغمبران از حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم تک جنکی نبوت مین
اختلاف نہین ہے کچھ ہین اور نام اونکا کلام اللہ مین بہ القاب واقع ہے سترہوان باب حضرت خاتم النبین صلی اللہ
علیہ وسلم و اصحابہ و اکرام و آلہ کے نسب مبارک کے بیان مین - اٹھاروان باب مختصر احوال اصحابہ اکرام و ائمہ
بر حق و حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ کے بیان مین باب اونیسوان تاریخ ولادت و وفات و مدت عمر و جای مزار
شریف چند اولیا اکرام و علمائی عالی مقام و حضرت غوث الاعظم کے فرزندان جنہونکو خلافت ملی تہی اون صاحبان عالی
مقام کے بیان مین - بیسوان باب سلاطین عرب اور عجم کے بیان مین جنہون نے حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم اور
خلفائی راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کے بعد سلطنت کی ہے اول سلطنت بنی امیہ کے بیان مین اونکی سلطنت اکانوی برس تک رہی ہے
اکیسوان باب سلاطین بنی عباسیہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ بنی عباس سے سینتیس آدمیون نے بادشاہت کی ہے ۱۳۲ ربیع الاول
سنہ تک ایکسو بتیس ہجری روز جمعہ سے چہاردہم صفر سنہ چھ سو چھپن ہجری تک اونکی بادشاہت کو غلبہ رہا یعنی پانچسو چوبیس برس
دو مہینے اور تین روز اونکی سلطنت رہی ہے اس تفصیل سے بائیسوان باب سلاطین بنی صفار کے بیان مین اور اون تین تین
بادشاہ ہوئی ہین حکومت اور سلطنت اونکی خراسان اور سیستان اور مازندران اور فارس اور کرمان اور خوارزم مین ابتدائے
سنہ [illegible] سے سنہ [illegible] تک کم و بیش رہے -

ستون ہے اوپر ہزار کنگری بنا ہے ایک کنگرے سے دوسری کنگری تک سات
سو برس کی راہ ہے اور ہر کنگرے پر اٹھارہ ہزار قندیل ہین ہر ایک ایسا
ہے کہ سات طبق زمین و اسمان اور جو کچھ کہ بیچ اوسکے ہے اوسمین اسطرح سما دیے
کہ جیسے ایک انگشتری بیچ میدان کے ڈال رکھی ہے اوسکے بعد چار فرشتے پیدا
پیدا کیے ایک بصورت ادمی دوسرا بصورت شیر اور تیسرا گدہ کی صورت اور چوتھا
بصورت گاے کے ہے پاؤن اونہون کے تحت الثری کو پہونچے اور مونڈھے
اونہون کے نیچے عرش کے لگے ہوئے ہین اور چلتے وقت جب قدم اوٹھاوین
ہر ایک قدم سات ہزار برس کی راہ مین جا پڑے خدا کا حکم ہوا اونہیں عرش
اوٹھانے کو تب اون چارون نے زور کیا ہرگز عرش اوٹھا نہ سکے بعد
اوسکے جناب باری سے ارشاد ہوا کہ اے فرشتو مین تمکو ہفت اسمان و زمین
اور جو کچھ بیچ اوسکے ہے سب کا زور دیا عرش کو اوٹھاؤ پھر اونہون نے
زور کیا تو بھی نہ اوٹھا سکے عاجز ہو رہے جناب باری سے ارشاد ہوا
کہ یہ تسبیح پڑھ کر اوٹھاؤ — سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْقُدْرَةِ
وَالْكَمَالِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا
يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ترجمہ مین تسبیح پڑھتا ہون
اوسکی جو بادشاہ اور عالم ملکوت کا صاحب ہے مین تسبیح پڑھتا ہون اوسکی

ایک قسم سے عرش کو پیدا کیا دوسرے قسم سے قلم کو تیسرے قسم سے بہشت
کو چوتہے قسم سے عالم ارواح اور ساری مخلوق کو خلق کیا اور ان چار مین سے
چار قسم الگ کیے تین قسمو سے عقل اور شرم و عشق پیدا کیا اور قسم اول سے صبر بزرگ
تر میرے تئین پیدا کیا کہ رسول اوسکا ہون بمصداق لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَ
فْلَاكَ کے ترجمہ اگر نہ پیدا کرتا تجہکو اي محمد ہر آئنہ نہ پیدا کرتا مین اسمان و زمین اور
ساري مخلوق کو اور موافق اس حدیث کے اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِيْ
ترجمہ حضرت نے فرمایا مین پیدا ہوا ہون اللہ کے نور سے اور میرے نور سے ساري مخلوق
ہے بعد ازان رب العالمین کا حکم ہوا قلم کو کہ ساق عرش پر اول اس کلمہ کو
لکہہ - لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ترجمہ نہین ہے کوئي معبود سوا اللہ تعالی کے
اور محمد خدا کا بہیجا ہوا ہے قلم نے چار سو برس لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تک لکہا اور ایک روایت
یون ہے کہ قلم نے جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تک تو عرض کے یا رب العالمین تو بے مثل
و بے مانند ہے تیری نام کے ساتہہ یہہ نام بزرگ کسکا ہے پس جناب باری
سے یہہ آواز ائي یہہ نام میرے حبیب برگزیدہ کا ہے تو لکہہ محمد رسول اللہ جب
یہہ حکم ہوا ہیبت خطاب جلشانہ سے قلم کے مونہہ پر شگاف ہوا تب قلم نے لکہا محمد ر
سول اللّٰهِ تبہی سے قلم کا شگاف مسنون جاری ہوا قیامت تک اوسکے بعد عرش کے اوپر
اٹہارہ ہزار برج پیدا کیے اور ہر برج مین اٹہارہ ہزار ستون کہڑي کیے اور ہر ستون

خوبیونکو بیان کرتے ہین اور اوسپر یقین رکہتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین ایمان والونکی اے رب ہمارے ہر چیز سمائی ہے تیری مہر اور علم مین سو معاف کر اونکو جو توبہ کرین اور چلین تیری راہ اور بچا اونکو آگ کے صدمہ سے اور لیوا اوسکی عرش کے نیچے ایک دانہ مروارید پیدا کیا اوس سے اللہ تعالی نے لوح محفوظ بنایا بلندی اوسکی سات سو برس کی راہ اور چوڑائی اوسکی تین سو برس کی راہ ہے اور چار و اطرف اوسکی یاقوت سرخ جڑا ہوا اور حکم ہوا قلم کو۔ اُکْتُبْ عِلْمِي فِي خَلْقِي وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ لکہہ علم خدا کا موجودات مین خدا کی اور جتنی چیزین کہ ذرہ ذرہ ہیں موجودات کے ہونیوالی ہین قیامت تک پہلے لوح محفوظ پر یہ لکہا گیا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَنْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِي وَيَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِي وَيَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِي كَتَبْتُهُ وَبَعَثْتُهُ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ يَقِيْنًا وَمَنْ لَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِي وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِي فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِي وَيَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ سَمَائِي شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو بہت مہربان سے نہایت رحم والا ہین ہون پروردگار سب کا نہین ہے کوئی معبود مگر مین ہون جو راضی ہے میری قضا پر اور صابر ہے میری بلاؤنپر اور شاکر ہے میری نعمتونپر جو مین نے مقدر کی ہین پس شامل کرونگا مین اونکو صدیقونمین اور وہ جو راضی نہ ہو میری قضا پر اور صابر نہو بلاونپر اور شاکر نہ ہو نعمتونپر تو لازم ہے اوسے کہ طلب کرے دوسرے رب کو سوا میرے اور نکل جاوے

جو صاحب عزت اور صاحب عظمت اور ذي شان اور قدرت والا اور کمال
اور جلال اور بزرگي اور کبريي کے لائق ہے مین تسبیح پڑھتا ہون اس
بادشاہ زندہ کي جو نہین سوتا اور نہین مرتا ہے وہ بہت طاہر اور پاک ہے ہما
را پروردگار اور فرشتون اور اروا حون کا پروردگار ہے جب اونھون نے
یہہ تسبیح پڑہے خدا کي قدرت سے عرش کو اوٹھا لیا اور ایک روایت ہے عبد اللہ
بن عباس رضي اللہ عنہما سے کہ جب ان چار فرشتون نے یہہ تسبیح پڑہے سُبحَانَ
اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِيِّ العَظِیمِ
ترجمہ مین تسبیح پڑھتا ہون اور حمد کرتا ہون واسطے اللہ کے اور نہین ہے کوئی
معبود سوا خدا کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہین ہے توانائي اور قدرت کسیکو سوا
اللہ کے ایا اللہ کہ بڑا بزرگ ہے جب یہہ پڑھا عرش کو اوٹھالیا اور روایت
لیگئی ہے کہ اس تسبیح سے بہشت اور فرشتو نکو بنا لیا تا کہ چارو نطرف عرش
خدا کي تسبیح پڑھین اور طواف کرین اور مومن بندون کے لیے امرزش اور
معافي چاہین وہ یہہ ہے قولہ تعالے - اَلَّذِینَ یَحمِلُونَ العَرشَ وَمَن حَولَہٗ یُسَبِّحُونَ
بِحَمدِ رَبِّهِم وَیُؤمِنُونَ بِہٖ وَیَستَغفِرُونَ لِلَّذِینَ اٰمَنُوا رَبَّنَا وَسِعتَ کُلَّ شَيءٍ رَّحمَۃً وَّ
عِلمًا فَاغفِر لِلَّذِینَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِیلَکَ وَقِهِم عَذَابَ الجَحِیمِ ترجمہ اللہ تعالے فرماتا ہے
کہ جو اوٹھا رہے ہین عرش کو اور جو اوسکے گردین اپنے رب کي پاکي اور خو

ہی کے ہوا اپر معلق ہو رہا اور اوسی دہوین کو حق تعالی نے سات پارہ کر کے ایک پارہ
سے پانی او ایک پارہ سے او ایک پارہ سے تانبا اور ایک پارہ سے لوہا اور ایک
پارہ سے چاندی اور ایک پارہ سے سونا اور ایک پارہ سے مروارید اور ایک پارہ سے
یاقوت سرخ پیدا کیا اور پہر اوس پانی سے اسمان اول اور پارہ سے تانبا سے دوسرا
اسمان اور پارہ سے لوہے سے تیسرا اسمان اور پارہ سے چاندی سے چوتہا اسمان اور
اور پارہ سے سونے کا پانچوان اسمان اور پارہ مروارید سے چہٹا اسمان اور پارہ یاقوت
سرخ سے ساتوان اسمان بنایا اور فاصلہ ہر اسمان کا ایک دوسرے سے پانچسو برس
کی راہ ہے پہر الله تعالی نے قدرت کاملہ سے اپنے اوس کف اب سے لپتہ خاک
سرخ پیدا کیا اوسے جگہ پر کہ جہان اب خانہ کعبہ ہے اور جبریل میکائیل اسرافیل
عزرائیل کو حکم ہوا کہ چار کونے اس لپتہ خاک کے پہیلا دو اونہون نے ویسا ہی
کیا اور یہ زمین اوسے لپتہ خاک سے پیدا ہوی قولہ تعالی خلق الارض
فی یومین ترجمہ بنایا الله تعالی نے زمین کو دو دن مین اور روایت ہے کہ عبد الله
بن سلام رضی الله تعالی عنہ ایک روز احوال زمین کے دریافت کرنے کے واسطے
جناب رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کے پاس ائی اور پوچہا یا رسول خدا
الله تعالی نے اس زمین کو کس چیز کو بنایا ہے حضرت نے فرمایا کف اب سے
پہر فرمایا وہ کف کس سے پیدا کیا فرمایا کہ پانی سے پہر پوچہا کہ وہ پانی کس سے

تخت سماسے میرے اوراس کیشے یے لوح محفوظ خود بخود جنبش مین آیا اور کہا کہ
مثل میرے بہتی ہین وی نہین اسواسطے کہ اسم خدای کا مجہپر لکہا گیا پس باری
یے طرف سے یہ اواز ائی قال اللہ تعالیٰ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب
ترجمہ کہا اللہ اور رکہتا ہے جس بات کو چاہتا ہے اور اوسی کے پاس ہے اصل کتاب
خلاصہ یہ ہے کہ اگر چاہون مٹادون یا رکہون اور اوسے پاس ام الکتاب ہے
اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے جو چیزین مقدر کی ہین ہرگز اوسمین تغیر و تبدل نہین ہوگی مگر چار چیزین
رزق موت سعادت شقاوت اور پہر اوس مروارید پر حکم ہوا وسیع یعنی ایسے
مروارید پہیل جا تب پہیل گیا قولہ تعالیٰ وسع کرسیہ السموات والارض ترجمہ کہا
کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کشادہ ہوی کرسی اوسکی برابر ساتون اسمانون اور زمینو
کے اور نام اوسکا کرسی ہوا پہر اوسیوقت نیچے کرسی کے ایک دانہ یاقوت کا پیدا
ہوا بعضون نے کہا وہ دانہ مروارید کا تہا بلندی اوسکی پانچسو برس کی راہ اور چوڑای
سے اسیقدر تہی جب اوسکی طرف دیکہا ایزد جلشانہ کی ہیبت سے پانی ہوگیا
صبا دبور جنوب شمال ان چار باد کو پیدا کیا حکم کیا کہ تم ہر چار گوشے پر اس پانی
کی موج مار کر اوٹہاو اور دریا بہتے لیا بعدہ قدرت الہی سے اگ دہوان دبخار
پیدا ہوکر اوس پانی پر گئے اور اوس سے دہوان اٹہکر درمیان کرسی اور پانی کے

که اوسکی چار ہزار سینگیں ہین اور اوسکی ایک سینگ سے دوسری سینگ تک
فاصله پانچسو برس کی راه ہے اور یه سات طبق زمین اوسکی دو سینگونکے درمیان
ہین پہر اوچہا ده ماہی کسیه کہری ہے حضرت نے فرمایا ایک مچہلی ہے مہره پشت پر
اور مچہلی پانی پر استاده ہے اور عمق اور دیگر اوس پانیکا چالیس برس
کی راه ہے اور وه پانی ہوا پر معلق ہے اور ہوا تاریکی دوزخ پر اور دوزخ ایک
سنگ اسمانپر اور وه سنگ اسمان ایک فرشتے کے سر پر اور وه تاریکی پر اور ہوا
پر ٹہرا ہے اور ہوا قدرت خدا سے معلق ہے اور قدرت اوسکی بی پایان
ہے اور ذات صفات اوسکی منزه ہے نقصان اور زوال سے کیا پوچہتے ہے
یا رسول الله اور روایت کی ہے عبد الله بن عباس نے که ہر اسمان پر حق تعالے
نے ایک نور پیدا کیا ہے اوس نور سے بیشمار فرشتے پیدا ہوئی ہین اور حکم
ہونپر تسبیح و تحلیل اور تقدیس و تعظیم کرنیکا ہے اگر اوس سے ایک لحظه غافل
ہین تو فی الفور تجلی سے خدای جلشانه کے جل بہکر خاک ہوجا ہین اور اونمین بعضونکی
شکل گائی کی ہے اور بعضونکی صورت سانپ کی اور بعض نے شکل گده کی ہے
اور بعض کا نصف بدن اوپر کا برف اور ادہا نیچی کا اگ کا ہے اور یه سب کی سب
جنتی ہین اپنی رب کی تسبیح پڑہتی ہین - سُبحانَ مَنْ اَلَّفَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ ترجمه
مین تسبیح پڑہتا ہون اوس خدا کی جس نے بیچ ترکیب دیا ہے برف اور اگ

کس سے اُجلا ہے فرمایا کہ ایک دانہ مروارید سے کہا کہ مروارید کس سے ہے فرمایا کہ تاریکی
سے کہا صدقت یا رسول الله پھر سوال کیا یا رسول الله زمین کو قرار کس سے ہے فرمایا
کوہ قاف سے کہا وہ کوہ قاف پہاڑ مرد سبز ہے اور آسمان کی یہ سبزی اوسیکے پرتو سے
کہا سچ ہے یا رسول الله اور بلندی کوہ قاف کی کسقدر ہے فرمایا پانچسو برس کی راہ
اور گرداگرد اوسیکے کسقدر ہے فرمایا دو ہزار برس کی راہ ہے اور اوس پار کوہ قاف
کے کیا چیز ہے فرمایا سات زمین ہیں مشک سے بنی ہوئی اور اوسکے بعد کیا ہے فرمایا
سات زمین ہیں کافور سے بنی ہوئی ہیں اور اوسکے بعد کیا ہے فرمایا کہ سات زمین
ہیں چاندی کے اور بعد اوسکے کیا ہے فرمایا ستر ہزار عالم ہیں اور ہر عالم کے
ستر ہزار فرشتے ہیں اور آواز کرتے ہیں کہ آدم اس تسبیح سے پیدا ہوئے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللّٰہِ - کہا صدقت یا رسول الله اور اوس طرف
کیا ہے حضرت نے فرمایا ایک اژدہا درازی اوسکی دو ہزار برس کی راہ اور
یہ سارے عالم اوسیکے حلقہ میں ہیں کہا صدقت یا رسول الله ساتوں زمین پر
کون ہے فرمایا فرشتے سب اور چھٹی زمین پر شیطان اور فرزندان شیطان اور پانچویں
زمین پر دیو سب اور چوتھی زمین پر سانپ اور تیسری زمین پر جانوران گزند
اور دوسری زمین پر پریاں ہیں اور اول زمین پر آدمی سب ہیں کہا صدقت
یا رسول الله اور نیچے ساتوں زمین کے کیا چیز ہے فرمایا ایک گائے ہے ایسی کہ

تعالی نے حکمت کاملہ سے اپنے بندونکو سمجھایا ہے کہ وہ اپنی کاموں میں تعجیل نہ کریں
ہیں اور صبر کریں بمضمون اسکے الامر مفتاح الفرج یعنی صبر کی کنجی ہے کشادگی سے کہ
اسلئے تحت الثری پیدا کیا اور تحت الثری نام ہے زمین کے نیچے کا اور سعید ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ثری ایک سنگ بستہ کا نام ہے اور نیچے
ثری کے دوزخ کو بنایا اوسمین ایک سردار کہ جسکو مالک کہتے ہیں اور دوزخ
اوسکے تابع ہیں اور اونیس فرشتے پیدا کئے اونکو مالک کے زیر حکم کیا
قولہ تعالی علیہا تسعۃ عشر ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
کہ دوزخ کے اندر اونیس فرشتے پیدا کئے ہیں داہنی طرف ہر فرشتے
کے ستر ہزار ہاتھ ہیں اور بائیں طرف ستر ہزار ہاتھ اور ہر ہاتھ پر ستر ہزار
ہتھیلی اور ہر ہتھیلی پر ستر ہزار اونگلیاں اور ہر اونگلی پر ایک ایک اژدہا قایم
ہے اور ہر ایک اژدہے کے سر پر ایک سانپ درازی اوسکی ستر ہزار
برس کی راہ ہے اور ہر ایک سانپ کے سر پر ایک ایک کژدم دوزخیوں کو ایک
نیش ماری تو ہزار برس تک درد سے اوسکی لوٹیں اور فریاد وزاری کریں
اور بائیں ہاتھ کے اونگلیوں پر ایک ایک ستون آتش کا ہے اگر ایک ستون
اوسکا حشر کے میدان میں ڈالا جائے اور تمامی مخلوقات جن وانس اوسکو
ہلانا چاہیں تو ہرگز جگہ سے نہ ہلا سکیں اور اون فرشتونکے حکم علوکہ نہ

نہ برف آگ کو بجھا سکتی ہے نہ آگ برف کو پگھلا سکتی ہے اور یہ سب کے سب
قیام میں ہیں اور کوئی رکوع میں اور کوئی سجود میں اور کوئی قعود میں قیامت
تک اور قیامت کے دن سب کوئی عذر خواہی کرینگے اور یہ کہینگے - سبحانک ما عبدنا
ک حق عبادتک ۔ ترجمہ اے پاک پروردگار ہمارے ہم نہیں پرستش کیے
تیری جو حق پرستش کا ہے اور بعد اوسکی خالق نے یہ سات دن پیدا کرکے
روز یکشنبہ کو حاملان عرش کو بنایا اور دوشنبہ کو طبق سات اسمان اور سہ شنبہ
کو سات طبق زمین اور چہار شنبہ کو تاریکی اور پنجشنبہ متصور زمین اور جو اسمین
ہے اور جمعہ کے دن افتاب اور ماہتاب اور سب ستارونکو اور ساتوں اسمانکو
حرکت میں لایا اور سات دن روز تمام ہوا ہے فراغت کی قوله تعالی - خلق السموات
والارض وما بینهما فی ستة ایام ترجمہ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا تھا یا الله تعالی
نے اسمانوں اور زمینونکو اور جو بیچ اوسکی ہے چھہ دن میں اور ایک دن ہزار
برس ہے بمصداق اس ایت کے قوله تعالی - وان یوما عند ربک کالف سنة
مما تعدون ترجمہ جیسا کہ الله تعالیٰ نے فرمایا ہے ایک دن تمہارے رب کی ہاں
ہزار برس کے برابر ہے اس دنیا کی برسوں سے کہ جو گنتی ہو یعنی ہزار برس کا
کام الله ایک دن میں کر سکتا ہے پس ہاں لو الله تعالیٰ میں قدرت ہے کہ ان
چندین ہزار عالم مخلوق کو ایک طرفة العین میں پیدا کر سکتا ہے مگر الله تعالی

زمین مین اور پہاڑ و نپر آیا اور اوسکی ساتہہ ایک اواز ائی کہ رنگ چہرہ مبارک کا
متغیر ہو گیا حضرت نے جبریل سے پوچھا یہ اواز کسکی ہے اور کہان سے ائی ہے او
نہون نے کہا کہ یا رسول الله سات ہزار برس کے اگے سے ادم علیہ السلام کے ایک پتھر
ستر ہزار من کا کنارے دوزخ کے پڑا ہوا تہا وہ پتھر پندرہ ہزار برس نیچے کے
طرف چلا جاتا تہا اپنے ٹھکانے جہنمی مین جا پہونچا اوسی کی اواز تہے حضرت نے پوچہا
وہ جگہ کسکی ہے وہ بولے منافقون کی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ترجمہ منافق ہین سب سے نیچے درجہ مین اگ کے اور چہتے
درجہ مین دوزخ کے مشرکین رہینگے اور پانچوین درجہ مین دوزخ کے بت پرست
اور چوتہے مین مے فروش اور تیسرے درجہ مین ترسا دوسرے درجہ مین یہود
اور اول درجہ مین صاحبان تمہارے رہین گے جیسا کہ الله تعالی نے فرمایا ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰي وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ترجمہ جو لوگ کہ مسلمان
ہین گنہگار اور جو لوگ یہود ہین اور صابی جو کہ بت پرستون سے ایک فرقہ ہے اور
اور نصاری اور مجوس اور جو شرک کرتے ہین یہ جگہ سردہ دوزخ مین رہینگے اور
دوزخ کے ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ تک ستر برس کی راہ ہے اور
حدیث مین ایا ہے کہ قدرت الہی سے جب ہزار برس اتش دوزخ دہکائی گئی
تو سرخ ہوئی پہر ہزار برس دہوکی تو سفید ہوئی پہر ہزار برس سلگائی

کے اندر جاو اُنھوں نے عرض کی خدایا ہم بخوف آتش دوزخ کی نہیں جا سکتے
تب خدا تعالی کا حکم ہوا جبریل نے ایک نام بہت سے لاکر پیشانی پر اُنھوں کے
مہر کر دی اور وہ خاتم پر یہ کلمہ لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تا کہ
آتش دوزخ کی آنچ اُنھوں پر اثر نہ کرے تب وہ اُنھیں فرشتے برکت
اس کلمے کے ایکدم سے اندر دوزخ کے داخل ہوئے اُس زمانے سے قیامت تک
دوزخ کے اندر رہیں گے اور جو مومن داغ محمدی پیشانی اور دلپر رکھیگا بمصداق
اُولٰئِکَ کَتَبَ فِی قُلُوبِہِمُ الْاِیمَانَ ترجمہ وہ لوگ لکھا گیا دلوںمیں اُنکے
ایمان تو ہرگز الم آتش دوزخ اُنکو نہ ہوئیگا اور دوزخ کی سات در
وازے ہیں جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے لَہَا سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ لِکُلِّ
بَابٍ مِّنْہُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ترجمہ دوزخ کے سات دروازے ہیں ہر دروازے
کے لیے اُنمیں سے ایک فرقہ بٹ رہا ہے طبقہ اول جہنم اور دوسرا
جہنم اور تیسرا سقر چوتھا سعیر پانچواں لظی چھٹا ہاویہ ساتواں حطمہ و مروی
ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام بہ ایت رسول خدا کی پاس لائے
قولہ تعالے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِہِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوَاتِ
فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ترجمہ پھر انکی جگہ ایسے ناخلف کہ انہوں نے قضا کی
نمازیں اور پیچھے پڑے شہوتوں کی سو آگے ملیگی گمراہی اور اُسی وقت ایک زلزلہ زمین

اور اللہ کیطرف سے ہدایت کری اونہون نے اونکو نمانا اور مار ڈالا اور زمین پر طلسم فساد کرنے لگے تب حق تعالے نے عزرایل کو فرشتونکے ساتہہ بہجا اونہون نے سب کو مار کر جہان خالی کیا واللہ عالم بالصواب۔

باب دوسرا احوال از قبل حضرت ادم علیہ السلام کے بیان مین

صاحب مترجم مطلع العلوم لکہتے ہین کہ کتاب اسرار مین منقول ہے کہ جناب ولایت ماب حضرت علی علیہ السلام سے قوم انصاری سے ایک عالم نے عرض کیا کہ ادم صفی اللہ کی پیدا ہونے سے پہلی کیا تہا حضرت نے فرمایا کہ ادم اوسنے مکرر پوچہا حضرت وہی جواب پہر اوسنے تیسری مرتبہ وہی سوال کیا تو پہر یہی جواب پایا از تاریخ خواجگی کا مورخ لکہتا ہے کہ امام برحق امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے ادم کی پیدایش کا حال دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ ادم صفی اللہ جو میرے اور تیری جد ہیں تہے اونکا حال دریافت کرتا ہے یا اور ادم کا وہ شخص محجوب ہوا اور کہا کیا حضرت ادم صفی اللہ کے سوائے اور بہی کوئی ادم پیدا ہوئے ہین حضرت نے فرمایا کہ ادم صفی اللہ سے پہلے سو ادم پیدا ہوئے ہین اور ہر ایک ادم کی اولاد اور فرزند رہا اور خادم مدتون دنیا مین رہے چنانچہ اور اور یہہ ادم صفی اللہ صد یکم ادم تہے از تاریخ طبری مین لکہا ہے کہ موسے علیہ السلام نے پروردگار عالم سے ایک دن دریافت کیا کہ اسمان و زمین کی پیدایش کو کسقدر مدت ہوی حکم الہی ہوا کہ فلان صحرا مین ایک کنوان ہے اوس کنوئن پر اپنی تعین بیٹہا اور ایک نفری اوس کنوئین مین ڈال تو حقیقت

تو سیاہ ہوئی قیامت تک ویسی ہے سیاہ رہیگی جیسے اندھیری رات ہے
اور ایک پتھر سنگ کہ جسکی چوڑائی پانچسو برس کی راہ ہے دوزخ کے اوپر
رکھا گیا ہے اور وہ قیامت تک رہیگا اور دوزخ کے نیچے ایک بیل اوسکے نیچے
ایک فرشتہ مچھلی کی پشت پر کھڑا ہے اور اوسکے نیچے ایک مچھلی ایسی بڑی ہے
کہ دم اوسکی ساق عرش سے لگی ہوئی ہے اور کمائی فردوس اعلی کے ستر ہزار
سال اوسکے بیچ زمین سخت تری ہوئی ہے اوس مچھلی کے پیٹ پر ٹھہری ہے
اور کمائی نے ارادہ کیا کہ جنبش کرے خدای تعالی نے ایک مچھر کو پیدا کیا اور اوسکے
سامنے رکھا اور مچھر نے اوسکی ناک میں کاٹا اور اوس کمائی نے درد سے لغزش کے
بعد مشغول ہوئی اب تک وہ مچھر اوسکے ناک میں ہے قیامت تک وہ کاٹیگا
اوسکے خوف کے مارے نہیں ہل سکتی اگر وہ لغزش کرے تو سارا عالم زیر زبر ہو
جائے اور شرح اسکی عبد اللہ بن سلام کے قصہ میں لکھی ہوئی ہے اور بعد اوسکے
اللہ تعالی نے زمین کو پیدا کیا ہوا کو حکم کیا تو ایک حصہ اوسکا زمین پر ایک حصہ
کو زیر زمین میں لگی پیچھے اوسکے آتش پیدا و پیدا کر کے اوس سے قوم بنی جان کو
مخلوق کیا کہ جناب الہی نے فرمایا ہے والجان خلقناہ من قبل من نار السموم
ترجمہ اور جان کو بنایا پہلے سے آگ کی لو سے اور جنون سے جہان بھر گیا بعدہ
اونہوں نے اللہ تعالی ایک پیغمبر کا نام اوسکا یوسف تھا کہ اونہوں کو شریعت بتلا دی
اور اله

متصل مکہ معظمہ جدہ مین گرین غرض حضرت آدم چالیس دن رات سراندیپ کی پہاڑ پر پڑے
رہے اور کچھ نہ کہا اور بعض روایت مین ہے کہ سو برس سراندیپ کے پہاڑ مین اپنی
قصور پر نالہ کرتے تھے اور روتے تھے چنانچہ بہت درخت یاد مرنج کے اور سونٹھ کے
آدم کے آب چشم کے ترائی سے زمین پر جم آوے تب جبریل بحکم رب جلیل نازل ہوے
اور کہا کہ حق تعالے نے ہمکو درود بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ مین نے تجھکو اپنی قدرت کاملہ سے
پیدا کیا اور مسجود ملائکہ کیا ہے اور زمین مین اپنا خلیفہ کیا ہے اسقدر تم کیون گریہ زاری کرتے ہو
حضرت آدم نے عرض کیا کہ مین کسطرح نکردون کہ حق تعالے کی نافرمانی مجھہ سے ظہور مین آئی اور اس سے
جلد مین نعمت بہشت سے مہجور ہوا جبریل نے کہا اب وہ وقت ہو چکا ہے کہ اللہ تعالے
جلشانہ توبہ تمہاری قبول فرمائے یہہ سنتے ہی آدم توبہ واستغفار مین مصروف ہوے حق تعالے
نے توبہ حضرت آدم کی قبول فرمائی تو حضرت آدم کو نہایت فرحت وشادمانی حاصل ہوئی
پھر سو برس برابر شکریہ مین اور خوشی مین روتے گذری اوس آب چشم سے سونٹھ اور انواع
درخت ریاحین پیدا ہوے اور بعض تواریخ مین مذکور ہے کہ آدم نے عرض کیا کہ الہی مجھکو کسنے
پیدا کیا آواز آئی کہ مین نے پھر عرض کیا کہ مجھکو جان کسنے بخشی پھر آواز آئی کہ مین نے آدم نے کہا
سوا تیرے بھی پیدا کرنیوالا اور بخشنیوالا کوئی اور ہے آواز آئی کہ نہین حضرت آدم نے کہا
اگر ایسا ہے تو آپ مین کسکی دروازہ پر جاؤن اور اپنی گناہ کی بخشش کی کس سے درخواست
کرون آدم نے جو یہہ کلام کہے تو حق تعالے کو رحم آیا اور توبہ آدم کی قبول فرمائی

تجھپر سکشف ہوئے موسی علیہ السلام اوس کنوئین پر گئے اور ایک لکڑی اوس کنوئین مین ڈالی کنوئن
مین سے اواز آئی کہ ہمین سے کون ہے پہر حضرت موسی نے کہا کہ مین ہون موسیٰ بن فلان بن فلان یہانتک
کہ اپنی نسب کا سلسلہ ادم صفی الہ علیہ السلام تک کہدیئے کنوان مین سے پہر اواز ائی کہ زمانہ مین ایک
شخص اسی نام و نسب کا اس کنوین پر آیا ہے اور کنوین مین ایک پتہر اوسنے پہینکا ہے یہانتک کہ
دریا تک ان بنوز کسی پہر گیا ہے اور اللہ جانتا ہے حقیقت حال کو اب تہوڑا سا حال پیدایش ابو البشر
حضرت ادم صفی الہ علیہ السلام کا لکہا جاتا ہے —

باب تیسرا مختصر احوال پیدایش حضرت ادم صفی الہ و حضرت حوا علیہ السلام کے بیان مین

خالق بیچون نے آدم کو جو خاک سے پیدا کیا اور روح پاک کو قالب عنصری مین پہونچا او رہشت مین
اوسکو جگہ دی اور ملایک کو حکم فرمایا کہ ادم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا اور تعظیم و تکریم بجا لائے
مگر بسبب تکبر و رعونت کے ابلیس لعین نے حکم الہی سے عدول اور انحراف کیا اور آدم کو سجدہ نہ کیا
اور ایسے نافرمانی سے شیطان مردود ملعون ہزدانی ہوا اور اسی باعث سے کینہ اور عداوت ادم
کی ابلیس لعین کے دلمین نقش بندہ ہوئی اور اللہ تعالے گیہون کے کہانے وا سطے ادم کو منع کیا تہا
ابلیس لعین مکر و فریب سے ادم کو گیہون کے درخت کے پاس لیگیا اوسی رغبت اور حرص دلائے
یہانتک کہ ادم دانہ گیہون کا کہایا اور بحکم ربانی ایسے نافرمانی سے ادم اور حوا دونو ہشت سے خارج
ہوئی اور زمین پر پہینکے گئے آدم تو ملک ہندوستان مین سراندیپ کے زمین پر گر ہے اور حوا منفصل

بعد ایک سال اور بعض کہتے ہین سات سال حضرت حوا زندہ رہین انجام کار آخرت کو روانہ ہوئین شیث نے حضرت حوا کو پہلوی آدم مین دفن کیا اور آدم کی قبر مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ سراندیپ مین ہے اور بعض مورخین نے کہا ہے کہ کوہ ابوقبیس مین ہے اور ایک گروہ نے اسطرح کہا ہے کہ طوفان سے پہلی نوح نے آدم کے استخوان اوٹھاکر اپنی پاس رکھہ لی تہے طوفان جب موقوف ہوا تو بمقام بیت المقدس مین دفن کیا اور بعضے کہتے ہین کہ نجف مین دفن کیا جب حضرت آدم دنیا سے انتقال کیا تو اونکی اولاد چالیس ہزار کو ہونچی۔

باب چوتہا کتب آسمانی کے نازل ہونیکے وقت اور قرآن کی سورتوں و آیتوں و کلمات کے شمار کے بیان میں

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالی نے انبیا علیہ السلام کو ایکسو چار کتابین بہیجی ہین اونمین سے دس آدم علیہ السلام کو اور پچاس شیث علیہ السلام کو اور تیس ادریس علیہ السلام کو اور دس ابراہیم علیہ السلام اور توریت حضرت موسی علیہ السلام کو اور زبور حضرت داود علیہ السلام کو اور انجیل حضرت عیسی علیہ السلام کو اور فرقان مجہکو کہ مین محمد ہون اور دوسری روایت مین اسطرح ہے کہ اکیس کتاب آدم علیہ السلام پر نازل ہوئین اور اونتیس حضرت شیث علیہ السلام اور تیس حضرت ادریس علیہ السلام پر اور دس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور دس حضرت موسی علیہ السلام پر اور ان سب کو صحف کہتے ہین اور بعد اسکی توریت اور زبور

بس ادم اٹھ کر نکل روانہ ہوئی چلتے چلتے بطحائی مین پہونچے وہان حضرت حوا
کو پایا اور اللہ تعالی سے درخواست کی کہ یہان ہمارے واسطے قصر بہشت کے وضع
کا گھر بنوا دیجیے حق تعالی نے بعوض تمانی کا مکان تیار کر دیا اور بیت المعمور اوسکا
نام رکھا اور بعضون نے کہا ہے کہ جبرئیل کے تعلیم سے انحضرت ادم نے بنایا اور مدتون
وہان مقیم رہے بعد ازان ہندوستان مین آئے اور سکونت اختیار کی۔ اور حضرت حوا
علیہ السلام حاملہ ہوئین اور ایک بیٹا بیٹی جنی بیٹے کا نام قابیل اور بیٹی کا نام اقلیمہ رکھا وہ نہایت
خوبصورت تہین پہر حضرت حوا حاملہ ہوئین اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنی بیٹے کا نام ہابیل
اور بیٹی کا نام غازہ رکھا مگر یہ خوبصورت نہ تہی مروی ہے کہ حضرت حوا ایکسو بیس ۱۲
بار جنی تہین ہر مرتبہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنی اور دوسری روایت ہے کہ ۱۸۰ ایکسو بار جنی
ہین اور حضرت ادم علیہ السلام ہر سال بیت المعمور کی زیارت کو جاتے تہے جب عمر اونکی
ہزار برس کی ہوئی اور بقول نو سو تیس ۹۳۰ برس کی ہوئی تو مرض الموت مین گرفتار ہوئے
حضرت ادم نے جانا کہ کوچ کا وقت قریب ایا فرزندونکو اپنے جمع کیا اور کہا کہ حکم ایسے
ہی ہے کہ شیث علیہ السلام وصی اور خلیفہ میرے تمہارے پیغمبر ہون سب نے وصیت
سب نے وصیت حضرت ادم کی قبول کی اکیس روز حضرت ادم بیمار رہے اخر رحمت
حق سے حق تعالی نے جبرئیل کو شیث کے پاس بہیجا اور حکم دیا کہ حضرت ادم کو غسل
دو اور تجہیز و تکفین کر کے نماز جنازہ ادا کرو بعد اوسکے دفن کر دو اور ادم کی وفات بعد

اور شامی چھہ ہزار دو سو پچاس کہتے ہین اور اسمعیل بن جعفر مدنی چھہ ہزار دو سو چودہ کہتے ہین
اور مکے والے چھہ ہزار دو سو بارہ کہتے ہین اور عبداللہ بن مسعود چھہ ہزار دو سو اٹھارہ کہتے ہین
اور حضرت عائشہ چھہ ہزار چھہ سو چھیاسٹھ کہتی ہین رضی اللہ عنہم اور اعشار یعنی دس ایتہ سب
سب قران شریف مین بصریون کے نزدیک چھہ سو تیس ہین اور کوفیون کے نزدیک چار سو
نینتیس ہین اور چھہ ایتہ ہین اور اخماس یعنی پانچ ایتین بصریون کی نزدیک ایک ہزار دو
سو چھیالیس ہین اور کوفیون کے نزدیک اٹھہ سو چھین اور دو ایتہ ہین اور تمام قران
کے کلمات مین بہی اختلاف ہے حمید اعراج کہتی ہین کہ چھتر ہزار چار سو تیس کلمہ ہین
اور مجاہد کہتی ہین کہ چھتر ہزار دو سو پچاس اور عبدالعزیز بن عبداللہ ستر ہزار چار سو اونتاس
کہتے ہین اور ایسی ہے حروف مین اختلاف عبداللہ بن مسعود کے نزدیک لاکھہ بائیس ہزار چھہ
سو اکہتر حرف کہتی ہین اور مجاہد تین لاکھہ اکیس ہزار ایکسو اکیس حرف کہتے ہین اور وجہ
اس اختلاف کی یہ ہے کہ بعض مکتوبی حرف سے ہین اور بعض ملفوظی پس اس سے زیا
دتی اور کمی قران شریف کی لازم نہین اتی ہے۔ ابت یا سورہ مکی وہ ہے کہ مکے مین
قبل ہجرت نازل ہوئی ہو اور مدنی وہ ہے کہ بعد ہجرت واقع ہوئی ہو اگرچہ مدینہ
مین نزول اوسکا ہو یا کسی سفر مین ہو یا مکہ مین سال فتح ہو یا سال حجۃ الوداع ہو اور ایک
قول یہ ہے کہ مکی وہ ہے جو مکے مین نزول اوسکا ہو اگرچہ قبل ہجرت کی ہوا اور جو کہ مدینہ
مین نزول اوسکا ہو وہ مدنی ہے مضافات مکہ مثل منا و عرفات و حدیبیہ وغیرہ مکہ

اور انجیل اور فرقان ہے سب کتابین ماہ رمضان مین نازل ہوئین صحف اول رمضان کی

شب مین اور توریت شب ششم کے بعد اور زبور بارھوین شب کی بعد اور انجیل بارھوین شب

کے بعد اور فرقان تمام وکمال شب قدر مین آسمان سے دنیا پر نازل ہوا اور جبرئیل علیہ السلام

پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام کو پہونچاتے تھے تمام قرآن تیئیس برس کے مدت دنیا مین نازل

ہوا۔ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تمام صورتین قرآن شریف کے

ایک سو چودہ ہین اور یہ ہے مذہب اکثر صحابہ کا ہے اور قرآن شریف امام بھی یہی ہے

رضوان علیہم اجمعین اور عبد اللہ بن مسعود ایکسو بارہ گنتے ہین اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل

اعوذ برب الناس کو داخل قرآن نہین کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ بے شک کلام الٰہی ہین مگر

واسطے تعویذ اور دعا کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو پڑھتے تھے اور مجاہد کہتے

ہین کہ ایک سو تیرہ سورتین ہین کہ وہ صورت توبہ کو سورہ انفال مین داخل کرتے ہین اور

علحدہ شمار نہین کرتے اور حضرت ابی ابن کعب ایکسو سولہ صورتین کہتے ہین اور دعای قنوت

کو داخل قرآن شریف کرتے ہین اور اسی اونھون نے دو صورتین لی ہین ایک نخلع ونترک

من یفجرک دوسرے اللھم ایاک نعبد سے آخر تک مگر اونھون نے سورہ لایلاف

کو داخل سورہ فیل کیا ہے اسلئے انکی نزدیک ایک سو پانسو صورتین رہ گئین اور آیات کے شمار

مین اختلاف ہے کوئی چھ ہزار دو سو چھتیس آیتین کہتے ہین اور یہ قول منسوب طرف حضرت

علی ہے کرم اللہ وجہہ اور یہی مختار اور ارجح ہے اور بصری چھ ہزار دو سو سولہ کہتے ہین اور

جدول نمبر

اعداد	نام سورتہا	مکی مدنی	ایات کوفی	کلمات	حروف	رکوع	بصری	شامی	مکی	مدنی
۱	فاتحہ	معاً	۷	۲۵	۱۲۳	۱	〃	〃	〃	〃
۲	ناس	مختلف	۶	۲۰	۸۱	۱	〃	۷	〃	۶
۳	فلق	〃	۵	۲۳	۷۳	۱	〃	〃	〃	〃
۴	اخلاص	مکی	۴	۱۷	۴۹	۱	〃	۵	〃	۴
۵	تبت	〃	۵	۲۴	۸۱	۱	〃	〃	〃	〃
۶	نصر	〃	۳	۱۹	۸۲	۱	〃	〃	〃	〃
۷	کافرون	〃	۶	۲۶	۹۹	۱	〃	〃	〃	〃
۸	کوثر	〃	۳	۱۰	۴۷	۱	〃	〃	〃	〃
۹	ماعون	〃	۷	۲۵	۱۱۵	۱	〃	۶	〃	〃
۱۰	قریش	〃	۴	۱۷	۷۹	۱	〃	〃	۵	〃
۱۱	فیل	〃	۵	۲۳	۹۳	۱	〃	〃	〃	〃
۱۲	ہمزہ	〃	۹	۳۳	۱۳۵	۱	〃	〃	〃	〃
۱۳	عصر	مختلف	۳	۱۴	۷۳	۱	〃	〃	〃	〃
۱۴	تکاثر	مکی	۸	۲۸	۱۲۳	۱	〃	〃	〃	〃
۱۵	قارعات	〃	۱۱	۳۵	۱۰۷	۱	۸	〃	۱۵	〃
۱۶	عادیات	مختلف	۱۱	۴۰	۱۷۰	۱	〃	〃	〃	〃
۱۷	زلزال	〃	۸	۳۷	۱۵۸	۱	۹	〃	〃	۹/۹
۱۸	بینہ	مدنی	۸	۹۵	۴۱۳	۱	۹	〃	۸	〃
۱۹	قدر	مکی	۵	۳۰	۱۱۵	۱	〃	۶	〃	۵
۲۰	علق	〃	۱۹	۷۲	۲۶۵	۱	〃	۱۸	۲۰	〃
۲۱	تین	〃	۸	۳۴	۱۶۵	۱	〃	〃	〃	〃
۲۲	الم نشرح	〃	۸	۲۷	۱۰۲	۱	〃	〃	〃	〃
۲۳	ضحیٰ	〃	۱۱	۴۰	۱۶۶	۱	〃	〃	〃	〃
۲۴	لیل	〃	۲۱	۷۱	۳۱۲	۱	〃	〃	〃	〃
۲۵	شمس	〃	۱۵	۵۶	۲۵۴	۱	〃	〃	۱۶	۱۶/۱۵
۲۶	بلد	〃	۲۰	۸۲	۳۴۷	۱	〃	〃	〃	〃
۲۷	فجر	〃	۳۰	۱۳۷	۵۸۵	۱	۲۹	۳۰	۳۲	〃
۲۸	غاشیہ	〃	۲۶	۹۲	۳۸۲	۱	〃	〃	〃	〃
۲۹	اعلیٰ	〃	۱۹	۷۲	۲۹۹	۱	۱۹	〃	〃	〃
۳۰	طارق	مکی	۱۷	۶۱	۲۵۴	۱	〃	〃	〃	۱۶/۱۷
۳۱	بروج	〃	۲۲	۱۰۹	۴۷۵	۱	〃	〃	〃	〃
۳۲	انشقاق	〃	۲۵	۱۰۸	۴۴۸	۱	۲۳	〃	۲۴	〃
۳۳	مطففین	〃	۳۶	۱۷۲	۷۵۸	۱	〃	〃	〃	〃

مضافات میں داخل ہیں یعنی جو انمیں نازل ہوا وہ سب مکی اور ایسے ہی
مضافات مدینہ بدر و احد و سلع وغیرہ مدینہ میں داخل ہیں جو انمیں نازل ہوا وہ
سب مدنی ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو آیتہ و یا سورہ بحکم و خطاب اہل
مکہ کے اوپر اہل مکہ کے نازل ہو وہ مکی ہے اور جسمین حکم و خطاب اہل مدینہ پر ہے وہ
مدنی ہے اور قاضی ابوبکر انصاری میں کہتے ہیں کہ مکی اور مدنی آیات اور صورتوں کا اندراج
صرف اوپر حفظ صحابہ اور تابعین کے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
اسبات میں کچھ منقول نہیں ہے اور صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ عبد اللہ بن مسعود
کہتے کہ میں سوگند کہاتا ہوں اوس خدا کی کہ سوائی اوسکی اور کوئی معبود برحق نہیں ہے
اس بات کی کہ مجھکو خوب معلوم ہے کہ ہر آیت کہ کس بات میں اوتری اور کس جگہ
اوتری اور کس کے مقدمہ میں اوتری فقط اور اعتبار صورتونکی مکی اور مدنی ہونیمیں
شروع کا ہے یعنی جو صورت کہ اول اوسکا مثلاً مکی میں نازل ہوا ہو تو وہ مکی ہے اگرچہ
اوسط یا آخر اوسکا مدینہ میں نازل ہوا ہو ابو عبد الرحمن شمالی عمرو بن مرہ عاصم حمزہ کسائی
سفیان ثوری حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور عاصم بن میمون و معلی و شہاب اور ایوب بن متوکل اور ابن
عامر و یحیی حضرت عثمان سے اور ابن کثیر و حمید بن نفس اور محمد بن محیص حضرت ابی بن کعب سے عدد آیات روایت کرتے ہیں اور حسن
بن علی مدنی اول اور ابو جعفر و اسمعیل بن جعفر مدنی اخیر موافق تصریح مدنی کے صاحب کتاب کامل کے اور غیر اسکی بنی ہیں کہ ابو جعفر اور شیبہ
مدنی اول اور اسمعیل بن جعفر مدنی اخیر اور تحقیق اسکی ان جداول میں ہے۔

اعداد	نام سورتہا	مکی مدنی	آیات کوفی	کلمات	حروف	رکوع	بصری	شامی	مکی	مدنی
۶۷	روم	مکی	۶۰	۸۲۷	۳۵۴۰	۶	〃	〃	۵۹	۶۰/۵۹
۶۸	لقمان	〃	۳۴	۵۵۴	۲۲۱۰	۴	〃	〃	۳۳	〃
۶۹	سجدہ	〃	۳۰	۳۷۴	۱۵۷۷	۳	〃	〃	〃	〃
۷۰	احزاب	مختلف	۷۳	۱۲۱۰	۵۴۰۹	۹	〃	〃	〃	〃
۷۱	سبا	مکی	۵۴	۸۹۶	۳۶۳۶	۶	〃	۴۶	۴۵	۴۵/۴۶
۷۲	فاطر	〃	۴۵	۷۹۲	۳۲۸۹	۵	〃	۴۶	۴۵	۴۶/۴۵
۷۳	یٰس	〃	۸۳	۷۳۹	۳۰۹۰	۵	۸۲	ـ	〃	〃
۷۴	صافات	〃	۱۸۲	۸۷۳	۳۹۰۱	۵	۱۸۱	۱۸۱	〃	۱۸۶/۱۸۲
۷۵	صٓ	〃	۸۸	۷۳۸	۳۱۰۷	۵	۸۵	۸۶	〃	〃
۷۶	زمر	〃	۷۵	۱۱۹۴	۴۹۶۵	۸	۷۲	۷۳	۷۲	〃
۷۷	مومن	〃	۸۵	۱۲۴۲	۵۲۱۳	۹	۸۲	۸۶	۸۴	〃
۷۸	فصلت	〃	۵۴	۸۰۹	۳۴۰۶	۶	۵۲	〃	۵۳	〃
۷۹	شوریٰ	〃	۵۳	۸۶۹	۳۵۸۵	۵	۵	〃	〃	〃
۸۰	زخرف	〃	۸۹	۸۴۸	۳۶۵۶	۷	〃	۸	۸۹	〃
۸۱	دخان	〃	۵۹	۳۴۹	۱۴۹۵	۳	۵۷	۵۶	〃	〃
۸۲	جاثیہ	〃	۳۷	۴۹۲	۲۱۴۱	۴	۳۶	〃	〃	〃
۸۳	احقاف	〃	۳۵	۷۵۰	۱۰۰۹	۴	۳۴	〃	〃	〃
۸۴	محمد	مدنی	۳۸	۵۵۸	۲۴۰۵	۴	۳۴	۳۱	〃	〃
۸۵	فتح	مختلف	۲۹	۵۶۸	۲۵۵۹	۴	〃	〃	〃	〃
۸۶	حجرات	مکی	۱۸	۳۵۰	۱۵۰۳	۲	〃	〃	〃	〃
۸۷	ق	〃	۴۵	۳۷۶	۱۵۲۵	۳	〃	〃	〃	〃
۸۸	ذاریات	〃	۶۰	۳۶۰	۱۵۵۹	۳	〃	〃	〃	〃
۸۹	طور	〃	۴۹	۳۱۹	۱۳۳۴	۲	۴۸	۲۶	۴۷	〃
۹۰	نجم	〃	۶۲	۳۶۵	۱۲۵۰	۳	۶۱	〃	〃	〃
۹۱	قمر	〃	۵۵	۳۴۸	۱۴۸۲	۳	〃	〃	〃	〃
۹۲	رحمن	مختلف	۷۸	۳۵۱	۱۶۸۳	۳	۷۶	۷۸	۷۷	〃
۹۳	واقعہ	مکی	۹۶	۳۸۴	۱۷۶۸	۳	۹۷	۹۹	〃	〃
۹۴	حدید	مختلف	۲۹	۵۸۶	۲۵۹۹	۴	ـ	۲۸	〃	〃
۹۵	مجادلہ	مدنی	۲۲	۴۷۳	۲۱۰۳	۳	〃	〃	۲۱	۲۲/۲۱
۹۶	حشر	مختلف	۲۴	۴۵۵	۲۰۱۶	۳	〃	〃	〃	〃
۹۷	ممتحنہ	〃	۱۳	۳۴۰	۱۵۹۳	۲	〃	〃	〃	〃
۹۸	صف	مدنی	۱۴	۲۲۳	۹۹۱	۲	〃	〃	〃	〃
۹۹	جمعہ	〃	۱۱	۱۷۶	۷۸۷	۱	〃	〃	〃	〃

اعداد	نام سورتہا	مکی مدنیہا	ایات کوفی	کلمات	حروف	رکوع	بصری	شامی	مکی	مدنی
۳۴	انفطار	مکی	۱۹	۸۰	۳۳۴	۱	〃	〃	〃	〃
۳۵	تکویر	〃	۲۹	۱۰۴	۴۳۶	۱	〃	〃	〃	۲۹/۹
۳۶	عبس	〃	۴۲	۱۳۳	۵۵۳	۱	۴۱	۴۰	۴۲	〃
۳۷	نازعات	〃	۴۶	۱۸۱	۷۹۱	۲	۴۵	〃	〃	〃
۳۸	نبا	〃	۴۰	۱۷۳	۸۰۱	۲	۴۱	۴۰	۴۱	۴۰
۳۹	بقرہ	مدنی	۲۸۲	۶۲۱	۲۵۰۰۰	۴۰	۲۸۷	۲۸۴	۲۸۵	〃
۴۰	آل عمران	〃	۲۰۰	۳۵۴۲	۱۵۳۲۶	۲۰	〃	۱۹۹	۲۰۰	〃
۴۱	نساء	〃	۱۷۷	۳۷۲۰	۱۶۶۶۷	۲۴	۷۵	۱۷۷	۱۷۵	〃
۴۲	مائدہ	〃	۱۲۰	۲۸۴۴	۱۲۴۶۴	۱۶	۱۲۳	۱۲۲	〃	〃
۴۳	انعام	〃	۱۶۵	۳۱۰۰	۱۲۹۳۵	۲۰	۱۶۶	〃	۱۶۷	〃
۴۴	اعراف	〃	۲۰۶	۳۳۸۷	۱۴۶۳۵	۲۴	۲۰۵	〃	۲۰۶	〃
۴۵	انفال	مدنی	۷۵	۱۲۵۳	۵۵۴۴	۱۰	۷۶	۷۷	[illegible]	〃
۴۶	توبہ	〃	۱۳۹	۲۵۳۷	۱۱۳۶۰	۱۶	۱۳۰	〃	〃	〃
۴۷	یونس	مکی	۱۰۹	۱۸۶۱	۷۷۳۳	۱۱	〃	۱۱۰	۱۰۹	〃
۴۸	ہود	〃	۱۲۳	۱۹۳۶	۷۹۴۴	۱۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۱۱	〃
۴۹	یوسف	〃	۱۱۱	۱۸۰۸	۷۴۱۱	۱۲	〃	〃	〃	〃
۵۰	رعد	مختلف	۴۳	۸۶۴	۳۶۱۲	۶	۴۵	۴۶	۴۴	〃
۵۱	ابراہیم	〃	۵۲	۸۴۵	۳۶۰۱	۷	۵۱	۵۵	۵۴	〃
۵۲	حجر	〃	۹۹	۶۶۴	۱۹۰۷	۶	〃	〃	〃	〃
۵۳	نحل	〃	۱۲۸	۱۸۰۱	۷۹۷۴	۱۶	〃	〃	〃	〃
۵۴	بنی اسرائیل	〃	۱۱۱	۱۵۸۲	۶۰۱۰	۱۲	۱۱۰	〃	〃	〃
۵۵	کہف	〃	۱۱۰	۱۶۰۸	۶۶۲۰	۱۲	۱۱۱	۱۰۶	۱۰۵	〃
۵۶	مریم	〃	۹۸	۹۶۸	۳۹۸۶	۶	〃	〃	۹۹	۹۸/۹۹
۵۷	طہ	〃	۱۳۵	۱۳۰۱	۵۴۶۶	۸	۱۳۲۰	۱۴۰	۱۳۴	〃
۵۸	انبیا	〃	۱۱۲	۱۱۸۷	۵۱۵۴	۷	۱۱۱	〃	〃	〃
۵۹	حج	مختلف	۷۸	۱۲۹۴	۵۴۳۲	۱۰	۹۵	۹۴	۹۷	۹۶
۶۰	مومنون	مکی	۱۱۸	۱۰۷۰	۴۵۳۸	۶	۱۱۹	〃	〃	〃
۶۱	نور	مدنی	۶۴	۱۴۲	۶۴۱	۹	〃	〃	۶۲	〃
۶۲	فرقان	مکی	۷۷	۹۰۶	۳۹۱۹	۶	〃	〃	〃	〃
۶۳	شعرا	〃	۲۲۷	۳۴۷	۵۶۸۹	۱۱	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۶/۲۲۱	۲۲۷/۲۲۶
۶۴	نمل	〃	۹۳	۱۱۹۰	۴۸۷۹	۷	۹۴	〃	۹۵	〃
۶۵	قصص	〃	۸۸	۱۴۵۴	۶۰۱۱	۹	〃	〃	〃	〃
۶۶	عنکبوت	〃	۶۹	۹۶۰	[illegible]	۷	〃	〃	〃	〃

اعداد	نام سورتہا	مکی مدنی	آیات قرآنی	کلمات	حروف	رکوع	بصری	شامی	مکی	مدنی
۱۰۰	منافقون	مدنی	۱۱	۱۸۳	۹۲[illegible]	۲	〃	〃	〃	〃
۱۰۱	تغابن	[illegible]	۱۸	۲۴۷	۱۱۲۲	۱	〃	۰	〃	〃
۱۰۲	طلاق	[illegible]	۱۲	۲۹۱	۱۲۴[illegible]	۲	۱۱	۱۲	〃	〃
۱۰۳	تحریم	مدنی	۱۲	۲۵۳	۱۱۲۳	۲	〃	〃	〃	〃
۱۰۴	ملک	مکی	۳۰	۳۳۶	۱۳۵۹	۲	〃	〃	۳۱	۳۲/۳۱
۱۰۵	قلم	〃	۵۲	۳۰۶	۱۲[illegible]۵	۲	〃	〃	〃	〃
۱۰۶	حاقه	〃	۵۲	۲۶۰	۱۱۳۴	۲	۰	〃	۵۲	〃
۱۰۷	معارج	〃	۴۴	۲۲۰	۹۴۰	۲	〃	۴۴	۴۴	〃
۱۰۸	نوح	〃	۲۶	۲۲۰	۹۴۴	۲	۲۹ و ۳۰	〃	۳۰	〃
۱۰۹	جن	〃	۲۸	۲۸۷	۱۱۲۶	۲	〃	〃	〃	〃
۱۱۰	مزمل	〃	۲۰	۲۰۰	۸۶۴	۱	۱۹	۳۰	〃	۲۰/۱۸
۱۱۱	مدثر	〃	۵۶	۲۵۶	۱۱۴۵	۲	〃	۵۵	〃	۵۶/[illegible]۵
۱۱۲	قیامه	〃	۴۰	[illegible]	۶۸۲	۲	۳۹	[illegible]	〃	〃
۱۱۳	دہر	مختلف	۳۱	۲۴۶	۱۰۹۹	۲	〃	〃	〃	〃
۱۱۴	مرسلات	مکی	۵۰	۱۸۱	۸۴۶	۲	〃	〃	〃	〃

باب پانچوان احوال ہفت اقلیم و حکایت عجیب و غریب کے بیان مین

واضح رہے کہ ربع مسکون سات طور پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک تقسیم کو ایک ملک بنایا ہے گویا ایک فرش دراز بچھایا گیا ہے مشرق سے مغرب تک اور چوڑائی اسکی جنوب سے شمال تک ہے اور طول عرض مختلف واقع ہے اور صورت یہ ہے -

پس سب سے طویل اور بڑا اقلیم اول ہے اسکی درازی ہے مغرب تک تین ہزار فرسخ ہے اور چوڑای جنوب شمال تک ڈیڑھ سو فرسخ ہے اور سب سے چھوٹا اقلیم ہفتم ہے کیونکہ اسکا طول مشرق سے مغرب ڈیڑھ ہزار فرسخ اور چوڑائی جنوب سے شمال تک ستر ہزار فرسخ ہے اور باقی اقالیم جو اول اور ہفتم کی درمیان واقع ہے بس مختلف ہے طول عرض اونکا پس واضح رہے کہ یہ اقسام جو مذکور ہوئے اقسام طبعی نہین ہین بلکہ یہ جمشید خطوط وضعی ہین جن بادشاہان عالی شان نے وضع کیا ہے اول وقت مین جبکہ انہون نے طواف کیا ہے ربع مسکون مین واسطے دریافت احوال طول عرض زمین کی اور وہ بادشاہ یہ ہین فریدون بن کے اور سکندر رومی اور اردشیر بابک فارسی لیکن احوال باقی زمین کا نہین ہے ہین معلوم اسواسطے کہ
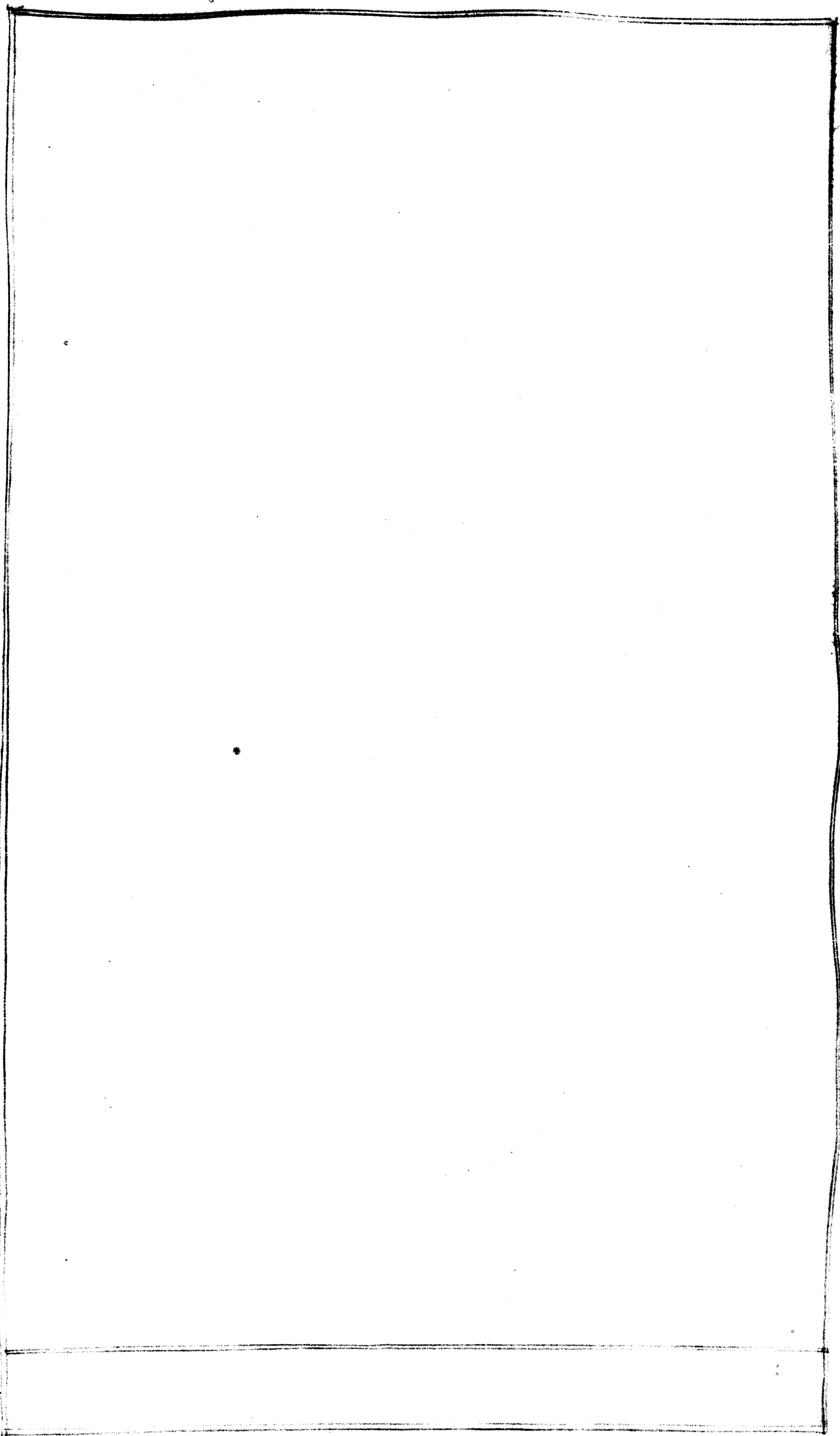
الغرض باھم گر دربار شاہی میں پہونچے بادشاہ نے کہا کہ خضر تمہیں ہو حضرت نے جواب دیا ہاں پس بادشاہ
نے فرمایا کہ جو کچھ عجائبات دیکھی ہوں میری روبرو بیان کرو پس حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ میں نے بہت
کچھ عجائبات دیکھے ہیں مگر اس وقت جو کچھ حاضر ہے اوسکا بیان کرتا ہوں کہ اس وقت میں ایک شہر میں وارد ہوا
جہاں خلق عظیم تھے اور عمارات بلند ہے آبادی تھے پس میں نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ عمارت کس زمانہ
سے ہوئی ہیں اوسنے جواب دیا کہ یہ شہر قدیم ہے مجھے اور نہ میرے باپ دادا کو اسکی آغاز بنا کا حال معلوم
ہے پس پانچ سو برس کے بعد پھر گذر اوس شہر میں ہوا تو وہ شہر ویران نظر آیا یہانتک کہ [illegible] انہر ہے
آثار عمارت سے نظر نہ آیا وہاں ایک مرد نظر آیا جو گھاس کھود رہا تھا پس میں نے اوس سے دریافت کیا کہ کب
یہ شہر خراب ہوا ہے اوسنے جواب دیا کہ میں نے ہمیشہ اس شہر کو خراب ہی دیکھا ہے پس پوچھا میں
کہ کیا یہ شہر کبھی آباد نہ تھا اوسنے کہا کہ یہاں کی آبادی کا حال نہ اپنی آنکھوں سے دیکھا نہ ماں باپ کی زبان سے
سنا ہے پس پھر گذر پانچ سو برس کے بعد دوبارہ جو ہوا تو دیکھنے میں آیا کہ وہ سرزمین بالکل عالم آب ہوگئی
ہے چند جہاز جو وہاں حاضر تھے اونسے دریافت کیا کہ کب یہ زمین دریا برد ہوگئی انہوں نے جواب دیا
افسوس تم ایسی کلام کرتے ہو یہ سرزمین ہمیشہ سے عالم آب ہے نہ کبھی یہاں کی خشکی کا حال باپ دادا سے
سے نہیں سنا ہے بعدہ پانچسو برس کے بعد جو پھر گذر ہوا تو دریا خشک ہو کر عالم زمین نظر آیا جو لوگ
گھاس جمع کر رہے تھے اونسے میں نے دریافت کیا کہ کب یہ زمین پانی سے نکلی ہے اونہوں جواب دیا
کہ ہمیشہ سے ایسی ہے آباد تھا ہمیں اسکی بنا کی تاریخ معلوم نہیں ہے بادشاہ اس کیفیت کو سنکر [illegible] کہا کہ میں آپکی ہمراہی
کی آرزو رکھتا ہوں خضر جواب دیا کہ اے بادشاہ یہ مجھسے نہیں ہو سکتا مگر اس جوان کی ہمایت قبول کرو

تھے سیر ہے ... میں کوہستان بلند اور راہ دشوار گذار اور دریا ہای پر خطر اور کج ہوا اور گرمی

اور سردی کا شدت اور تاریکی بسیار اور اطراف شمالی میں بنات النعش کے نیچے سردی بدرجہ اسہا ہے ایسے کہ

کہ وہاں چھ مہینے جاڑا رہا کرتا ہے اور چھ مہینے برابر وہاں آفتاب کی شکل نہیں دکھائی دیتی ہے

پس تاریک ہوتی ہے ہوا نہایت سخت اور شدت سرما ہے پانی بستہ رہتا ہے اور بسبب تاریکی اور سردی کے

نباتات اور حیوانات تلف ہو جاتے ہیں اور اس موضع کی برعکس کنارہ جنوب سے سہیل کے نیچے

چھ مہینے تک گرمی کا موسم رہتا ہے پس گرم ہوتی ہے ہوا مانند آگ کے پس جلاتی ہے نباتات اور حیوانات

کو اور یہ چھ مہینے تمام دن رہتا ہے اور کوئی شب درمیان میں نہیں ہوتی ہے پس ممکن نہیں ہے وجود

حیوانات اور نباتات اور سکون انسان کا ان دو موضعوں میں لیکن ناحیہ مغرب پس نافع ہوتا ہے دریائی

محیط کو کہ نکل کر اودھر لیجاتے ہے بسبب تلاطم اسباب امواج اور تاریکی اپنے کے اور ناحیہ مشرقی جانب

کوہستان سخت دشوار گذار حایل ہیں جنکے سبب سے لوگ ادہر اودہر نہیں جا سکتے اگر ایسی تحقیق نہیں

نظر غور کیجئے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گویا تمام مخلوق متبدے اقالیم سبعہ میں اور کچھ ان لوگوں کو باقی

سرزمین سے آگاہی نہیں ہے ۔ **حکایت پہلی** کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں ایک جوان ما

بدکو دیکھا کہ خضر علیہ السلام ایسے روبرو آتی تھے پس یہ خبر بادشاہ وقت کی گوش گذار ہوئی جوان مذکور

کو طلب فرمایا حکم دیا کہ جس وقت حضرت خضر تیرے پاس تشریف لاویں درگاہ خسروی میں حاضر کرنا ورنہ

تیری گردن ماری جائیگی پس اوس جوان نے کہا کہ حاضر کرونگا یہ کہکر واپس آیا نہایت تحیر میں تہا کہ جب

وقت ... پر حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے جوان نے سارا ماجرا بیان کیا جناب خضر نے کہا بہر چلو الخ من

اعمال بد کو کاغذ سے محو فرماتا حق تعالیٰ پی جسکی عمر نوے برس کی ہو اسکے گناہونکو اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے
زمین کے اور شفاعت کرتا ہے وہ بیچ حق اہلبیت اپنی کے حکما معتقد ہیں کہ ہوا کی تکرار سے اکثر حوادث
عجیبہ صادر ہوتی ہیں پس کیا تعجب ہے کہ بسبب تاثیر عمر کے حیوانات میں کمال عجیب کی حاصل ہوں اور
اور انکو کئی عجایب سے معدنیات اور نباتات میں تعجب انگیز پھول پتی ویلتی ہیں آئی اور آبادی ویران
اور ویرانی آباد ہو جاوی خشکی دریا اور دریا خشکی پہاڑ جنگل اور جنگل پہاڑ ہوں ۔ حکایت تیسری
ابن جریح کہا ہے کہ یہ دو فرشتے ہیں موکل اولاد آدم کے ایک دست راست پر اور دوسرا دست
چپ پر صاحب جانب راست کاتب حسنہ ہے اور صاحب جانب چپ کاتب سیئہ ہے بعضی نقل
ہیں کہ چار فرشتے ہیں کہ دو دنکو دو رات کو رہتے عبداللہ بن مبارک نے پانچ فرشتے کہے ہیں کہ دو
رات کو اور دو دنکو اور ایک فرشتہ رات دن علحدہ سے نہیں ہوتا ہے اور کافرونکی بیچ بھی حفظہ ہے کیونکہ
آیت حفظہ باب کفار میں نازل ہے ۔ کلا بل تکذبون بالدین وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما
اور حدیث نبوی سے وارد ہے کہ ان الملک لیرفع القلم عن العبد ستة ساعات اذا اذنب ذنبا فان تاب واستغفر
لم یکتب علیہ الشیء والا کتبہ یعنی جسوقت بندہ نے کیا تو اوس گناہ کیا چھ گھڑی فرشتہ دست روکے
گناہ کو نہیں لکھا ہے پس اگر توبہ اور استغفار کیا تو اوس گناہ کو بالکل نہیں لکھا ہے اور اگر توبہ نہ کی اور
استغفار نہ چاہا تو چھ گھڑی گذرنی پر اوسکا جرم مندرج دفتر اعمال کرتا ہے دوسری روایت میں یوں
لکھا ہے کہ جسوقت بندہ سے گناہ صادر ہوا اذا اذنب عبد وعمل حسنة قال صاحب الیمین لصاحب الیسار ر
ہوا میر علیہ الق السیئة حتی اذا الفی من حسناتہ واحدہ من تضعیف العشر و رفع تسع حسنات فیصلہ صاحبہ یعنی جسوقت

الله تجھی راہ راست کی دکھانی ہوگی حکایت دوسری عجائبات بعض علمانی لکھا ہے کہ حق تعالی ہر ایک

ہزار برس کے بعد ایک پیغمبر بھیجا ہے تاکہ دین قویم اور شرع مستقیم کا اظہار فرمایا لیکن یہ نہین فرمایا کہ شروع

ہزار سال میں ظہور فرمایا ہے پس جایز ہے کہ وہ پیغمبر ہزار برس کے اول اور اخرمین واقع ہوں پس

ہزار اول میں حضرت ابو البشر ادم علیہ السلام اور ابعد اونکی ہزار برس کے نوح علیہ السلام تیسری ہزار سے

مین حضرت خلیل الله چوتھے دفعہ موسی کلیم الله پانچوین بار سلیمان چھٹے بار حضرت عیسی ساتوین بار حبیب الله

محمد مصطفی صلعم کو بھیجا اور اوسکی وجود مبارک پر مرتبہ نبوت کا ختم ہوا اور سات ہزار سال دنیا کی منتہی ہوئے

سعید بن جبیر نے ابن عباس سے روایت کی الدنیا جمعة من جمع الاخرة سبعة الاف سنة یعنی دنیا جمعہ ہائی اخرت سے

ایک جمعہ ہے اور تحقیقا چھ ہزار ایکسو برس دنیا سے منقضی ہوچکی ہین علمانی کہا ہے کہ ہر صدی مین بعد حضرت

محمد مصطفی علیہ وسلم کے ایک صاحب علم ظاہر ہوتا ہے کہ علم علم کا الہ ظاہر کرتا ہے پس حق تعالی نے اول صدی مین

عمر بن عبد العزیز قدس الله روحه الشریف کو اور دوسری مین محمد بن ادریس شافعی کو اور تیسری صدی مین ابو العباس

احمد بن شریح کو اور چوتھی صدی مین ابو بکر بن الطیب باقلانی کو اور پانچوین صدی مین ابو الحامد محمد غزالی کو اور

چھٹی صدی مین ابو عبد الله محمد بن عمر رازی کو اور انس بن مالک رضی الله عنہ کہتا ہے کہ من عمر الله اربعین سنة

یعنی جس کسیکو الله تعالی نے چالیس برس کی عمر دی تو حق تعالی نے اعانت فرمائی اوسکی تین قسم کی

بلیات مین منجملہ اوسکی جذام اور برص جنون الشیطان ہے اور جسکی عمر پچاس برس کی ہوئی اسلام مین کب

ہوا اسکا حساب قیامت کی دن مین جسکی عمر ۶۰ برس کے ہوئی اوسکی توبہ اور تفرغ قبول فرمائی جسکی

ستر برس کی عمر ہوئی اوسکو اہل اسمان اور ازمین نے دوست رکھا اور جسکو اسی سال کی عمر ہوئی اوسکی اعمال

باتا المومن فیقول اشہد انہ عبد اللہ و رسولہ فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک بہ مقعدا من
النار وقد ابدل بمقعد من الجنۃ فیراہما جمیعا واما المنافق والکافر فیقال لہ ما کنت تقول لا ادری
کنت اقول بالقول الناس فیقال لہ لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق حدید ضربۃ فیصیح
صیحۃ یسمعہا من یلیہ غیر الثقلین ایکلے یعنی یہ ہین کہ جسوقت بندہ کو قبر مین رکہتے ہین اور لوگ دفن کرکے
واپس ہوتے ہین ہنوز اونلوگونکی قبر کی اہٹ سنائی دیتی ہے کہ دو فرشتے نیدا ہوکر مردہ کو قبر
مین بٹھالیتے ہین اور اوس سے سوال کرتے ہین کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین کیا کہتا ہے
پس اگر بندہ مومن ہے تو کہتا ہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ وہ بندہ خدا ہین اور رسول اوسکے ہین
پس وہ فرشتے کہتے ہین کہ اپنی جگہ کو دیکہ کہ دوزخ سے تہی مگر ببرکت مطاوعت متابعت رسول برحق بدل
بہ مقام بہشت ہوگی پس دیکہیگا وہ بندہ اون دونون مقامونکو یہ سوال جواب تو مومن بندہ کا ہوا
کافر اور منافق کا ماجرا سنئے جب اونسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین سوال کرینگے
وہ جواب دیگا کہ مین کچہ نہین جانتا جو دنیا مین سب کہتے تہے مین بہی کہتا تہا پس یہ سنکر اوسکو
جواب دینگے کہ نہ جانا تونے سچا اور نہ پڑہا تونے اوسکا وصف بعد ازان لوہے کے گرز سے مارینگے اور وہ
فریاد کریگا جسکو تمام مخلوقات سوای جن اور انس کے سنیگی - حکایت ۵ یہ ہے کہ ایک بڑہیا نے
رسول اللہ صلعم کے خدمت مین اکر کہا کہ یا رسول اللہ بہت روز ہوئے ہین کہ لڑکی میری نے
وفات پائی ہے اوسکو خواب مین نہین دیکہا ہے چاہتی ہون کہ اوسکو خواب مین دیکہون حضرت
نے فرمایا کہ شب جمعہ چار رکعت نماز اول مین بعد الحمد کے والشمس ایکبار اور رکعت دوسری مین

بندہ گناہ کرتا ہے اور وہ لکھا گیا بعد اوسکے کوئی اچھا عمل کیا تو نیکی کا موکل جو دست راست پر ہے
وہ دست چپ کے موکل سے کہتا ہے کہ یہ ساعت قلم روک رکھ کہ میں اسکی دس نیکیوں میں سے ایک نیکی
کے عوض گناہ کی ویسی نہ لکھوں گا اور نو نیکیاں اسکی نامہ اعمال میں درج کروں پس وہ موکل دست چپ کا
اوسکا فرمان پذیر ہوتا ہے وعن انس ابن مالک رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی
وکل بعبدہ ملکین یکتبان علیہ فاذا مات قال یا رب قبضت عبدک فلانا فالی این نذہب قال اللہ تعالی سمائی مملوۃ
من ملائکتی یعبدوننی وارضی مملوۃ من خلقی یطیعوننی اذہبا الی قبر عبدی فسبحانی وکبرانی وہللانی واکتب بالثواب
ذلک فی حسنات عبدی الی یوم القیمہ یعنی انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
کہ حق تعالی نے بندوں پر دو فرشتے مقرر کیے ہیں تاکہ بندوں کے اعمال لکھیں پس جب بندہ مرتا ہے
تو وے دونوں موکل درگاہ الہی میں عرض کرتے ہیں کہ الہی فلاں بندہ تیرا مر گیا اب کہاں جاویں پس
فرماتا ہے حق تعالی کہ میری آسمان میری ملائکہ سے بھری ہیں کہ وہ بندگی میری کرتے ہیں اور زمین
میری بندوں سے پر ہے وہ سب طاعت میں مصروف ہیں پس تم میری بندے کی قبر میں جاؤ
اور تسبیح اور تکبیر اور تہلیل میں قیامت تک مشغول رہو اور اوسکا ثواب میری بندے کے
دیوان حسنات میں لکھو **حکایت** کتاب ترجمہ عجایب المخلوقات میں لکھا ہے کہ منکر و نکیر دو فرشتے
ہیں جملہ ملائکہ میں سے کہ بعد دفن کے آدمی کے قبر میں پہونچکر سوال کرتے ہیں انس بن مالک نے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ
اصحابہ وہو لیسمع قرع نعالہم اتاہ ملکان فیقعدانہ ویقولان ما کنت تقول فی ہذا الرجل ای محمد

ماتا

پانچوین یارسول اللہ اوسپر منہ اوسکی مین نے ایک ابلہ سیاہ دیکھا کہ تمام منہ کو ڈہانک رہا ہے مین نے
کہ یہ عذاب کیا ہے اوسنی کہا ای مادر دنیا مین اپنی مونہہ کو نامحرمون سے نہین ڈہکتی تہے اس
سبب سے عذاب مین گرفتار ہون اور جیسے چہری آگ کی سے دونو ہونٹہ اوسکی کاٹے جاتے
ہین اور زبان اوسکی گدی کیطرف سے کہی جاتی ہے مین نے کہا ای جان مادر یہ کیا عذاب ہے کہا
کہا ای مادر مین اپنے خاوند کو برابر کستی تہے اور تکلیف ہونچاتی تہی اس سبب سے آگ مین گرفتار ہون
اور ساتوین زنجیرون آگ سے ہاتہہ پیر اوسکے باندہ کر کوڑے اوسکی سر پر مارتے ہین مین نے کہا
اے بیٹی یہ عذاب کیا ہے اوسنی کہا ای مادر مال خاوند اپنی کا بے اجازت اوسکی بیجا خرچ
کرتی تہے اس سبب سے عذاب مین گرفتار ہون اور اٹہوین یارسول اللہ دوزخ مین دو سانپ کا بے
دیکہی مین نے کہ میری بیٹی ہے سینتا مین لکتی ہین مین نے کہا ای بیٹی یہ کیا غضب ہے کہ ای مادر
دنیا مین پستان اپنے سے بغیر اجازت اپنے خاوند کی بیگانی لڑکو کو دودہ پلاتی تہے اس سبب سے عذاب
مین گرفتار ہون نوین پیٹ اوسکا مانند ڈہول کے سوجا ہوا تہا اور آواز اوس پیٹ سے اتی تہے
مین نے کہا ای بیٹی یہ کیسی آواز ہے اوسنی کہا ای مادر مہربان مین دنیا مین حرام کہایا کرتی تہے پیٹ
میرا بہر نہ تہا مگر کہانا اور لوگکا کہاتی تہے اسوا سطے اندر اس پیٹ کے سانپ اور بچہو بہر گیے اور دیت
تیر ہائی آتشین اوسکی سر پر مارتے تہے اور عذاب مین گرفتار ہے مین نی کہا ای بیٹی یہ کیا عذاب ہے
اوسنی کہا کہ ای مادر مہربان بغیر اجازت خاوند کی باہر اتی تہی مین نے پہر کہا کہ ای مادر رسول خدا
میری طرفسی عرض کرکہ عورتونکو ان خصلتون سے خبردار کرین کہ ان خصلتون سے بچین اور ای مادر خاوند

والیل ایکبار اور رکعت تیسری مین والضحی ایک بار اور چوتھی رکعت مین الم نشرح ایکبار اور بعد
سلام کے سجدہ مین جاکر دعا مانگے کہ الہی میت میری مجھکو دیکھلا پس روایت کرتی ہین کہ اوس بڑھیا
نے حسب الارشاد رسول خدا صلعم چار رکعت نفل پڑھی اور وقت صبح کی وہ بڑھیا گریہ کنان
بدرگاہ رسول خدا حاضر ہوئی اور کہا یا رسول اللہ لڑکی اپنی کو کس طرح کے عذاب مین گرفتار ہو
دیکھا مین نے کہ میری پھٹی ہے کہ زنان امت محمدی سے بعد وہ کہا ہو لیسی بازآو اگر تمنے گناہ کیا تو
موافق میرے تمپر عذاب کیا جاویگا حضرت نے پوچھا کہ وہ کس طرح کے عذاب تیری لڑکی پر کیسے
ہین اوس بڑھیا نے کہا یا رسول اللہ اول عذاب تو یہ تہا کہ لڑکی اپنی کو مین نے دیکھا کہ آگ دوزخ
مین جلتی ہے مین نے کہا کہ ای جان مادر کیونکر عذاب دوزخ کا تجھپر ہوا یا رسول اللہ میری بیٹی نے
کہا کہ بسبب ترک کرنے نماز رکوع اور سجودہ بجا نہ لائی تہی اس عذاب مین گرفتار ہوئی اور
دوسرا عذاب یہ ہے کہ آگ دوزخ کی اوسکی سر پر ڈالتی جاتی ہے مین نے کہا کہ ای بیٹی
یہ عذاب کس سبب سے ہے اوسنی کہا کہ مادر میں اپنی سر کو دنیا مین ننگا رکھتی تہے اور
نامحرم میری بال کو دیکھتی تہے اور تیسرے سنجین آگ کی فرشتی ایک کان مین مارتی ہین دو
سری کان تک نکل تیے تہی مین نے کہا کہ ای بیٹی یہ عذاب کس سبب سے ہے اوس لڑکی نے
کہا ای مادر مین دنیا مین سخن چینی بہت کرتی تہے یعنی بات ایک کی ساتہہ دوسری کی ہو کہانی تہے
اس سبب سے عذاب مین گرفتار ہون اور چوتہے دیکہا کہ دونو انکہو مین اوسکی آگ بہرتی ہین مین
نے کہا ای بیٹی یہ کیا ہے اوسنی کہا کہ ای مادر نامحرمون کو دنیا مین دیکہا کرتی تہے اور

پانچوین

مین آیا حضرت موسی علیہ السلام نے عصا اپنا اوسکے ٹخنے پر مارا کہ وہ اوسکے صدمہ سے گر کر مر گیا
کہتے ہین کہ اوسکی پسلی سے ہڈی کو بطور پل کے دریا کے اوپر رکھدیا تھا اور ہزار آدمی اور گھوڑے
اوسپر اوترتے تھے

باب چھٹوان فضایل و خواص چند عجیب و غریب کوہ و نہر و چشمہ اور چاہ کے بیان مین

تذکرہ شیر خانی مین لکھا ہے کہ دخمہ نوشیروان کے صحن مین جو تلکہ کوہ پر واقع ہے چار سوار سلاح
دار مین تلوار کھینچے ہوئے طلسم سے بنائے ہین جو کوئی شخص اوسکی سامنے آتا ہے اوسپر حملہ کرتے
ہین مامون رشید خلیفہ بغداد بموافق رہبر سے دخمہ مان کے جو دفعہ اذیت طلسم سے واقف تھا
اوس دخمہ مین دیکھا کہ قالب نوشیروان کا ایک تخت مرصع پر بیٹھا ہے اور سب اعضا صحیح و سالم
ہین لیکن لباس کہنہ ہوگیا ہے مامون رشید نے لباس تازہ مشک عنبر مین معطر کر کے اوس
قالب بیجان کو پہنایا اوسوقت ایک لوح طلائی نوشیروان کے زانو کے نیچے سے نکلی اوسمین لکھا
تھا کہ پیغمبر آخر زمان کے چچا کی اولاد مین ایک شخص ہماری دیکھنے کو اویگا اور ہمکو لباس لطیف پہنایگا
اوسوقت قالب بیجان ہمارا اوسکی تواضع نہ کرسکیگا لہذا فلان جانب اس دخمہ مین اوسکی ضیافت
کے واسطے ہمنے ایک خزانہ امانت رکھا ہے چاہیے کہ وہ اپنی تصرف مین لاوے اور ہمکو معذور رکھے
مامون رشید نے وہ گنج شایگان وہانسے اوٹھوا لیا کہتے ہین کہ دولت بنی عباس کے اوسی خزانہ کی
بدولت بتقیاس تھے — **کوہ اولستان** — روم کے سرزمین پر واقع ہے اس پہاڑ مین ایک

۴۹

ببری کو کہ قصور میرا معاف کر جب اوس پیر زن نے یہ باتین کی رسول اللہ صلعم کے کہین چند صحابی
بیہوش ہوگیے رسول اللہ صلعم نے اوسکی خاوند کو بلایا اور کہا کہ قصور اپنی بی بی کا معاف کر
اوس جوان نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ صلعم مین اپنی بے بے سے بہت رنجیدہ ہون حضرت
نے فرمایا کہ اگر شفاعت میری کی امید رکہتا ہے تو تو قصور اس بے بے سے معاف کر جوان نے قصور
اپنے بی بی کا معاف کیا دوسری دن پہر اوس پیر زن نے اپنی بیٹی کو خواب مین دیکہا کہ اوپر تخت
بہشتی کے بیٹہی ہے اور تاج مرصع اوسکی سر پر رکہا ہے ماں اپنی کو بغل مین پکڑا اور کہا کہ سلام میرا اوپر
رسول کے پہونچا کہ بسبب شفقت کی عذاب سے معاف ہوا اور جو خاوند میری نے قصور میرا معاف کیا تہا تب
مین اس درجہ کو پہونچی نہین تو بسبب عذاب مین قیامت تک گرفتار رہتی - **حکایت چہٹی** یاجوج
کہ یافث بن نوح بیٹے انبیا علیہ السلام کے نسل سے ہین کتب تواریخ مین لکہا ہے کہ کثرت قوم یاجوج
ماجوج کے تمام زمین کے تمام زمین سے اور مولدین کو حصہ زیادہ ہے عمر اوسکی بہت دراز ہوتی ہے
کہ ہر ایک اپنی اولاد مین سے نسلاً بعد نسلٍ ہزار ہزار بیٹون تک دیکہتا ہے اکثر قد اونکا ایکسو بیس گز کا
ہوتا ہے اور اقل درجہ چالیس گز کا ہوتا ہے مسکن اوس قوم کا شمال کی طرف ہے جبکہ قیامت
قریب ہوگی تو ہفت اقلیم مین اوتین گے اور فساد بہت عظیم برپا کرینگے **حکایت ساتوین** کتب تواریخ
مین لکہا ہے کہ عوج بن عنق کا قد تین ہزار تین سو گز کا تہا اور عمر اوسکی ساڑہے تین ہزار برس کی ہوئی ہے
پانی طوفان نوح کا اوسکے نصف پنڈلی تک پہونچا تہا اور جب حضرت موسی علیہ السلام نے بعلت
کفر کی اوسکے مارنے کا ارادہ کیا تو ایک پہاڑ دو کوس کا اوٹہا کر اپنی سر پر رکہہ لیا اور میدان جنگ
مین ایا

کبھی بکریون کے گلہ کیطرح ایک شی ظاہر ہوتی ہے کچھ چھوٹی اور کچھ بڑے اگر کوئی چھوٹا گلہ اٹھا تا ہے
تو وہ فائیدہ مند ہوتا ہے اور اگر بڑا گلہ اوٹھالیا تو سب پھر وا ئیے اوسکی ایک لید دوسری کی مر
جاتی ہین جب تک کہ او بے گلہ نہ چھوڑ اسے الا مسافر جیسے طرحکا گلہ اوٹھا ہے اوسکو ضرر نہین ہوتا
کوہ سیاوہ اس پہاڑ کو مصنف نے دیکھا ہے نہایت بلند اور ایوان کے وضع پر منقش ہے
اور اس دیوار کے چھت پر چار شیر شکل سیاہ پتھر کے ہو تو نکلے رکھے ہین ان چار ونمین سے تین سے پانی
ٹپکتا ہے اور چوتھا خشک ہے کہتی ہین کہ جو تہے پتھر کو سے کافر نے چوم لیا ہے اسوجہ سے خشک ہے
اور ان چارون پتھر و نکی نیچے ایک حوض ہے جہان یہ ٹپکید گی جمع ہوتی ہے۔ کوہ سبیلان
زمین اردبیل بان پر واقع ہے جو کہ مدینہ اردبیل کے قریب ہے کہتی ہین کہ تمام دنیا کی پہاڑونسے بلند
ہے حضرت رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص پڑھیگا فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد
فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض
بعد موتہا وکذلک تخرجون حق تعالی اوسکی نامہ اعمال مین اوس شمار سے نیکیان درج فرمایگا کہ
جسقدر برف اور برگ کوہ سبیلان مین ہوگا لوگون نے حضرت سے دریافت کیا کہ سبیلان کی
کیا قدرت ہے آپ نے فرمایا کہ اس پہاڑ پر بہشت کا چشمہ ہے اور نیز کسیے پیغمبر خدا کی قبر ہے ابو حامد
اندلسی کا قول ہے کہ اس پہاڑ پر ایک چشمہ ہے جسکا پانی سردی سے بستہ ہے اور اس پہاڑ کی
درمیان مین چشمہ گرم ہے اکثر بیماریان غسل کرکے تندرست ہو جاتی ہین اس پہاڑ کی نیچے ایک
درخت عظیم ہے جیکے درمیان سبزہ بکثرت ہے مگر کسے جانور کی مجال نہین کہ اسکو کہا وے

راہ ہے جو شخص جو زردی وتہ کہا تے ایک سری سے دوسری سرکو کہل جاوی تو اوسکو
کینتی کی کانٹی کانہ اثر نہ کریگا اور اگر اسے کو کتی نے کھایا ہو اور وہ وہان گئے گی ہو ہی آدمی کے
دونو پیروں کی دریا سے نکل جاوی تو فوراً آرام ہو جاوی اور یہ بات اہل روم مین بہت مشہور ہے

کوہ ابی قبیس — یہ پہاڑ متصل کعبہ شریف ہے جو کوئی اس پہاڑ کی جوئے پر کلہ بریان کر کے
نوش کری وہ تمام عمر دردسر کے عارضہ سے محفوظ رہیگا اکثر لوگ اسپر عمل کرتے ہین ظاہرا ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کے کلہ فروشون نے یہ بات از پیش خود ایجاد کی ہے — **کوہ رضوی**
عزام الاصح نے لکہا ہے کہ یہ پہاڑ مدینہ سے سات منزل پر ہے اس پہاڑ سے خوشبو آتی ہے اور اکثر
شعبہ اور سرسبزی ہے جنگل ہے بہت سے دور سے بالکل سبز رنگ معلوم ہوتا ہے اس پہاڑ مین
درختوں کی قطار اور جوئی بار کی روانی بکثرت ہے کیسانو کا قول ہے کہ اس پہاڑ پر محمد بن حنفیہ
رضی اللہ عنہم مقیم ہن اور زندہ ہین اور شیر پلنگ اونکی نگہبانی کرتے ہین اور اونکی پاس دو چشمی
جاری ہین ایک پانی کا اور ایک شہد کا اور وہ اس پہاڑ پر خدا کیطرف سے قید ہن اس جرم پر کہ وہ
عبد الملک بن مروان اور یزید بن معاویہ کے پاس گئے تھے اور جب حضرت امام مہدی علیہ السلام
خروج کرینگے اور دنیا کو پر از عدل و داد فرماوینگے تب وہ بہی اس قید سے نجات پاوینگے سید حمیری
کا بہی یہ ہی مذہب ہے اور اسی پہاڑ سے سنگ پسن تمام شہر و زمین ہیجاتی ہن — **کوہ زانک**
تحفۃ الغرائب والے کہتا ہے کہ یہ پہاڑ ترکستان مین ہے اور وہان ایک گروہ قوم ازانک کا رہتا ہے
اور اونکی پاس نہ تو زراعت ہے نہ شیر وار چارپایہ اس پہاڑ مین چاندی سونیکا اینار ہے اکثر کبہی [illegible]

رویا کی صورت ظاہر ہوتی ہے کوہ صفا و مروا یہ سرزمین مکہ معظمہ میں واقع ہے کہتے ہیں کہ صفا و مروا
ایک عورت و مرد کا نام ہے جنہوں نے کعبہ میں زناکاری کی تھی اور حق تعالیٰ نے انکی بادداش
میں انکو پتھر کر دیا اسی انکا نام ہو گیا بعبرت خلائق نامزد ہے حدیث میں آیا ہے کہ ان الدابۃ
التی ہے من شر الاشیاء فتنہ تخرج من الصفا یعنی دابۃ الارض جسکا ظہور قیامت کی علامت ہے
صفا سے باہر نکلیگا ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی عصا کو کوہ صفا پر مار کر فرماتی تھے کہ تحقیق دابۃ
الارض میری آواز ضرب کو سنتا ہے — کوہ طبرستان تحفۃ الغرائب کے مصنف اپنی کتاب
میں درج کیا ہے کہ اس پہاڑ پر ایک ایسی قسم کی گھاس ہے جسکو جو زمانہ حیض میں اگر کوئی
اوسے ہنستی ہوئی گھاس کو لی اختیار ہنسے اور روتی ہوئی گھاس کو رونے کا زور ہو ایسے طور پر جس
حالت میں اسکا کھانا ہو اول سے ہو اوسی حالت کا روز ہو جائے — کوہ طور زیتا - یہ پہاڑ سر
زمین بیت المقدس پر واقع ہے یہ پہاڑ جای برآمد حاجات خلق اللہ ہے اکثر لوگ اسکی زیارت
کرتی ہیں کہتے ہیں کہ اس پہاڑ میں ایک غار ہے جہاں ستر ہزار پیغمبر بھوک کی ماری بہشت نصیب ہوئے
ہیں اور اس پہاڑ کے قریب ایک مسجد ہے جہاں سے حضرت عیسیٰ آسمان کو تشریف لیگئے تھے اور اس مسجد
اور پہاڑ کے درمیان وادی جہنم ہے اور اس مسجد میں عمر ابن الخطاب کی نمازگاہ ہے کوہ طور سینا
یہ پہاڑ شام اور وادی قری کے درمیان میں ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ایلہ کے نزدیک واقع ہے
حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام جس وقت اس پہاڑ پر اپنے تھے تو پہاڑ پر ابر رہتا تھا اور حضرت
اوس ابر کے اندر جاکر حق سبحانہ تعالیٰ سے متکلم ہوتے تھے اور یہ وہی پہاڑ ہے جسکی خوبی

جو کوئی اس درخت کی سبزی کھائی فوراً مر جائی اور نیز اسی کا قول ہے کہ مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا
کہ گھوڑا اور دراز گوش اور گائے گوسفند وغیرہ اس درخت کے پاس جاتے ہین اور نفرت کرتے ہین
بھاگتے کہ اس درخت سے بھی تنجیک سے نفرت کرتے ہین اس پہاڑ کے قریب ایک گاؤن ہے جہاں کے
قاضی سمی ابی الفرج عبد الرحمن الاردبیلی رہتے ہین اُن سے سوال کیا کہ جانور سے نفرت کا موجب
کیا ہے اُنسے جواب دیا کہ یہ نفرت جانور کی کچھ اس درخت سے نہین ہے بلکہ جنون نے اس پہاڑ
کے دوسرے پہاڑ تک ختن سے تبت تک باریک الیاپل باندھا ہے کہ جو کوئی اُدھر گذر کرے
آواز سنگین ہو جاتی ہے اور وہ مر جاتی ہے اور اہل تبت نے اسکا نام زہر کا پہاڑ رکھا ہے —
کوہ شرف البغل شام کے راستہ مین ہے اس پہاڑ مین دو بڑے مکان ہین جہاں بڑے بڑے
بنائے ہین اور عجیب و غریب منقش صورتین ہین جو اسکے دیکھنے کو جاتا ہے وہانسے انکی اُدھر کا
دل مین جاتا ہے کوہ شقان شقان ایک موضع کا نام ہے بعض خراسانیون سے سنا گیا کہ اس
پہاڑ مین ایک ایسا غار ہے کہ جہاں تک جائیے ہر طرح کا بیمار تندرست ہو جاتا ہے اور یہ بھی
کہتے ہین کہ اُس سے جگہ ایک اور پہاڑ ہے جو کوئی وہان جائے بے حس و حرکت ہو جائے اور جب
دو تین کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو پہاڑ کی ہوا کا ایسا جھونکا آتا ہے کہ آدمی مر جاتا ہے — کوہ صور
مصنف تحفة الغرائب کی تحریر ہے کہ یہ پہاڑ کرمان کے ملک مین ہے اس پہاڑ کی سنگ پارہ کو جو
کوئی اُٹھا کر توڑے تو اُسکے اندر آدمی کی صورت بیٹھی ہوئی یا کھڑی ہوئے یا سوتی ہوئی نظر آتی
ہے اس پتھر کو کھسکر اگر اسکا برادہ پانی مین چھوڑین تو جب وہ برادہ تہ کو جا لگے اُس سبب سے

آدمی

اور صحیفہ میں اسکو لگام کہتے ہیں یہ ہمالۂ ملاطیہ اور قالیقلا میں ہوتا ہوا دریای خزر تک پہونچا ہے اور وہاں
اسکا نام قبق ہے ابن الفقیہ کا قول ہے کہ اس پہاڑ میں ستر زبانکے لوگ رہنے والے آباد ہیں کہ ہر ایک صاحب
زبان دوسری کو بغیر ترجمہ کے نہیں جان سکتا ہے - **کوہ فرغانہ** [۱۶] مصنف تحفۃ الغرائب کا قول ہے کہ سر
زمین فرغانہ میں ایک پہاڑ ہے جہاں ایک گھاس مرد اور عورت کی صورت پر اگا کرتی ہے ایک طرف سے
مرد کی صورت نمایاں ہے دوسری طرف سے عورت کی حکمای کے نزدیک اس گھاس کا کہانا منی ہے جبتک کہ
کہاتی ہے ایسا باہ کا زور ہوتا ہے کہ آدمی ضبط نہیں ہو سکتا ہے اس نبات کا نام مہر گیاہ ہے
جو اکثر سرزمین خراسان میں پیدا ہوتی ہے - **کوہ قاف** [۱۷] یہ پہاڑ کل دنیا پر محیط ہے اور مفسرین
یہ بھی اعتقاد رکہتے ہیں کہ یہ پہاڑ سبز زمرد کا ہے جسکی عکس سے یہ آسمان سبز نظر آتا ہے اور
اس پہاڑ کے دوسری طرف اکثر خلق اللہ ہے مگر کوئی اُنکا حال نہیں جانتا ہے بعض مفسرین کا کلام
ہے کہ کوئی پہاڑ نہیں ہے مگر یہ کہ ایک رگ ان سب کوہستان کی کوہ قاف میں ملحق ہے بس
جسوقت حق تعالی نے کسی قوم پر قہر کرنا ہے تو اُس پہاڑ کے موکل کو حکم دیتا ہے اور وہ موکل
اس پہاڑ کو متحرک کرتا ہے جسکی صدمہ سے وہاں کی زمین پہٹ جاتی ہے اور وہ قوم اُسمیں سما جاتی ہے
کوہ قصران [۱۸] - قصران ایک شہر ہے ملک سندھ میں اس پہاڑ میں شہد مثل شبنم کے گرتا ہے
مگر جو ظاہر ہوا انسان اُسکو چکہ لیتے ہیں اور نظر سے محجوب ہے وہ شہد مکہی ذخیرہ کرتی ہیں اور موسم
زمستان کے واسطے رکہتی ہیں - **کوہ کافور** [۱۹] یہ پہاڑ سرزمین ہند پر واقع ہے نزدیک دریا کے بیابان
اکثر شہر آباد ہیں منجملہ اُنکے شہر قافرون ہے جہاں کا عود قافرونی مشہور ہے اور ایک شہر قمار ہے

خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا وخر موسیٰ صعقا اور یہ پہاڑ مسکن عملیا ہی
اور جو پہاڑ کہ مدین کے نزدیک ہے اوسکا پتھر جب کوئی توڑتا ہے تو اوس میں سے علیق کے درخت کی
صورت ظاہر ہوتی ہے ۔ **کوہ طور ہارون** [14] یہ پہاڑ بیت المقدس میں ہے اور اسکا نام جبل طور ہے
ہارون اسوجہ سے ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بعد قتل کرنی گوسالہ پرستوں کی چاہا کہ حضرت حق تعالیٰ
سے مناجات کو جاویں اوسوقت حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھی سے اپنی ہمراہ لے چلو کیونکہ
مجھے یہ خوف آتا ہے کہ مبادا بعد تشریف بری آپ کی کوئی تازہ حادثہ بنی اسرائل پر نازل ہوا اور اوسوقت
آپ مجھپر خشم و غضب ناک فرماتے ہیں پس آپ نے تہڑی ہو کر اونسی استفسار کیا کہ یہ گور کسکی واسطے تیار
کرتی ہو اونہوں نے جواب دیا کہ اوس شخص کے واسطے جو کہ شبیہ ترین خلق خدا ہے مانند اس مرد
کے اور اشارہ حضرت ہارون کے جانب کیا بعد ازان اوس دونوں نے حضرت ہارون سے کہا
کہ گور میں اکر اندازہ کیجئے کہ آیا موافق ہے یا نہیں پس حضرت ہارون اچنی کپہری حضرت موسیٰ کو دیکر قبر
میں اوتری پس اوسیوقت حضرت کی روح قبض کیگئی اور قبر بند ہو گئی پس حضرت موسیٰ گریان اور
غمناک دنیا سے بنی اسرائل کے طرف آئی اور بنی اسرائل نے حضرت موسیٰ پر تہمت لگائی پس حضرت موسیٰ
نے حق تعالیٰ سے دعا کی کہ میری برائت پر کوئی دلیل ظاہر فرما پس حق تعالیٰ نے اوس جماعت کو
ایک تابوت مصفا اور روشن اوس پہاڑ پر دکھلا کر غایب کر دیا اسوجہ سے اس پہاڑ کا نام طور ہارون
ہوا ۔ **کوہ صرج** [15] یہ پہاڑ تمام دنیا میں عجایبات سے ہے اور اسکی نام ہر جگہ پر طرح طرح کے ہیں مکہ
اور مدینہ میں اسکو صرح کہتے ہیں اور ولایت شام میں فلسطین اور اسکی پشت پر کوہ لبنان ہے اور انطاکیہ اور

رنگ کا نمونہ تھا اور ناک اوسکی ایک بالشت کی اور آنکھیں بڑی بڑی اور ہر ایک اونگلی ایک ایک
بالشت کی تھی پس ہمنے اوسکی مقابل ہوکر گفتگو شروع کیا مگر وہ متوجہ نہ ہوتا تھا آخر میں اوسکو اپنی ہمراہ لایا
اور درمیان میں اور اوسکے تین مہینہ کا فاصلہ راہ کا تھا میں لوگونسے دریافت کیا اونہوں نے کہا کہ یہ بعض
یاجوج ماجوج کی گروہ میں سے ہے اور یہ فرقہ ہم لوگونسے تین مہینہ کی راہ پر ہے اور درمیان میں ایک
دریا حایل ہے اور یہ قوم مانند جانوروں کی برہنہ رہتی ہے اور مچھلی کھاتی ہے حق تعالی کی حکمت ہے
کہ ہر روز دریا سے مچھلیاں نکلتی ہیں اور یہ لوگ اوسکو بقدر اپنی اور عیال و اطفال کے لئے لیجاتی ہیں
اگر زیادہ حرص کریں تو اوسکے خورندہ کو درد شکم لاحق ہو پس بادشاہ بلغار نے کہا ایک مدت تک
وہ شخص ہمارے پاس رہا آخر کو اوسکے حلق میں ایک عارضہ ہوا کہ وہ مر گیا اور اوسکی ہڈیاں و
غیرہ ایک سخت ہیبت ناک ہو گئیں — نہر جیحون — اصطخری نے لکھا ہے کہ اس نہر کی ابتدائی
اوسکی روانی سے معلوم ہوتا ہے یہ نہر حد بدخشان سے نکلی ہے اکثر [illegible] اس نہر میں نواح
کوہ وخش میں ملجاتی ہیں پس ساتھ ایک عظیم الشان نہر ہو جاتی ہے اور دنا سے نہر صغان میں گذر کر
نہر بدخشان میں آتی ہے جو ترکستان سے نکلی ہے اور پہاڑونسے گذر کر خوارزم میں آکر گرتی ہے
اور وہاں کے باشندوں کو اس نہر سے نفع نہیں ملتا ہے سوای اہل خوارزم کے کیونکہ یہاں اسکا پانی مستقل ہو
تا ہے اور جیحون کے راہ تک خوارزم کے سرحد میں بہتی ہے اور زمستان میں جیحون کا پانی منجمد
ہوتا ہے اگر جاڑے کے شدت ہوئی تو اوسکا پانی سخت پتھر ہو جاتا ہے یہانتک کہ اوپر سے گاڑی اور
چھکڑا کی گذرگاہ ہو جاتی ہے مگر [illegible] اوسکے بستہ کی پانچ بالشت کی ہوتی ہے اور نیچے

جہاں کافور قماری مشہور ہے اور اِسی پہاڑ کی نیچے کافور کے درخت اُگتے ہیں ترکیب یہ ہے کہ درخت کے چند جگہ تراش دیوین ماورِ رزق کے طور پر جاری ہوگا پس اُسکو لے لیوے الا اس عمل کے بعد وہ درخت باطل ہو جاویگا — **کوہ کرمان**[11] بیابان کرمان میں سب سے پہاڑ اور ایسے ہیں اور کل پہاڑ کے اندر بہت چیزوں کی خاصیت یہ ہے کہ ہر ایک لکڑی جلا دی جاتی ہیں گویا وہاں کی لکڑیاں یہ ہے جنہیں ہیں —

کوہ ہرمز[20] — اِس پہاڑ سے پانی گرتا ہے عجایب یہ ہے کہ جس وقت کوئی انسان فریاد کرے یانی کا گرنا بند ہو جاتا ہے پھر جب دوسرے شخص دوسری آواز کرے تب جاری ہو — **نہر اِتل** — یہ بڑی نہر سرزمین خزر میں نزدیک دجلہ کے واقع ہے روس و بلغار سے ہوتی ہوئی دریای خزر میں جا ملتی ہے یعنی ہن کہ اس نہر سے کچھ اوپر ستر شاخیں نکلی ہیں مگر اِسکی گہرائی اپنی حالت میں رکھکر دریا سے ملجاتی ہے اِسکی عجایبات میں یہ بیان ہے کہ اِسکا پانی باوجودیکہ دریا میں ملتا ہے مگر دور و نزدیک راہ تک اپنا رنگ علحدہ ظاہر کرتا ہے اور موسم زمستان میں اِسکا پانی کثرت خوشگواری اور شیرینی سے بستہ ہو جاتا ہے اِس دریا میں اِسقدر عجایب جانور ہیں جنکا بیان ممکن نہیں ہے احمد بن فضلان کو جو مقتدر باللہ نے بادشاہ بلغار کے پاس بطریق رسالت بھیجا تھا اُسکا بیان ہے کہ میں نے یہ بیشتر سنا تھا کہ والی بلغار کے پاس ایک بڑا قوی الجثہ انسان ہے پس اُسکی دیکھنے کے واسطے میں نے سوال کیا بادشاہ مذکور نے بیان کیا کہ وہ شخص ہماری ولایت کا نہیں ہے لیکن اُس شخص کی کیفیت یہ ہے کہ ایک روز دریای اتل کے طغیانی ہوئی لوگوں نے خبر دی تھی ایک شخص نہایت طویل القامت اور قوی ہیکل دریا پر نظر آتا ہے اِس خبر کو سنکر ہم نے اُسکی دیکھنے کو سوار ہوئے ناگاہ ایک ایک شخص نظر آیا جو طول میں ۱۲ گز تھا اور جسکا سر ایک بڑے دیگ

سے اسمین طغیانی ہو جاتی ہے پس جس وقت زراعت کا موسم ہوتا ہے اور دریای نیل کل
مخلوقات پر سیرابی کر چکتا ہے تو بحکم خدا جنوب سے ہوا بہتی ہے اور وہ ہوا اس دریا کی پانی
کو پھر دریای شور مین بہا دیتی ہے ادہر کی لوگون نے ایک آلہ تیار کیا ہے جسکی ذریعہ سے دریا
نیل کے افراط و تفریط دریافت کر لیتی ہین اور اسکے حساب سے زراعت کرتی ہین اور یہ آلہ
ایک عمود ہے جو ایک حوض مین دریای نیل کے کنارے نصب ہے اور اس آلہ مین ایک مجوف
نل لگا ہے جسکی ذریعہ سے دریائے نیل کا پانی اسمین پہونچا کرتا ہے اور خطوط پر ایک درجہ کمی اور
زیادتی کے اس آلہ مین لگی ہین جس خط تک پانی پہونچا اوسی حساب سے دریا کا نقص و کمال
دریافت کر لیتی ہین پس اگر چودہ ذراع پر اوسکا پانی پہونچا تو زیادتی متصور ہے اور اگر زیادہ
ذراع تک پہونچا تو معلوم ہوا کہ بہت فراوانی ہوگی بلکہ ایک سال کا ذخیرہ پس انداز ہوگا اور
وہ یہ ہو کہ ذراع چوبیس اونگل کا ہوتا ہے قضاعی نے لکھا ہے کہ اول اول حضرت یوسف
نے یہ آلہ تیار کرایا اور عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الحکیم نے لکھا ہے کہ جس وقت مسلمانون
نے مصر کو فتح کیا اہل مصر عمرو بن العاص کے حضور مین حاضر ہوئی اور یہ عرض کیا کہ ہماری
ملک مین یہ رسم ہے کہ جب قبطی کے بئونہ مہینہ سے تیرہ تاریخ آتا ہے تو اوسکی شب دوازدہم
کو کسی لڑکی باکرہ کو اوسکی ولی سے لیتی ہین اور زیور اور لباس عمدہ پہنا کے اوسکی آرایش اور زیبایش
کر کے دریائے نیل مین ڈبو دیتی ہین اوس وقت دریای نیل موج زن ہوتا ہے اگر یہ رسم ادا نہ ہو تو
دریای نیل روان نہین ہوتا عمرو بن عاص نے جواب دیا کہ عملداری اسلام مین یہ امر ہرگز نہین ہو

وہ

پانی بہرا رہتا ہے اہل خوارزم اکثر اسمیں نئی نہریں کہود کر پانی نکالا کرتی ہیں اور گرد ہو بہر الدو کر
شہر میں بہا لیتے ہیں جسوقت کہ بستہ ہو جاتی ہے ہر گز معلوم نہیں رہتی کہ آیا یہ زمین ہے یا دریا
نہار ہے اوسپر اور اکثر رہا ہے اور یہ نقشہ دو مہینہ تک برابر رہا کرتا ہے پس جب سردی کم ہوجاتی
ہے یخ پگہلنا شروع ہوتی اور اکثر لوگ اوسپر چلتی ہیں دیکہا گیا ہے کیونکہ وہ یخ ٹوٹ جاتی ہیں اور
وہ لوگ مال بار برداری وغیرہ غرق ہو جاتی ہیں اسے سبب سے اس نہر کا نام فتال وہاں مشہور ہے

سیحون - یہ نہر ماوراء النہر میں مشہور ہے سرزمین خجند پر جو سمرقند سے دوسری طرح واقع ہے
جاری ہے مین اسکا پانی تیر کی مانند سخت تیز ہو جاتا ہے حتی کہ اکثر قافلے اوسکی اوپر سے گذر
جاتی ہیں - **نہر نیل** - کہتی ہیں کہ اس نہر سے بڑہ کر کوئی دوسری نہر دنیا میں نہیں ہے یہ نہر ایک مہینہ
تک کی راہ بلاد اسلام میں جاری ہے اور دو مہینہ کی راہ تک بلاد نوبہ میں اور سہ مہینہ کی راہ
تک صحرا میں جاری ہے اور وہاں سے بلاد قسم خارج خط استوا پر ظاہر ہوتی ہے اور بجز اس نہر
کے اور کوئی نہر ایسی نہیں ہے کہ جنوب سے شمال کو آتی ہو اور اسیطرح یہ بہی سمجہنا
چاہیے کہ بجز اسکی اور کوئی ایسی نہر نہیں ہے کہ بیچ تابستان میں زیادہ طغیانی کری قصاص
نے کہا ہے کہ اسکی عجائبات سے یہ ہے کہ اس دریا کی کناری والونکو کبہی بارش کی ضرورت
نہیں ہوتی ہے امساک باران کے حالت میں بہی اس دریا کی سرزمین سیراب رہا کرتی ہے اور
اسکی طغیانی کی گرمیوں میں وجہ یہ ہے کہ بحکم خدا تعالی شمالی ہوا چلا کرتی ہے اور اوسکی سبب سے دریائے
شور اوسکی طرف رجوع کرتا ہے اور اوسمیں ایسے مثل شکر کے شیرین ہو جاتا ہے پس اس وجہ

مین ہے وہان سے نکل کر سرزمین حبشہ اور توبہ ہوتی ہوئی دو پہاڑونکی درمیان سے نکلا ہے ان
پہاڑونکی مابین مین اکثر دہات واقع ہین اس دریا کے موسم گرمان مین طغیانی کرنی کا سبب
یہ لکھا ہے کہ اسی فصل مین سرزمین زنگبار مین بارش بکثرت ہوتی ہے اور اکثر دہاتکی شہرونمین
سیلاب کا زور ہوا کرتا ہے پس مختلف راہونسی وہ پانی دریای نیل مین اجاتا ہے پس جسوقت
انکی طغیانی سولہ زراع پر پہونچتی ہے تو تمام لوگ خلیجونکے دہانہ کہولدیتی ہین اور انمین پانی جاری ہوجا
تا ہے اخرکو ملک کی سیرابی جب مقدار معینہ پر پہونچ جاتی ہے تو پہر وہ پانی سمٹکر دریای نیل مین چلا جاتا ہے
اوس وقت مصر کی سرزمین نہایت شاداب نظر اتی ہے اس دریا کی عجائبات مین سے رعادہ نام ایک
قسم کی مچھلی ہے جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اور جسکی چہونی سے انسانکی بدنمین رعشہ پڑجاتا ہے پس
اس سرزمین مین ایک ایسا ساگ ہوتا ہے کہ اگر اوسکو ہاتھ سے ملکر رعادہ کو مس کری تو پہر رعشہ
نہ ہوا اور نیز رودنیل کی عجائبات مین سے نہنگ ہے جسوقت کوئی شخص وضو وغیرہ کی ضرورت
سے دریای نیل کے کنارے پر جاتا ہے تو یہ خونخوار جانور پانی کے نیچے نیچے قریب تر اجاتا ہے
اور دفعتاً کودکر اوس شخص کو شکار کرلیتا ہے کسی شاعر نے دریائی نیل سے احتراز کرنے
مین کہا ہے ؎ افرت للنیل بحر آباد مقبلہ ٭ ندفیل لی انما التماح فی النیل ٭ فمن رائی رائی
العین من کتب ٭ فی اری النیل الا فی المواخل ٭ انکا حاصل یہ ہے کہ انسانکو چاہیے کہ بسبب
خوف نہنگ کے پانی نیل کا کبھی انکہ سے نہ دیکھے یعنی کناری پر جاکی نہ دیکھی سوای اسکی کہ اپنی پہرین
کوزونمین دیکھی اس دریای نیل مین ایک مقام ہے جہان مچھلیان خود بخود جمع ہوتی ہین اور اوس روز

سکتا ہے بلکہ مقتضائے اسلام یہ ہے کہ رسوم بیہودہ کو قبل اقوام جاہلیہ کے منہدم کر دیں اس حکم
سے مصر والے خاموش ہو رہے یہانتک کہ ماہ توبہ اُسکے بعد ماہ ابیب اور ماہ مسری یہ تین
مہینے گذر گئے اور رود نیل میں طغیانی نہ ہوئی آخر رعایا نے ترک وطن کا ارادہ کیا جس وقت عمرو کو
یہ کیفیت ظاہر ہوئی اُسنے عمر بن خطاب کے نام عرضداشت کی وہاں سے جواب آیا کہ یہ جو تم نے لکھا
کہ اسلام کو پرانی کام سے غرض نہیں فی الحقیقت درست ہے اب ہم ایک رقعہ دریای نیل کو لکھتے ہیں
تم یہ رقعہ دریا میں ڈال دینا انشاء اللہ دریای نیل طغیانی پر آئیگا اُسمیں لکھا تھا کہ امیر المومنین عمر کی جانب سے در
یای نیل کو بعد حمد و صلواۃ کے معلوم ہو کہ اگر تو اپنی طرف سے خود بخود جاری ہوا ہے تو اب ہرگز
نہ جاری ہونا اور اگر تجھکو اللہ نے جاری کیا ہے تو تو اللہ سے عرض کر کہ تجھکو جاری کر دے آخر کو عمرو بن
عاص نے بمجرد پہونچنے کے اُس رقعہ کو دریا میں چھوڑا اور اُس روز اہل مصر نے اپنی کوچ کا دن
مقرر کیا تھا پس اُسیدن بموجب حکم خداوند تعالی کے لوگوں نے دریای نیل کو طغیانی پر ملاحظہ کیا
اور بارہ گز تک طغیانی ہو گئی اس دریا کی سات خلیج ہیں خلیج[1] اسکندریہ خلیج[2] دمیاط خلیج[3] سخا
خلیج[4] منف خلیج[5] الفیوم خلیج[6] سردوس یہ خلیج ہر وقت جاری رہتے ہیں تمام اطراف مصر کی زراعت
ان خلیجوں سے سیراب ہوتی ہے جس وقت کہ طغیانی دریای نیل کے اندازہ تک پہونچتی ہے ان
خلیجوں کو توڑ دیتے ہیں اور پانی رواں ہو جاتا ہے تاکہ تمام روئے زمین مصر دریائے نیل سے سیراب
ہو جاتی ہے اور جب وہ طغیانی نقص پذیر یعنی گھٹ جاتی ہے تخم ریزی کرتے ہیں اور رنگا
رنگ جانوروں کی ذریعہ سے سامان کشت کاری کا شروع کرتے ہیں اصل مخرج دریای نیل کا نجر
میں ہے
۵۰

الام بدنی سے شفا حاصل کرتے ہیں ہندی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایام خلافت مستعکل شامین دریاے
فرات کسیقدر چڑھا تھا اُسکی درمیان مین ایک انار کلان برامد ہوا اور حضرت کو دستیاب ہوا
جسوقت اُسکو توڑا اُسکے دانے بہت بڑے بڑے تھے حتی کہ درمیان اہل اسلام کی تقسیم
ہوئے اکثر علما کے نزدیک یہ روایت ثابت ہے کہ یہ انار بہشت کا تھا **عین اسکندریہ**
یہ چشمہ مشہور ہے اسمین ایک قسم کی سیپ ہوتی ہے جسکا گوشت پکا کر کھائی اور شوربا پئے سے
جذام کا مرض جاتا رہتا ہے - **عین البقر** - عکہ کے قریب ہے مسلمان اور نصرانی اور یہودی
لوگ اسکی زیارت کرتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جس گاؤ سے زراعت کی تھی وہ
گاؤ اسی چشمہ سے نکلی تھی اور اس چشمہ پر ایک مشہد ہے جسے لوگ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ
وجہہ علیہ السلام سے منسوب کرتے ہین - **عین جاجرم** یہ چشمہ مابین جاجرم اور اسفرائن کے واقع
ہے بعض فقہای خراسان کے نزدیک اس چشمہ مین خارشت والونکو غسل کرنا نہایت مفید ہے
عین جاج صاحب تحفۃ الغرایب کا کلام ہے جسوقت آسمانپر ابر نہ ہو تو اس چشمہ مین سے
ایک بوند پانی کی نہین ہوتی ہے اور اگر آسمانپر ابر ہوگا تو وہ چشمہ پانی سے لبریز ہوتا ہے اکثر لوگون
نے بچشم خود بارہا دیکھا ہے - **عین زراوند** - یہ چشمہ ملک ارمنیہ مین قریب بحیرہ کی ہے
اور یہ چشمہ بکثرت نافع ہے جو کوئی شخص یا جانور مجروح اس اثنا مین گذر کرے صحیح اور تندرست
ہو جاتا ہے ایسے طرح زخم وغیرہ کا آزار نہین رہتا ہے اکثر لوگ اس مجرب چشمہ پر دور دور سے آتے ہین
عین زغر - یہ چشمہ قریب بحر منیہ کے ہے منیہ اور بیت المقدس کے درمیان تین دن کی

جو شخص چاہے اپنی ہاتھ سے جسقدر منظور ہو اُونکو گرفتار کر سکتا ہے مگر یہ کیفیت سال بھر مین ایک
روز معہود مین ہوتی ہے **نہر فرات** - اسکا مخرج ارمنیہ ہے اور قالیقا سے ہے اور یہ نہر
پہاڑون مین ہوتی ہوئی قلعہ نجم اور دیگر مقامات سے لکھر غانہ مین پہونچی ہے اور یہان ہوکر اسکی
اسکی شاخین بطور مدور کی ہو جاتی ہے اور اس دریا سے اکثر باغ اور زراعت کی آب پاشی ہوتی ہے
آخر کو یہ دریا دجلہ سے جا ملا ہے بعض شاخین تو درمیان واسط کے ملحق ہوئی ہین اور بعض واسط
کے بالائی العراق مین اور بعض بصرہ مین اور دونا نہر فرات و دجلہ ایک ہوکر دریائے عظیم کی حیثیت
سے روان ہوکر دریای فارس مین جا گرتا ہے اس دریا کے اکثر فضایل مین روایت ہے کہ بہشت
سے چار نہرین نکلی ہین نیل فرات سیحون و جیحون جناب امیر المومنین حضرت مشکل کشا علیہ السلام
نے اس دریای فرات کی حق مین اہل کوفہ سے فرمایا کہ یا اہل کوفہ ان نہرکم ہذا انصب الیہ میزابان
من الجنہ یعنی اہل کوفہ یہ نہر فرات جو تمہی ہے اسمین دو نالیان بہشت سے ملی ہین اور وہان سے پانی
اسمین آتا ہے اور عبد الملک بن عمرو سے روایت ہے کہ فرات دریای بہشت مین سے ہے ورنہ لازم
تہا کہ اسکا پانی خراب و مضر ہوتا حالانکہ جو مریض اسکا پانی پیتا ہے اوسکو صحت ہوتی ہے حضرت
خداوند تعالی نے اس نہر پر فرشتونکو موکل فرمایا ہے تاکہ آفات مضرات کو اس نہر سے دور کرتے ہین
اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ اگر آب فرات نوش کرکے حمد خدا کی کرے تو البتہ
شفا ہوگی اور نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آب فرات بڑی برکت ہے اگر
لوگ اوسکی فیض کو جانتے ہرگز اس دریا کے کناری سے جدا نہ ہوتی اور اسمین غسل کرتے اور الادم

یگے گرمی سے پک جاتا ہے اور ایک حوض قریب اُس چشمہ کے ہے اُسمیں پانی اکٹھا ہوتا ہے
پس وہان کل مذہب کے مریض لوگ جاتی ہین اس چشمہ کے غسل کرنے سے شفا پاتی ہین۔

عین الغراب - سرزمین رُوم مین واقع ہے اکثروں کا مقولہ ہے کہ اِس چشمہ مین ایک مرتبہ غسل
کرنیسے سال بھر بیماری نہین ہوتی اور تمام سال چین و آرام سے گذرتا ہے۔ **عین ناطول**
اِس نام کا موضع سرزمین مصر مین واقع ہے اور وہان ایک غار ہے جسکے اندر سے پانی نکلتا ہے پس
جو اِس پانی کے چھین اُسکے اطراف زمین پر گرتے ہین اُسسے جو ہے پیدا ہوتی بعضے یہ بات چشم
دیدہ بیان کرتے ہین کہ یہان کی خاک کی عجب تاثیر ہے کہ ایک طرف مخصوص مین جو چھین اُدھر
گر پڑتی وہان تو فوراً جو پیدا ہوتے ہین اور دوسرے طرف خاک کی خاک ہے رہتے ہے

عین نہاوند - مصنف تحفۃ الغرایب نے لکھا ہے کہ دماوند کے نزدیک کوہستان مین
دریائی کو ہے سے ایک چشمہ نکلتا ہے جس سے شخص کو آب پاشی احتیاج ہوتی ہے تو وہ شخص
نزدیک اُس چشمہ کے بیٹھکر بالہان تمام کہتا ہے کہ مین پانی کا محتاج ہون بعد ازان اپنی زراعت
گاہ کے جانب جاتا ہے اور پانی اُسکی ساتھ ساتھ دوڑتا ہے جب اُسکی زراعت سیراب ہوجاتی
تب وہ شخص باواز بلند کہتا ہے کہ بس بس اب میری مراد پوری ہوئی اُسوقت پانی خود
بخود مسدود ہوجاتا ہے مصنف عجایب المخلوقات لکھا ہے کہ مجھسے ایک پیر مرد صوفی ساکن ہمدان
نے کہ صداقت مین ضرب المثل تھا فرمایا کہ زمانہ ماضی مین سلطان سیف الدین التمش بلاد جبال
کا حاکم تھا اور یہ گردنواح زیر حکومت رکھتا تھا ایک مرتبہ مع لشکر اُدھر گذر اراضی سے

راہ ہے زمر حضرت لوطؑ کی دختر کا نام ہے اُنہوں نے اِسی مقام پر وفات پائی لہذا اُنکے
نام سے مشہور ہوا - **عین سلوان** - یہ چشمہ بیت المقدس میں ہے اکثر لوگ اسکے کنارے پر
فروکش ہوتے ہیں ابن البیطار نے لکھا ہے کہ سلوان نام ایک محلہ بیت المقدس میں واقع ہے یہاں
باغات بکثرت ہیں جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وقف فرمائے تھے کہتے ہیں کہ اگر اس چشمہ
کا پانی کسی مغموم و حزین کو پلا دیں فوراً اُسکا غم و ہم مبدل بخوشی و فرحت ہو جاتا ہے **عین
سیاہ سنگ** - صاحب تحفۃ الغرائب کی تحریر ہے کہ جرجان میں ایک موضع ہے جسکا نام سنگ
سیاہ ہے اور وہاں پر ایک ٹیلہ پر چشمہ ہے جسکا پانی لوگوں کے مصرف میں آتا ہے اور جس راہ سے
کہ اس چشمہ کی طرف جاتے ہیں وہاں پر کیڑے بہت ہیں پس جو شخص وہاں سے چلا اور اتفاقاً پاؤں اُسکا
کسی کیڑے پر پڑ گیا تو اُسکا پانی تلخ ہو جاتا ہے عجیب تر حکایت سننے میں آئی ہے کہ اس گرد
نواح کی عورات جب اُس شہر چشمہ کا پانی لانا چاہتی ہیں تو تیس چالیس عورتیں جمع ہو کر ایک
شخص کو پیشتر سے بھیجتی ہیں کہ وہ جھاڑو سے راستہ صاف کر دے اور بعد ازاں خود عورتیں قطار
باندھ کر یعنی آگے پیچھے ہو کر چشمہ پر جا کر ظروف میں پانی بھر کر اسی طور سے واپس ہوتی ہیں اگر اتفا
قاً ایک عورت کا بھی پیر کسی کیڑے پر جا پڑا تو کل عورات کا پانی تلخ ہو جاتا ہے اور پھر وہ پانی پھینک
کر دوبارہ لانا پڑتا ہے - **عین عبداللہ آباد** - ہمدان اور قزوین کے درمیان عبداللہ آباد نام موضع
ہے اور وہاں ایک خم ہے وہیں چشمہ ہے جسکے پانی نکلنے میں بڑا جوش ہوتا ہے اور قد کے برابر اونچا
ہو کر نمود ہوتا ہے جس وقت تخم مرغ کو اُس پانی پر رکھتے ہیں تو وہ اسی جا قائم رہتا ہے اور پانی سے

زبان پر نہ لانا آخرکار مجاہد اور وہ یہودی دونو کنوئیں میں اُترے اور جاتے جاتے ہاروت ماروت
سے دوچار ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ گویا دو پہاڑ معکوس ہیں اوندھے اور ایڑی سے زانو تک
مسلسل زنجیر آہنی سے جکڑے ہوئے ہیں مجاہد نے یہ تماشا دیکھ کر بے اختیار اللہ جل شانہ کا نام
لیا اس نام کے سنتے ہی ہاروت و ماروت نے چاہا کہ زور سے زنجیر کو توڑ ڈالیں اُس وقت
مجاہد اور یہودی وہاں سے بھاگے جب ان دونو کا اضطراب کم ہوا اُس وقت یہودی نے مجاہد
سے کہا کہ کیوں تم ہماری نصیحت بھول گئے دیکھا کہ اس نام کے لینے سے اُن کو کیا اضطراب
ہوا اور قریب تھا کہ ہم لوگ ہلاک ہو جاتے آخرکار دونو آدمی وہاں سے باہر نکلے - **چاہ
برہوت** - حضرموت کے نزدیک واقع ہے یہ وہ کنواں ہے جس کے حق میں حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کنوئیں میں منافقوں اور کافروں کی ارواح
جمع ہیں اور یہ کنواں درمیان جنگل کے واقع ہے جناب امیر المومنین سے روایت ہے کہ
آپ نے فرمایا ابغض البقاع الی اللہ تعالی وادی برہوت فیہ ارواح الکفار والمنافقین
وفیہ بئر ماءہ اسود منتن یاوی الیہ ارواح الکفار یعنی دشمن ترین جگہوں کا خدا تعالی
کے نزدیک وادی برہوت ہے اور اُس جنگل میں ایک کنواں کالے پانی سے [illegible]
نہایت گندہ بو اور بیان کافروں کا مسکن ہے اصمعی کا بیان ہے کہ شام کے ایک شخص
حضرموتی نے بیان کیا کہ جب اس کنوئیں سے بو بدشدت آتی ہے تو علامت ہے کہ کوئی
شخص رئیس کفار سے مرنے والا ہے اور نقل کرتے ہیں کہ کوئی شخص رات کو اس جنگل میں

۵۷

ہمراہ تہا اُسکے اس پہاڑ کے قریب آ پہونچی اُسوقت ایک دہقان سے ملاقی ہوئی جسنی

بآواز بلند پکارا کہ یہاں تمام دنیا سے عجب تر ایک چیز ہے اِدہر آ اُو تماشا دیکہو آخر بادشاہ

نے اُدہر قصد کیا بہوڑا اکالا ڈہلوگ جیسے ہم رکاب تہے آخر اُس مرد دہقان نے دریا

کو دیکہ کر زبان فارسی مین پکارنا شروع کیا کہ جو وگندم کو ہری پانی درکار ہے پس

اس صدا کے ہوتی ہی پانی بڑی زور شور سے روان ہوا اور بعدہ جب کثرت سیراب

ہو چکی تو پکارا کہ بس کر اب حاجت ہماری برای فوراً وہ پانی بیٹہ گیا بادشاہ کو بہت

تعجب ہوا اور وہ سمجہا کہ یہ بات فقط اِسی شخص کے زبان کی تاثیر سے ہوئی لیکن خوب

تجربہ کیا تو دیکہا کہ تمام وہان کی خلایق کے اِسی طرح کی حاجت روائی ہوتی ہے

جب ہمنی سنا ہمکو یقین نہ آیا اُسی شیخ کی قسم کہا کی لیا یہ ماجرا اپنی اپنی آنکہ سے دیکہا

ہے۔ **چاہ بابل**۔ امش نے لکہا ہے کہ ایک شخص مجاہد نام تہا جسکو یہ عادت ہوگئے

تہی کہ جس عجائبات کا نام سنا جبتک دیکہہ نہ لیا صبر نہ کرتا الغرض بمقتضای اسی عادت

معہود کے مجاہد کا بابل مین گذر ہوا حجاج سے ملاقات کی اُسکے تمنای دلی دریافت

کیا مجاہد نے جواب دیا کہ ہاروت وماروت کے دیکہنی کا مشتاق ہون پس حجاج نے پسر

جالوت سے فرمایا اور جالوت نے کسی مرد یہود کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہاروت وماروت

کے پاس لیجا آخر اُسنے مجاہد کو ہمراہ لیکر اب چاہ پر پہونچا دیا اور کنوین سے پتہر کی سِل

اُدہر تہا کہ مجاہد سے کہا کہ اب اندر تشریف لیجاؤ اور اُدہر کو دیکہو اُو مگر اس دریاو مین خدا کا نام زبان

اور تمام پانی اوسکا نکال ڈالا اوسوقت ایک پتہر نظر آیا جب اوسے اوٹھا کر دیکھا تو اوسکی نیچے ایک بال تہا کہ جسمین گیارہ گرہین لگی تہین پس لوگون نے اوسکو نکال کر جلادیا فوراً حضرت نے شفا پائی پس اللہ تعالے نے گیارہ آیتین نازل فرمائین یعنی صورہ قل اعوذ برب الفلق و اعوذ برب الناس ۔ **چاہ غرس** ۔ یہ مبارک کنوان مدینہ منورہ مین ہے حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کنوین سے بہت تعریف فرمایا کرتی تہے اور اس کنوین کو مبارک جانتی تہے حضرت لعاب دہن اپنا اسمین چہوڑا تہا روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کنوین کے حق مین فرمایا ہے کہ یہ کنوان منجملہ چشمہ ہای بہشت کے ہے اور ابن عمر رضی اللہ تعالی حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حکایت بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ انحضرت اس کنوین کے جگت پر بیٹہی تہے فرمایا کہ منی ایک شب خواب مین دیکہا تہا کہ مین ایک چشمہ پر بیٹہا ہے بہشت سے بتا ہون پس وہ چشمہ یہ ہے **چاہ یوسف صدیق** یہ کنوان ہے جہان حضرت یوسف علیہ السلام کو اوسکی ساتہیون نے گرایا تہا کہتی ہین کہ یہ چاہ اردن کے زمین پر واقع ہے نابلس اور طبریہ سے چار فرسخ کی فاصلہ بر جانب دمشق کے ایک سنگ علیم پر واقع ہے بعضے کے نزدیک حضرت یعقوب علیہ السلام کا مکان مقام نابلس تہا جو سرزمین فلسطین پر واقع ہے اور جس کنوین مین حضرت یوسف علیہ السلام گرایی گیے تہے وہ درمیان فلسطین اور نابلس کے ہے اور اوس مقام کا نام سنجل ہے اور یہ کنوان گذرگاہ عام ہے **چاہ زم زم** یہ کنوان

ایا اوس نے تمام رات اس کنوین سے {یا دومہ} کی آواز سنی پس اوسنے یہہ بات کسے
اہل علم سے بیان کی عالم مذکور نے جواب دیا کہ بیان جوار رواح کفار رہتی ہے اوسکی محل
کا نام دومہ ہے ایک اور شخص کا بیان ہے کہ راوی ایک مرتبہ برہوت کی جنگل مین جا نکلا
اوسوقت اوسکی ہمراہ ایک حاملہ عورت بہی تہی ناگاہ طلوع آفتاب کے وقت ایک ایسے
سخت آواز مہیب اس جنگل سے پیدا ہوئی جسکو سنکر اوسکا اسقاط حمل ہو گیا - **چاہ بیژن** در
بند کے نزدیک واقع ہے یہہ وہ کنوان ہے جسمین افراسیاب بیژن بن گودرز کو محبوس
کیا تہا اور اوسکے دہانہ پر بڑا بہاری پتہر رکہدیا تہا اخر رستم نے رات کے وقت ہوکر وہان
یکے اگاہ پاسبانونکو مار ڈالا اور بیژن کو رہا کیا اور ایران لیگیا اور یہہ قصہ بہت مشہور ہے
چاہ ذوران اسکا نام چاہ کلی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک وقت
حضرت رسالتماب پر جادو کیا گیا اور سخت بیمار ہوے اوسی حالت بیماری مین آپ
پر غنودگی ہے ای اور آپ نے دو فرشتونکو دیکہا کہ سربالین اور دوسرا زیر بالین ایستادہ
ہے پس پائین والی نے سرہانی والے سے کہا کہ کونسی علت واقع ہوئی اوسنے جواب
دیا کہ آپ پر جادو ہوا ہے اوسنی کہا کہ کسنے جادو کیا اوسنے جواب دیا کہ لبید بن اعصم
یہودی نے یہہ فعل کیا ہے اوسنی کہا کہ کس مقام پر یہہ عمل کیا گیا ہے منی طب جواب
دیا کہ چاہ کہلی مین پتہر کے نیچے پس جسوقت حضرت بیدار ہوئی وہ سب باتین جناب امیر المومنین
علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور عمار بن یاسر اور نیز گروہ صحابہ اوس چاہ پر آئی

بشارت ہوئي کہ چاہ زمزم کنده سرد اونہون نے کہا کہ زمزم کیا چیز ہے جواب ملا کہ لا ینزف
ولا یہدم یسقي الحجیج الاعظم وهي بین الفرث والدم عند نقرة الغراب الاعصم یعني نہ ٹوٹے
سرد تم ایسے کام کو کیونکہ اس کنوین مین سے قافلہ ہائي حجاج سیراب ہونگي اور وہ کنوان
سرگین اور لہو کے بیچ ہے پتا پڑا ہے جہان کوا اپنی منقار سے کہود رہا ہے پس عبد المطلب بیدار
ہو کر مع اپنی فرزند کے حرب کي روانہ ہوئي کیا دیکہتی ہین کہ ایک کوا اپنی منقار سے زمین
کہود رہا ہے پس عبد المطلب نے اوس مقام پر کہودنا شروع کردیا پس کنوان ظاہر ہوا
اور پانی پیدا ہوا پس قریش نے دعوي شرکت کا کیا اور عبد المطلب سے کہا کہ یہ کنوان
ہماري والد اسمعیل اور ہماري والدہ بي بي ہاجرہ کا ہے اور ہمارا استحقاق اس پر بخوبي ثابت
ہے پس اس مقدمہ کے انفصال کے واسطے ایک کاہن کو قبیلہ بنی سعد سے حکم کیا اور
اوسکے طرف چلے اثنائي راہ مین پانی جو ہمراہ تہا خرچ ہو گیا اور تشنگی غلبہ کیا یہان تک کہ سب
کي زبان نکل پڑي اوسوقت عبد المطلب کے موزہ کے نیچے سے چشمہ جاري ہوا اور اوسنے
اون لوگون کي تشنگي بجہائي پس لوگون نے اقرار کیا کہ درحقیقت حق تعالی نے اوس کنوین
کو تمہاري حصہ مین پیدا کیا ہے ہم لوگون کا کچہ حق نہین ہوسکتا تخصیص جسطرف سے تجہي اس
جنگل مین پانی ملا اوسنے چاہ زمزم بہي تیري ہي حصہ مین ظاہر فرمایا ہے پس وہ
لوگ قایل ہوئي چلي گئے اور عبد المطلب نے چاہ زمزم کہودنا شروع کیا درمیان چاہ کے سونے
کي دو ہرن اور قلعي کي تلوارین جو اوسکي دادا نے دفن کي تہین ہاتہ لگین اور یہ تیار اوسوقت

مبارک مشہور ہے اس کنوین کا عمق لب چاہ سے نیچے تہ تک ۷۸ گز کا ہے اور اس کنوین سے شہر کوہ
تک جہان کہ ... نزول ہوا گیا ہے بیارہ گز ہے زمزم پر ایک قبہ ہے جو درمیان حرم کی کعبہ ہے
نزدیک باب الطواف برابر دروازہ کعبہ کے حدیث مین کہا ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ جسوقت حضرت
اسمعیل اور اونکی والدہ حاجرہ کو کعبہ مین تنہا چھوڑ کر آپ خود چلنے لگے اوسوقت حاجرہ علیہ السلام
نے کہا کہ مجھی اور میری فرزند کو یہان کسکے بہروسہ پر چھوڑی جاتے ہو حضرت ابراہیم نے جواب
دیا کہ خدا کی توکل پر پس حاجرہ نے حسبنا اللہ کہکر اپنی پاس اسمعیل کو بٹھالیا اور جسقدر پانی
پاس تہا اوسکے پلانے سے حضرت کی پیاس بجھائی جب پانی نہ رہا اور حضرت اسمعیل پر پیاس کا
غلبہ ہوا مہر مادری سے لاچار ہوکر حاجرہ نے حضرت کو ایک گوشہ مین بٹھاکر پانی کی جستجو کی
کے واسطے صفا کی طرف راہ لی اور وہان جاکر مدت تک ڈہونڈہا مگر پانی نہ پایا اور نہ کوئی
شخص نظر آیا وہانسے پھر مروہ کی طرف تشریف لائین وہان بہی تلاش آپ کر رہین تہین کہ ناگاہ
جیوان درندہ کی آواز سنی اوسوقت بچہ کی محبت سے اوس آواز سے خوفناک ہوکر
فوراً حضرت اسمعیل کی طرف آئین یہان آکر کیا دیکہتی ہین کہ اونکی قریب ایک چشمہ پانی کا روان
ہے پس جھٹ پٹ سے حاجرہ نے تہوڑی سی مٹی لیکر پانی کے گرد منڈیر باندہ دی
تاکہ ادہر اودہر بہہ نہ جاوے کہتے ہین کہ یہ چشمہ حضرت اسمعیل کے گردنکے نیچے سے جاری
ہوا اور اگر بی بی حاجرہ مٹی سے گرد کے راہ مسدود نہ کرتین تو یہ چاہ زمزم چشمہ کیطرح جاری
ہوتا امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ عبد المطلب سے حجرہ مین سوتے تہے ناگاہ اونہین

و پیاز و مولی یا جو چیزیں کہ بدبو دار ہوں اور ڈکار جیسے اُس سے بدبو دار آدمی ہرگز نہ
کہائے فائدہ ۳ وظائف وعملیات وغیرہ پڑھنے میں تقرر وقت بہت ضرور ہے پہلی روز
جس وقت شروع کری تا اختتام اُس وقت کا التزام رکہے فائدہ چوتھا تعین مکان سے
اسمیں بہت ضرور ہے اختلاف مکان بلا عذر ہرگز جائز نہیں ایک ہی مصلے پر پڑھا کری جائز
پہلے روز اتفاق ہو فائدہ ۵ شروع کرنا عمل کا عروج ماہ میں بہتر ہے زوال ماہ سے فائدہ ۶
عالموں کے نزدیک تمام سال کے مہینے تین قسم کے ہیں ثابت منقلب و جسد ثابت مہینوں میں
وظیفہ و نماز اپنی فائدہ کا اور منقلب میں نقصان دشمن کا اور دو جسد میں دونوں پڑھنا مقرر ہے
اور تعین اسکا از روی شمسی مہینوں کی اس وجہ سے ہے کہ خدای تعالی نے برجوں میں داخل
خارج ہونے سیاروں کو ایسے ایسے امورات میں تاثیر دی ہے چنانچہ ثابت مہینے اگہن بیساکھ
جیٹھ بھادوں اور منقلب مہینے کاتک ماگہ ساکہ ساون اور دو جسد کنوار پوس چیت اساڑہ
ہیں - فائدہ جہاں آخر شب مہینے کی یا پو جر روز لکہا ہے وہاں اُنتیسویں شب یا روز سمجہنا
چاہیے اسواسطے کہ اگر اُنتیسویں کو رویت ہلال ہو جاوے تو مطلب فوت نہ ہووے اور اگر
رویت نہو تو دوسری روز سے عمل کرنا چاہیے کہ عمل کرنے سے کچھ نقصان نہیں ہے فائدہ ۸
جس دعا کا نام لکہا ہے وہ نام العاطنیت میں شامل کرکے زبان سے کہنا چاہیے فائدہ ۹
جو صورت کہ نماز میں لکہی ہے اگر حفظ نہووے تو بجای اُسکی تین بار سورہ اخلاص پڑھنا کافی ہے

آداب دعا کا بیان - ای عزیز با تمیز جان تو کہ تضرع و زاری سے دعا کرنا منجملہ

دفن ہوئے تھے ہلکہ آپ نے ملہ سے کوچ کیا تھا پس ان چیزوں کی سبب سے باب کعبہ اور سقایہ حاج عبد المطلب نے تعمیر کیا اسکا پانی تشنہ کو سیراب کرتا ہے — بعضلہ بیان بہاروں اور نہروں اور چشموں اور کنوؤں کا تمام ہوا واللہ الموفق للصواب —

باب ساتواں قواعد ضروری و آداب دعا و اشارات مفیدہ کے بیانمین

پہلا قواعد ضروری کے بیانمین — اے عزیز بانمیز جان اسبات کو کہ قبولیت دعا اور اعمال مین بڑی تاثیر ہے اکل حلال یعنی رزق حلال جہانتک ممکن ہو پیدا کرے حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاک کر کہانا اپنا تا دعا تمہاری قبول ہو گیا ہے کہ اگر ایک لقمہ رزق حرام سے کسے پیٹ مین جاتا ہے تو چالیس روز تک اوسکی دعا قبول نہین ہوتی اور صدق مقال یعنی سچ بولے جھوٹہ بولنے سے پرہیز کرے جو کوئی جھوٹہ بولتا ہے اوسکی زبانسے تاثیر باقی رہتی ہے دقت پڑھنے کے رجوع قلب کرے اور وسواس شیطانی اور خیالات دنیاوی کو دلسے دور کرے اور ابتدا سے انتہا تک اپنی مطلب کو دہیان رکہے ورنہ فایدہ نہ ہوگا قاعدہ ۲ جو وظیفہ و نماز کے ایام مدت واسطے کسے مطلب کے پڑہے تو ترک حیوانات جلالی و جمالی و مکروہات ضرور کرے یعنی کہانا ان چیزونکا چھوڑدے جلالی یہ ہے جیسے گوشت وہ مچھلی وانڈا و شہد و سنگ و چونہ سیپ کا جمالی یہ ہین جیسے چربی گھی دودہ دہی مالای مکروہات یہ ہین جیسے ہینگ لہسن

پانچوان ادب یہ ہے کہ دعا خشوع و خضوع اور حضور قلب سے کرے اور دعا کی تکرار
کرے کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو دل غافل ہو اوسکی دعا نہین سنی جاتی چھٹا
ادب یہ ہے کہ دعا مین لجاجت اور تکرار کرے اور لگا رہے دعا کرنا نہ چھوڑے یہ نہ
کہے کہ بہت دفعہ مینے دعا کی اور قبول نہ ہوئی اسواسطے کہ قبولیت کا وقت اور
اوسکی مصلحت خدا ہی جانتا ہے جب دعا قبول ہو تو یہ کہنا سنت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور اگر دعا قبول ہونمین دیر لگی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ
ساتوان ادب یہ ہے کہ دعا سے پہلے تسبیح اور درود پڑھے اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم دعا سے پہلے یون فرماتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی الْوَھَّابِ اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دعا سے پہلے درود پڑھیگا اوسکی دعا
مقبول ہوگی حق سبحانہ کیواسطے بڑا کریم ہے ایسا نہین کہ دعا دونین سے ایک کو قبول کرے
اور دوسری کو رد کرے یعنی درود قبول فرمائی اور اصل مقصد نہ لائی اٹھوان ادب
یہ ہے کہ دعا سے پہلے توبہ کرے گناہونسے قدم باہر دھرے دلکو بالکل خدا کی حوالہ کردے
اسواسطے کہ اکثر دعاونکی رد ہونیکا سبب دل کی غفلت اور گناہونکی ظلمت ہوتی ہے حضرت
کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ مین کال پڑا حضرت موسی علیہ
السلام اپنی تمام امت کی ساتھ تین مرتبہ دعای باران کواسطے نکلے دعا نہ قبول ہوئی وحی
آئی کہ ای موسی تمہاری گروہ مین ایک شخص چغل خور ہے جبتک وہ رہیگا مین دعا نہ قبول

بفرمان اپ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا عبادتونکا مغز اور خلاصہ
ہے اسکا سبب یہ ہے کہ عبادت سے عبودیت مقصود ہے اور عبودیت اسے سے ہوتی ہے
کہ بندہ اپنی شکستگی اور عاجزی اور خدا کی قدرت وعظمت دیکھے اور جانے اور دعا مین یہ
دونو باتین ہین اور تضرع وزاری جسقدر زیادہ ہو بہتر ہے ایسہ ادب دعا مین نگاہ رکہنا چاہیے
پہلا ادب یہ ہے کہ بزرگ وقت مین دعا کرنیکی کوشش کوشش کرے مثلاً عرفا رمضان
مبارک جمعہ صبح کا وقت رات کا درمیان دوسرا ادب یہ ہے کہ بزرگ حالات کو نگاہ
رکہے جیسے غازیونکی جنگ کرنیکا وقت اور وقت باران اور نماز فریضہ کا وقت اسواسطے
کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ان وقتون مین آسمان کے دروازے کہولدے جاتے ہین ایسے
اذان اور تکبیر کے درمیان اور روزہ دار ہونیکی حالت مین اور اوس وقت جب دل
بہت رقیق ہو اسواسطے کہ دلکی رقت ورحمت کہلنے کی دلیل ہے تیسرا ادب یہ ہے
کہ دونو ہاتہہ اوٹہاے اور اخر منہہ پر اوتارے اسواسطے کہ حدیث شریف مین ایا ہے
کہ حق تعالے اس بات سے بہت بزرگ ہے کہ جس ہاتہہ کو اوسکی طرف اوٹہاوین اور
وہ اوسے خالی پہیرے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی دعا مانگیگا
تین چیزونسے خالی نہ رہیگا یا اوسکا گناہ معاف فرمایا جاویگا یا فوراً کوئی چیز اوسے ملیگی
یا اٰیندہ چوتہی ادب یہ ہے کہ دعامین وبدعا نہ کرے بلکہ دل اسی بات پر جماے کہ خواہ
نخواہ قبول ہوگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اُدعُوا اللّٰہَ وَاَنتُم مُوقِنُونَ بِالاِجَابَۃِ

چوتھا کلمہ توحید یہ ہے لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي
ويميت وهو حي لا يموت ابدا ابدا ذو الجلال والاكرام بيده الخير وهو على كل شيء قدير
ترجمہ نہیں ہے کوئی معبود سوا خدا کی ایک ہے وہ نہیں ہے شریک اوسکا اوسی کی باد شاہی
ہے اوسی کو ہے سب تعریف وہی ہے جلاتا ہے اور وہی ہے مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے
کہ نہیں مریگا ہمیشہ ہمیشہ تو صاحب بزرگی اور بخشش کا ہے اوسکی قبضہ میں ہے بھلائی اور برائی
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پانچواں کلمہ ردکفر یہ ہے اللهم اني اعوذ بك من ان اشرك
بك شيئا وانا اعلم به واستغفرك لما لا اعلم به تبت عنه وتبرأت من الكفر والشرك
والكذب والغيبة والبدعة والنميمة والفواحش والبهتان والمعاصي كلها واسلمت واقول
لا اله الا الله محمد الرسول الله ۔ ترجمہ اے الہ اپنا پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساتھ اسبات
کی کہ شریک کروں تیرا ایسے چیز کو اور جس گناہ کو میں جانتا ہوں اور جسکو نہیں جانتا اوسکی معافی
تجھ سے مانگتا ہوں توبہ کی میں نے اس سے اور بیزار ہوا میں کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ
سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بدکاریوں سے اور بہتان سے اور سب گناہوں سے اور اسلام
لایا میں اور کہتا ہوں میں نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اوسکی ہیں کلمہ
استغفار یہ ہے استغفر الله ربي من كل ذنب اذنبته عمدا او خطأ سرا او علانية و
اتوب اليه من الذنب الذي اعلم ومن الذنب الذي لا اعلم انك انت علام الغيوب
وستار العيوب وغفار الذنوب ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ۔ ترجمہ

کرونگا حضرت موسے علیہ سلام نے عرض کی کہ خداوندا کون شخص ہے بتلا کہ میں اوسے نکال دون
ارشاد ہوا کہ میں چغل خوری سے منع کرتا ہون خود کیون بتلاؤن حضرت موسے علیہ السلام
نے فرمایا کہ سب لوگ غمازی سے توبہ کرین غرض سبھون نے توبہ کی جب باران رحمت
نازل ہوا مالک ابن بیاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ایک بار بنی اسرائیل مین قحط پڑا لوگ
بار ہا لوگ بار ہا دعائے باران کے واسطے گئے دعا نہ قبول ہوئی اونکے پیغمبر پر وحی آئی کہ
ان لوگون سے کہہ کہ تم دعا کے واسطے ایسی حالت مین نکلے ہو کہ تمہارے بدن نجس اور پیٹ
حرام سے بھرے ہوئے ہین اور ہاتھ خون ناحق مین الودہ ہین ایسے لوگون سے میرا غصہ بہت اور
زیادہ ہو میرے سامنے سے دور ہو۔ **اشارات معنیہ کے بیانمین پہلا کلمہ طیب ہے** یہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ترجمہ یعنی نہین ہے کوئی معبود سوائے اللہ کی اور محمد
بھیجے ہوئے اللہ کے ہین **دوسرا کلمہ شہادت** یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ گواہ ہے دیتا ہون مین یہ کہ کوئی لائق
بندگی کے نہین مگر اللہ وہ اکیلا ہے نہین ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد صلی
اللہ علیہ واٰلہ وسلم اوسکے بندہ اور اوسکے رسول ہین **تیسرا کلمہ تمجید** یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ ترجمہ
پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطے اللہ کی ہے اور نہین کوئی معبود سوائے خدا کی اور اللہ
بزرگ ہے اور نہین ہے طاقت اور قوت مگر توفیق سے خدای بلند بزرگ کے ۔۔۔ ٦٠

مجھکو بیشک حال یہ ہے کہ گناہونکو کوئی نہین بخشتا مگر تو پس بخشدی مجھکو تو بخشنی کا حق
جیساکہ ہے اور رحمت کر مجہپر تحقیق تو ہے بخشنیوالا مہربان **ایمان مفصل یہ ہے** اٰمَنْتُ
بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
ترجمہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اوسکے فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور دن قیامت
اور ایمان لایا مین اسبات پر کہ نیکی اور بدی سب اللہ کی طرف سے ہے اور ایمان لایا مین
جی اوٹھنی پر بعد مرنیکے **ایمان مجمل** اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ہُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ
اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ **ترجمہ** لایا مین اللہ پر جیسے کہ اوسکی سب نام اور صفات
ہین اور قبول کیا مین اوسکے سب حکمونکو اقرار کرتا ہون زبان سے اور تصدیق کرتا ہون دل سے
لفظ لاحول سے یہ مراد ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور لفظ درود
شریف سے یہ مراد ہے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اور لفظ استغفار سے یہ
مراد ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور سورہ معوذتین سے
یہ مراد ہے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے ۔

باب اٹھوان حق تعالی کے ذکر و تسبیح و تہلیل و تحمید و استغفار و درود شریف و دعا کی فضایل کے بیان مین

ای عزیز باتمیز جان تو کہ حق تعالی کو یاد کرنا سب عبادتون کا خلاصہ اور جان ہے اسواسطے
نماز اسلام کا عمود ہے اوسمین ہر یاد الہی مقصود ہے چنانچہ حق تعالی نے ارشاد فرمایا ہے

بخش جانتا ہون مین پروردگار اپنے کیے سب گناہون سے کہ جو جان کر کیے ہین مین نے اور جو
ہوے ہے کیسے ہی ہوے باطن ہر اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی اوس گناہ سے کہ جسکو
مین جانتا ہون اور اوس سے کہ جسکو مین نہین جانتا ہے پروردگار تحقیق تو ہے عیبونکا ڈہکنے
والا اور گناہونکا بخشنے والا اور دلونکا کہولنے والا اور نہین ہے طاقت اور قوت مجھکو
مگر ساتھ اللہ بزرگ اور برتر کے یہانتک کہ پانچو کلمہ اور کلمۂ استغفار تمام ہوے اسکے بعد دعاے
سید الاستغفار پڑھی جاتی ہے اگرچہ اس دعا کے بڑے فائدے اور بہت سے فضایل ہین لیکن بنظر
طوالت اسیقدر لکھنا کافی سمجھا جو مسلمان یقین سے اس دعا سید الاستغفار کو دن مین پڑھے
اور اوسدن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو شخص رات مین پڑھ کر
اوسی رات مین مرجاوے فجر سے پہلی وہ جنتی ہے یہ روایت بخاری شریف مین شداد
بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے۔ **دعاے سید الاستغفار** اَللّٰہُمَّ
اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَہْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً وَّارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ترجمہ اے میرے اللہ تو
میرا رب ہے کوئی معبود نہین مگر تو۔ پیدا کیا تونے مجھکو اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد
پر ہون اور تیرے وعدہ پر جسقدر مین طاقت رکھتا ہون پناہ مانگتا ہون مین تیرے ساتھ
برائی سے اوس چیز کے کہ مین نے کی اور اقرار کرتا ہون مین اپنے گناہونکا بس بخشدے

تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ یعنے اوسے
یاد کر زاری اور حراص سے اور پوشیدہ صبح و شام کو اور کسیوقت غافل نہ ہو جناب رسول مقبول
صلعم سے لوگون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ سب کامونمین کون کام افضل ہے اپ نے فرمایا کہ
مرتے وقت ذکر الہی سے تر زبان ہو جناب رحمة اللعالمین نے فرمایا کہ خداوند کریم کے نزدیک
جو کام بہترین اعمال اور مقبول ہے اور تمہارا بزرگ ترین درجات ہے اور سونا چاندی صدقہ
دینے سے بہتر ہے اور خدا کے دشمنون کے ساتھ اسطرح جہاد کرنے سے بہت بہتر ہے
کہ تم اونکی گردنین مارو وہ تمہاری گردنین کاٹین اوس کام سے مین تمہین آگاہ کرون جان
نثارون نے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد فرمائیے وہ کیا کام ہے اپ نے فرمایا ذکر الہی
یعنے حق تعالی کو یاد کرنا اور آپ نے فرمایا ہے کہ جسکو میرا ذکر دعا مانگنے سے باز رکھیگا
میرے نزدیک اوسکا انعام اور اوسکو عطا کرنا مانگنے والونکے انعام اور عطا سے بہتر ہے اور فرمایا
کہ خدا کو یاد کرنیوالا غافلونمین ایسا ہے جیسے مردونمین زندہ ہے اور جیسے سوکھی گھاس مین ہرا درخت
اور جہاد سے بھاگنے والون مین غازی ثابت قدم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا قول
ہے کہ اہل جنت کو کسی امر پر حسرت نہ ہوگی مگر دنیامین جو ساعت یاد الہی سے غفلت مین
اوسپر گذری ہوگی اوسپر حسرت ہوگی **تسبیح تہلیل تحمید صلواة استغفار کے فضایل
کے بیانمین** — رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ بندہ جو نیکی کرتا ہے اوسے قیامت
کے دن ترازو مین رکھینگے مگر لا الہ الا اللہ کہ اگر اسے میزان مین رکھین تو سات زمین اور سات

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ یعنی بیشک نماز باز رکھتی ہے بدی اور
برائی سے اور ہر اینہ ذکر الٰہی کا بہت بڑا ہے سب عبادتون سے اسواسطے افضل ہے کہ وہ کلام خدائے
عز و جل ہے حق تعالیٰ کے یاد دلاتا ہے اور جو کچھ اوسمین ہے خدا کے ذکر کی نمازہی کا سبب اور
واسطہ ہے اور روزہ سے شہوت اور خواہش کا توڑنا مقصود ہے دل جب ہجوم شہوت سے نجات
پاتا ہے صاف ہو کر حق تعالیٰ کے پہرنے کا مقام بن جاتا ہے اسواسطے کہ جبتک دل شہوتون
اور خواہشون سے بھرا ہوا ہے اوس سے ذکر الٰہی ناممکن ہے اور ذکر اوسمین موثر نہین ہوتا
اور حج جو زیارت خانہ خدا کا نام ہے اوس سے صاحب خانہ کی یاد اور اوسکی ملاقات کا
شوق کا برپا کرنا مقصود ہے تو ذکر الٰہی سب عبادتون کا سر اور خلاصہ ہے بلکہ اسلام کی
اصل اور جڑ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور یہ بہی ذکر ہے اور عبادتین اس ذکر کے تاکید اور مضبوط
کرنیوالی ہین اور تیری ذکر کا ثمرہ یہ ہے کہ خدا تجہی یاد کرتا ہے اس سے زیادہ ثمرہ اور نتیجہ کیا ہے
اسواسطے ارشاد فرمایا فَاذْکُرُوْنِیْۤ اَذْکُرْکُمْ یعنی تم مجہے یاد کرو تاکہ مین تمہین یاد کرون خدا کو
ہمیشہ یاد کرنا چاہیے اگر ہمیشہ نہ ہو تو اکثر اوقات ہو کہ اوسی فلاح اسکے ساتھ وابستہ ہے اِ
سیواسطے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنی فلاح کی امید رکہتے
ہو تو کثرت ذکر اوسکی کنجی ہے بہت ذکر کرو تہوڑا سا نہین اکثر اوقات کہ وگاہ گاہ نہین اسواسطے
فرمایا ہے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ اون بندون کی تعریف فرمائی ہے
جو کہڑے بیٹہے سوتے بہی اوسکی یاد سے غافل نہین ہوتے اور فرمایا وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ

او

اوس نے عرض کی کہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فجر کی
نماز سے پہلے سو بار روز پڑھا کرنا کہ دنیا خواہ مخواہ تیری طرف متوجہ ہو جاوے اور حق تعالیٰ ہر کلمہ سے ایک ایک
فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ قیامت تک تسبیح کرتا ہے اور اوسکا ثواب تجھے ملیگا اور فرمایا ہے کہ یہ کلمات باقیات
صالحات ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اور فرمایا کہ میں ان کلمات کو کہنا ہوں اور
جو چیزیں کہ روشن آفتاب کے نیچے ہیں اونسے بہت دوست رکھتا ہوں اور فرمایا خدا کے نزدیک یہی چار کلمے
سب کلموں سے بہتر ہے اور فرمایا ہے کہ دو کلمے ہیں کہ زبان پر سبک اور میزان میں گران ہیں اور خدا کے
نزدیک دوست اور محبوب ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ فقراؤں نے رسول مقبول صلی اللّٰه
علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللّٰہ آخرت کا ثواب تو سب امیروں نے لے لیا اسواسطے کہ جو عبادت
ہم کرتے ہیں وہ وہ بھی کرتے ہیں اور اوسکے سوا وہ صدقہ بھی دیتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں دے سکتے
آپ نے فرمایا کہ تمہیں فقرا کے سبب سے ہر تسبیح و تہلیل اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر امر معروف و نہی
منکر بھی اسیطرح سے صدقہ ہے اور اگر کوئی تم سے ایک لقمہ اپنے عیال اطفال کے منہ میں دیتا ہے وہ
بھی صدقہ ہے الحاصل جان تو کہ درویش کے حق میں تسبیح اور تہلیل کی فضیلت اس سبب سے زیادہ ہے
کہ اوسکا دل دنیا کی ظلمت کے سبب سے تاریک نہیں ہوتا اور بہت صاف ہوتا ہے ایک کلمہ جو وہ کہتا ہے اوس
تخم کے مثل ہوتا ہے جو پاک زمین پر ڈالا جاوے بہت اثر کرتا ہے اور بہت ثمرہ دیتا ہے اور جو ذکر
اوس شخص کا ہوتا ہے جو دنیا کی خواہشوں سے بھرا ہوا ہے وہ ایسا ہے جیسے وہ بیج ناہموار زمین میں بویا جاوے کہ اوسکا
اثر کمتر ہوتا ہے **درود شریف کا بیان** رسول مقبول صلی اللّٰه علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے

اور ساتوں آسمان اور جو کچھ اون میں ہے اون سب سے زیادہ ہوگا اور فرمایا ہے کہ لا اله الا الله کہنے
والا اگر اسمیں سچا ہے یعنی صدق دل سے کہتا ہے اور زمین کی خاک کے برابر کثرت سے
گناه کیتا ہے تو بھی اوسکے بخشے جاینگے اور فرمایا کہ جس نے خلوص سے لا اله الا الله کہا وہ جنت
مین جایگا اور فرمایا ہے کہ جو لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد
وهو علی کل شیء قدیر ہر روز سو بار کہے تو دس بندے آزاد کرنے کے برابر ہے کہ اوسنے آزاد
کیے اور سو نیکیاں اوسکے نامہ اعمال مین لکھی جاینگی اور سو گناه مٹائی جاینگی اور
رات تک یہ کلمہ شیطان سے اوسکے لیے حصار ہوگا صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ
کہیگا اوسنے گویا فرزندان اسمعیل علیہ السلام مین سے چار بندے کو آزاد کیا تسبیح اور تحمید
کا بیان رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایک دن مین سبحان الله وبحمده سو بار کہے
اوسکے تمام گناه بخش دیے جاینگے اگرچہ کثرت مین دریا کے جھاگ کے برابر ہوں اور فرمایا ہے
کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد تینتیس بار الحمد لله اور تینتیس بار الله اکبر کہے پھر بعد سو کو
اس کلمہ سے پورا کرے لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر تو اوسکے سب
گناه بخشے جاینگے اگرچہ کف دریا کے برابر ہوں روایت ہے کہ ایک مرد رسول مقبول
صلی الله علیه وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول الله دنیا نے مجھے چھوڑ دیا ہے
تنگ دست اور محتاج اور عاجز ہو گیا ہوں میری کیا تدبیر ہے آپ نے فرمایا تو کدھر ہے ملائکہ
کی اوس صلواة اور خلق کی اوس تسبیح سے تو کیا بے خبر ہے جسکی بدولت وہ روزی پاتی ہیں

نہ ہوروز بیچ پائیگا اور فرمایا ہے کہ مین دن بہر مین ستر بار توبہ اور استغفار کرتا ہون ر
سول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تہا تو معلوم ہوا کہ اور ونکو کسے وقت توبہ اور استغفار سے
خالی رہنا نہ چاہیے اور فرمایا ہے کہ جو کوئی سوتے وقت تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَا
اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کہے اوسکے سب گناہ بخشدی جاتے ہین اگرچہ کثرت مین دریا
کے جہین اور ریگ میدان کے ریت اور درخت کے پتون اور دنیا کے دنونکے برابر ہون اور
فرمایا ہے کہ جو بندہ گناہ کرتا ہے اور خوب طہارت کرکے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور استغفار
کرتا ہے اوسکا گناہ بخشدیا جاتا ہے - **دعا و کلمات کے بیان مین** روایت ہے کہ
ایک روز نبوت رسالت پناہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد پاک مین بیٹھے تہے شیطان
بہی اسجگہ کہڑا تہا جب حضرت نے اوس ملعون کو دیکہا تو حضرت نے پوچہا کہ بدبخت ملعون
تو اسجگہ پر کسواسطے کہڑا ہے ابلیس نے کہا کہ سرور کائنات مین بدبخت نہین ہون بلکہ مین
ہون کہ اللہ تعالے نے مجہکو سبسے پہلی جنت مین داخل کریگا حضرت نے پوچہا کہ تیری خوش
ہونیکا کیا باعث ہے ملعون نے جواب دیا کہ مجہکو ایک دعا گنجینہ اسرار الہی سے یاد ہے
اس دعا کی سبب بخشا جاونگا تب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت متحیر ہوی اوسیوقت
جبریل حضرت کے پاس ای اور فرمایا خاتم الانبیا علیک السلام یہ شیطان سچ کہتا ہے کہ ازل
کہ اوس دعا کا پڑھنی والا ضرور بخشا جاونگا اور یہ دعا اوس سے سیکہ بہی لیجے موسے اور
وحی بہیجی اللہ تعالے نے حضرت کو کہ حبیب میرے یہ شیطان ابہی بخشش کی امید رکہتا ہے

خوشی کے آثار آپکے چہرہ مبارک سے ظاہر تھے فرمایا کہ جبریل آئے تھے اور یہ پیغام لائے تھے
کہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ کیا اس امر پر تم قناعت نہیں کرتے کہ جو کوئی تمہارے
امت میں سے تمپر ایکبار درود بھیجیگا میں اوسپر دس بار رحمت بھیجونگا اور جو ایکبار سلام
بھیجیگا میں دس بار اوسپر سلام بھیجونگا اور فرمایا کہ جو کوئی مجھپر درود بھیجتا ہے تمام ملایکہ
اوسپر درود بھیجتے ہیں خواہ بہت درود بھیجیں خواہ کم اور میرا بڑا مقرب وہ ہے جو مجھپر درود
بہت بھیجے اور جو مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے اوسکی واسطے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور
دس برائیاں اوسکے محو کیجاتی ہیں اور فرمایا کہ جو کوئی کچھ لکھتا ہے اور اوسمیں مجھپر درود لکھتا ہے
تو جب تک میرا نام اوسمیں لکھا باقی ہے ملایکہ اوسکی واسطے مغفرت کیا کرتے ہیں استغفار
کا بیان حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں دو آیتیں ہیں
کہ جو کوئی گناہ کرکے اون دونوں آیتوں کو پڑھکر استغفار کرے اوسکا گناہ بخشدیا جاتا ہے
وہ آیتیں یہ ہیں ایک وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا
لِذُنُوْبِهِمْ اور دوسری آیت یہ ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور حق تعالے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ
اسْتَغْفِرْهُ اسی سبب سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو کوئی استغفار کریگا کسی رنج میں ہو خوش ہو جاویگا اور جہانسے اوسکے وہم و گمان میں نہیں

اس دعا کو پڑھا کریں ثواب شہیدوں کا پاویگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جو شخص ہر روز اپنی موت کو بیس بار یاد کیا کرے ثواب شہیدوں کا پاویگا اور
روایت ہے کہ جو کوئی اس دعا کو پچیس بار ہمیشہ پڑھا کرے ثواب برابر تمام اولاد آدم
کے پاویگا دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا اور کبرا اِغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
دیگر روایت ہے کہ جو کوئی بعد نماز عشاء کی سورہ ملک یعنی تبارک الذی کو پڑھیگا جب قبر
میں اوسے دفن کرینگے منکر اوس سے سوال کرینگے اور نکیر اوسکو منع کرینگے کہ اس سے سوا
ل مت کرو یہ شخص سورہ ملک بعد نماز عشاء کی پڑھا کیا کرتا ہے دیگر روایت ہے کہ
جو کوئی یہ کلمہ توحید ایک مرتبہ پڑھے تمام اہل مقبرہ عذاب سے نجات پاویں اور تمام قبریں پر نور
ہوں اور کتاب ارشاد الطالبین والے لکھتے ہیں کہ برابر ہر حرف کے نیکی اوسکے دفتر
اعمال میں لکھی جاویگی اور بدی اوسکی دور ہوگی اور بہشت میں جاویگا - دیگر اور جو
شخص اوپر قبر کے جاوے تھوڑی سی مٹی اوس قبر سے اوٹھا کر اوپر اوس مٹی کے یہ دعا
پڑھے یا حبیب یا الفقراء یا انیس الغرباء یا معین الضعفاء یا دلیل المتحیرین یا حی یا قیوم
یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذوالجلال والاکرام برحمتک یا ارحم الر
احمین اور اوس خاک کو پھر اوپر قبر کی ڈالدے اللہ تعالے یعنی والا اوس مقبرہ کو بخشدیگا
اور تمام قبریں اوس جگہ پر نور ہوگی اور یوں بھی روایت ہے کہ اگر اونگلی شہادت

اس دعا کی برکت سے مگر جب یہ مرےگا اسکی زبان سے ہین اس دعا کو بہلا دوےگا اور دوزخ
مین داخل ہوگا یا رسول اب اپنی امت کے واسطے اس دعا کو اس سے یاد کرین اور بعضون
نے روایت کی ہے کہ حضرت جبرئیل نے یہ دعا حضرت کو سکھلائی کہ اوکی امت اس
دعا کو پڑھا کرے اس دعا کی برکت سے اللہ تعالی حرام کرےگا آگ دوزخ کی اوپر تمہاری امت
کے وہ دعا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا الٰہ البشر و یا عظیم الخطر ویا شرح الظفر
ویا معروف الاثر ویا ذا الخیر الجم ویا مالک یوم الدین زدحق ایاک نعبد و ایاک نستعین برحمتک
یا ارحم الراحمین ۞ ارشاد الطالبین مین لکہے ہین کہ بروز قیامت حضرت جبرئیل جنت سے ایک
براق لادینگی فرشتے کہین گے کہ یہ براق کسکے واسطے ہے جبرئیل فرماوینگی کہ یہ براق اوسکے
واسطے ہے جسنی یہ دعا اپنی تمام عمر مین بارہ مرتبہ پڑھے ہو وہ دعا یہ ہے اللہم ربنا و
لک الحمد برحمتک یا الرحمن اوس شخص کو سوار کرکے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بہاوینگی وہ شخص حضرت کے ساتھ جنت مین داخل ہوگا دیگر اور حضرت امام
اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص اس دعا کو بعد ہر نماز کے دس دس بار پڑہے
تمام علم اولین و آخرین اوسکو روشن ہونگے اور پہر فرمایا کہ پڑھنے سے حاصل کیا ہے علم
کو اس دعا کی برکت سے وہ دعا یہ ہے اللہم انا نستعنک بک طاعتک دیگر پڑھنے والا
اس دعا کا وقت مرنے کے حضرت عزرائیل کو نہ دیکھےگا اور تلخی جانکندنی کی نہ چکھےگا روح اوسکی
بدن سے ایسے نکلے گی جیسے کہ بچہ اپنی ماں کا دودھ پیتا ہوا سو جاتا ہے اور جو ہر روز پچیس بار

بندہ خدا کا اور اُمت محمدی ہے دُنیا مین عہدنامہ کو پڑھا کرتا تھا الغرض اسکی برکت سے بہ خوشی
اُدسپر ہو رہی ہے اور فضیلت اِس عہدنامہ کی بہت ہے مگر اِسجگہ مختصر لکھی گیے وہ عہدنامہ یہ ہے
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ ہُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ہ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعْہَدُ اِلَیْکَ فِیْ ہٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بِاَنِّیْ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلَیْہَا تُقَرِّبْنِیْ اِلَی الشَّرِّ وَ
تُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ فَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

باب نوان متفرقات نماز وادعیہ وغیرہ کے بیان مین

پہلا نماز اشراق کی فضیلت اور فرمایا حضرت نے کہ جسنی پڑھی نماز فجر کی پھر بیٹھا رہا اوسی جگہ یہانتک
کہ نکل آوے آفتاب بلند اور پھر پڑھے اوسنے نماز اشراق کی لکھا ہے اللہ تعالی نے اوسکی ثواب
ہر بال کے بدلے مین کہ اوپر اوسکی بدن کے ہیں دس دس نیکی لکھا اور عطا کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو
ثواب حج اور عمرہ کا اور پاک کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی تمام گناہونسی دوسرا نماز چاشت
چہارم حصہ اول دن کا گذرے چار رکعت نماز پڑھے اوسکے بعد بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت مین آیۃ
الکرسی ایکبار اخلاص تین بار اور بعد فراغت کے سو بار پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ
عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ دو سو نیکی پاوے دو سو بدی محو کیا وے اور سے بعد سب گناہ

۸۰

کی برابر نات میت اوپر قبر اوسکی پے رکہے تین دفعہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تُعَذِّبْ

هٰذَا الْمَيِّتَ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عذاب اوس قبر کا معاف ہوگا اور بخشا جائیگا۔ اور فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اس عہدنامہ کو اپنی تمام عمر میں سو بار پڑہیگا تب

خدا چاہے دنیا سے ایمان کی ساتھ جاویگا اور اوسکی بہشتی ہونیکا میں ضامن ہون اور حضرت

جابر کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اوہی کہے ہدنمین خدا نے لگائے ہین

ہزار بیمارنا پیدا کین ہین ایک ہزار بیماری کی تو حکیم جانتی ہین اور دوا کرتے ہین اور دو ہزار بیماری کو

سوائی خدا کی کوئی نہین جانتا جو کوئی اس عہدنامہ کو اپنی پاس رکہے اور ایک بار یا دو بار پڑہ

لیا کرے خدا نے لگائے اوسکو دو ہزار بیماریون سے محفوظ رکہیگا اور حضرت ابوبکر صدیق سے روایت

ہے کہ جو کوئی اس عہدنامہ کو اپنی پاس رکہیگا سانپون اور بچہون سے امن مین رہیگا اور جادو کا

اثر اوسپر کارگر نہ ہوگا اور اگر اس عہدنامہ کو لکہکر کسے بیمار کو پلادی اللہ شفا دیگا اور حضرت خاتون

جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہین کہ مین نے اپنی باپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا ہے کہ جو کوئی اس عہدنامہ کو شفعے لکہکر تو حاجت اوسکی برادیگی اور جو کوئی عہدنامہ مشک

زعفران سے لکہے اور مینہ کے پانی مین دہو کر تین دن تک وقت صبح کی پلادی اوسے فہم اور عقل زیادہ

ہوگا اور جو کچہہ سنیگا یاد رہیگا فراموش نہ ہوگا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ مین نے

سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہے کہ جو کوئی اس عہدنامہ کو دعا مین سات ہفتے تک پڑہیگا

تو قیامت کے دن منہ اوسکا چودہوین رات کے چاند کے مانند چمکتا ہوگا لوگ کہین گے کہ یہ کون ہے

ایکبار سورہ کوثر پندرہ بار اور بعد سلام کے دس دس بار استغفار اور درود کفارہ ہو جائیگا قضا
کرنی نمازونکا ساتوان نماز صلواۃ الخضر کے بیان مین - حضرت امام نجم الدین نے حسب تعلیم حضرت
خضر کے واسطے قضای ہزار حاجت کی یہ نماز بیان فرمائی ہے کہ شب جمعہ کو دو رکعت نماز پڑھے
اول مین کافرون دوسری مین اخلاص دس دس بار اور بعد سلام کے سجدہ مین دس دس بار درود
اور کلمہ تمجید اور رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ دَ یا غیاث المستغیثین
اغثنا پڑھے اور ایک ایک حاجت بیان کرکے ہزار بار یارب کہکر سر اوٹھاوے خدای تعالی جملہ حاجات
بر لاوے نماز صلواۃ الاولیا جو شخص جس مطلب کیوا سطے پڑھے خداوند کریم اوسکا مطلب
عطا فرماوے امام زاہد احمد نے فرمایا کہ مین نے سیکھا اِس نماز کو حضرت خضر سے اور پڑھا اوسکو اور
طلب کیا خدا سے خدا کو لیس پایا خدا کو اور حضرت ابوبکر عیاضی نے بطلب مال کے پڑھا پس پایا مال
کثیر اور حضرت ابو القاسم نے بطلب علم اور حکمت کے پڑھا پس پایا اوسکو ترکیب یہ ہے قبل نماز صبح
کے دو رکعت پڑھے پہلی مین سات بار سورہ فاتحہ اور ایک بار سورہ کافرون دوسری مین
سات بار فاتحہ ایک بار اخلاص اور بعد سلام کے دس بار کلمہ تمجید اور دس بار یا غیاث المستغیثین اغثنا
نوان نماز صلواۃ الاسرار حضرت غوث الثقلین سید محی الدین جیلانی سے اور حضرت شہاب
الدین سہروردی سے منقول ہے کہ بعد نماز مغرب کے تنہائی مقام میں دو رکعت پڑھے اِس
نیت سے نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰی رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ الْاَسْرَارِ تَقَرُّبًا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْقُطْبِ
الْغَيْرِ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور رکعت اول مین سورہ وَالضُّحٰی گیارہ بار

کبیرہ وصغیرہ بخشے جاوین تیسرا **نماز تہجد** اخر شب مین اوٹھکر بیٹھے دو رکعت تحیۃ وضو پڑھے پہلے
مین انا انزلنا دوسری مین آمن الرسول بعدہ بارہ رکعت پڑھے ساتھ چھ سلام کے اور بعد ہر دوگانہ
کے تسبیح اور استغفار کو پڑھے اور ہر رکعت مین قرات زیادہ کرنا چاہیے نصیحۃ المومنین مین مذکور ہے
کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے ہرگز فقیر نہ ہووے اور قبر مین گندہ نہ ہووے اور قیامت کو ستر ہزار
آدمی کی شفاعت کرے اور قبر سے اوٹھے چہرہ اوسکا زیادہ روشن ہووے **چوتھا نماز بین العشائین**
جسکو اوابین کہتے ہین نصیر الدین محمود سے مذکور ہے کہ پڑھے اوسوقت بیس رکعت نماز ہر
رکعت مین اخلاص تین تین بار اور بعد فراغ کے سو بار درود اور ستر بار استغفار پڑھے قبر اوسکی
روشن اور فراخ ہووے اور برابر ہر رکعت کے دروازے بہشت کے کشادہ ہوین اور ہر
دروازے سے ستر بار استغفار پڑھے قبر اوسکی روشن اور فراخ نور اوسکی قبر مین اوبین —
نماز پانچوان رضاء والدین کتاب کیمیای سعادت کی فصل بر الوالدین مین امام محمد غزالی
علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے ((دو رکعت نماز نفل پڑھ کر ثواب اوسکا والدین کو بخشا کرے
اور خلاصۃ الاوراد شاہ حسام الحق مین اوسکی ترکیب یہ لکھی ہے کہ نیت دو رکعت نماز کے
بلفظ نفل رضاءً لوالدین کی کرے اور ہر رکعت مین آیۃ الکرسی تا العلی العظیم ایکبار اور سورہ
اخلاص تین بار پڑھے اور بعد سلام کے تا تمام اوٹھانے کے یہ دعا پڑھے — اَللّٰھُمَّ اِنِّی صَلَّیْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ
وَقَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَھَا لِوَالِدَیَّ یَا عَلِیْمُ یَا قَدِیْرُ اِغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَارْحَمْھُمَا مِنِّیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
چھٹا نماز کفارہ قضای عمری منقول ہے کہ بعد نماز جمعہ کے پڑھے چار رکعت ہر رکعت انا الـ

یہ درود سلام پڑھے اور ہر رکعت میں پانچ بار سورہ اذا جاء اور بعد سلام آخر کے سجدے میں نو بار
پڑھے یا مَن لَا یَحتَاجُ اِلَی البَیَانِ وَالتَّفسِیرِ دنکو خواہ راتکو چار رکعت پڑھے ہر رکعت
آیۃ الکرسی پانچ بار اور اخلاص پچیس بار بعد سلام کے ایکہزار چار سو بار وہاب پڑھکر
سو بار درود پڑھے اور حاجت طلب کرے بارہواں نماز اویسیہ حضرت خواجہ اویس
قرنی قدس سرہ سے ارشاد ہے کہ سات روز ہر نماز پنجگانہ کے بعد ایک سو بار اس دعا کو
پڑھا کرے خداوند کریم بیشک حاجت بر لاویگا - یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا اَللّٰہُ یَا بَرُّ یَا وِترُ یَا رَحِیمُ
یَا وَارِثُ یَا وَاحِدُ یَا صَمَدُ یَا اَلٰہُ لَم یَلِد وَلَم یُولَد وَلَم یَکُن لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ قبل نماز وتر کے
رو بقبلہ سر برہنہ ہوکر ایک سو بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ اور سات سو بار بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ
الرَّحِیمِ پھر سو بار درود پڑھے درود وغیرہ کے پڑھ لینے پر ایکہزار ۱۰۰۰ بار یا وہاب پڑھے پھر ایکہزار بار
یا رب پڑھے چالیس روز تک جس مطلب کو پڑھے بر آویگا تیرہواں نماز عمل یوسفیہ
جس مطلب کیواسطے سات روز عمل کرے ضرور مطلب بر آویگا اس دعا کو کاغذ پر لکھکر
آب رواں میں ڈالدیا کرے اور اگر ایسا مقام میسر آوے کہ پانی قبلہ کی طرف جاری ہو تو نہایت
خوب ہے بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ بسم اللّٰہ المَلِکِ الحَقِّ
المُبِینِ مِنَ العَبدِ الذَّلِیلِ رَبِّ الجَلِیلِ رَبِّ اِنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنتَ اَرحَمُ الرَّاحِمِینَ چودہواں
نماز فراغت معاش و وسعت رزق بستان ابی اللیث میں ہے کہ شب پنجشنبہ کو اول کچھ
صدقہ دیوے بعدہ گوشہ تنہائی میں دو رکعت نماز وسعۃ الرزق پڑھے ہر رکعت میں

دوسرے مین الم نشرح گیارہ بار اور بعد سلام کی سجدہ مین ۱۰۰ بار کہی ضعیفی سر دز تو ہی پہر حلقہ راست

مصلے پر رکھکر سو بار کہے حاجتمندی بزور حاجت روائی آئی اُسکی بعد گوشہ مصلے کو پلٹ کر سو بار

کہے نگردم باز تانکہ نمی حاجتم روا اور یہ کہے بیٹھا ہوا گیارہ قدم طرف قبلہ کے بڑھے پہر سجدہ مین جاکر

اپنا مطلب عرض کری پہر وہ خداوند تعالیٰ قبول فرما دیے دسوان نماز صلواۃ پہلا صلواۃ فاطمہ

باسناد معتبر منقول ہے کہ جب کسی حاجت کے واسطے نہایت اضطراب ہووی دو رکعت پڑھے اس ترکیب

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ تَسْبِیْحَ فَاطِمَۃَ زَہْرَاءِ بِنْتِ حَضْرَتْ خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی لِنَدْبَۃً وَقُرْبَۃً اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی

مُتَوَجِّہاً اِلٰی جِہَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ ہر رکعت مین تین تین بار اخلاص اور بعد سلام کے تین بار

اللہ اکبر کہی اور ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھے ازان

بعد سجدہ مین سو بار کہی یَا مَوْلَی وَقُوْلِی فَاطِمَۃَ اَغِثْنِیْ بعد حلقہ راست مصلے پر رکھکر سر حلقہ چپ رکھکر تنو

تنو بار یہی کہے بعدہ ہاتھ اُٹہاکر حاجت طلب کری بالیقین حاجت بر آوی ۔ گیارہوان نماز

قضای حاجت جناب قاضی عبد الکریم قدس سرہ العزیز بلگرامی کا ارشاد ہے شب جمعہ کو خواہ

شب دوشنبہ کو بعد عشا کے چار رکعت بیک سلام پڑھے اور نیت مین لفظ قضای حاجت کہے اور

رکعت اول مین لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذَالِکَ

نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ دوسری مین وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ تیسرے مین رَبِّ اِنِّیْ

مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور بعد سلام کے رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ننوانوا

بار پڑھے ایضاً ازبس مجرب اور آزمودہ ہے کہ شب جمعہ کو نصف شب کے گذرنے پر چار رکعت نماز

صحیح بخاری نے روایت کی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ چاند اور سورج نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں میں سے کسیکے مرنے جینے سے نہیں گہن
نہیں لگتا۔ جب تم گہن دیکھو تو ذکر کرو اللہ سے اسکے روشن ہونیکی اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور
تصدق کرو فقراء پر رسالہ میں ہے سترہواں نماز صلوٰۃ الفرض جسکو زہر باری قرض نے مجبور
کیا ہو اس نماز کو پڑھے انشاء اللہ تعالی جلد نجات پاوے دو رکعت نماز صلواۃ الفرض کی نیت کرے
اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے تین بار الم نشرح اور چار بار اذا جاء اور سات بار سورہ
اخلاص پڑھے جب دونوں رکعت تمام ہو جاویں بعد سلام کے ایکہزار مرتبہ اس دعای معظم
کو پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّیْنِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ اگر مداومت کرے تو
مقروض نہ ہو۔ اٹھارواں نماز حلال مشکلات قول جمیل میں ہے کہ حاجت مشکل
بر آنے کے واسطے چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ
ایکسو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو بار پڑھے اور تیسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ
اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سو بار
حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے پھر سلام پھیر کر سو بار کہے رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ
انیسواں نماز صلوٰۃ الاستخارہ۔ استخارہ کے معنی نیکی چاہنا ہے جب کسیکو کوئی کام پیش

الحکیم العدل اکتیس بار اور سلام ستر بار وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو ویعلم
ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب
ولا یابس الا فی کتاب مبین اور سات بار اذا زلزلت الارض اور ستر بار یا فتاح
یا وہاب پڑھے اگر اس نماز کو پڑھا کرے مشکلات اسکی آسان ہوویں اور غنی ہو جاویں
پندرھواں نماز کسوف سورج گرہن کی نماز سنت ہے اور بعضی کہتے ہیں واجب ہے ابو داؤد
نے روایت کی قبیصہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نشانی ہے خدا کی ڈراتا ہے
اللہ تعالی اس سے بندوں کو جب دیکھو ایسے نماز پڑھو اس نماز میں نہ اذان ہے نہ تکبیر ہے
اسکا طریقہ یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں امام دو رکعت نماز نفل پڑھاوے اور بہتر ہے
کہ قرأت دراز کرے باقی وقت گہن کو دعا میں صرف کرے قبلہ رخ کھڑے یا بیٹھے
یا قوم کیطرف منہ کر کے دعا کرے اور سب مقتدی آمین کہیں اس نماز کو جہر یعنی آواز
بلند سے پڑھنا ثابت نہیں ہے سولہواں نماز خسوف چاند گرہن کی نماز دو رکعت
ہے چاہیے کہ قرأت دراز کی جاوے تا روشن ہووے چاندکی اور اگر چاہیں قرأت کوتاہ
کریں اور ذکر اور استغفار اور دعا میں مصروف رہیں قسطلانی رح نے ابن حبان سے
نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چاند گہن کی پڑھی اس نماز میں جماعت سے
پڑھنا منقول نہیں ہوا فرداً فرداً علیحدہ علیحدہ نماز لوگ پڑھیں۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ اگر جماعت
اس نماز میں کی جاوے تو کچھ مضایقہ نہیں ہے ــــ سورج گرہن اور چاند گہن میں صدقہ کرنا

یئے جو بندہ گناہ کرے پہر طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اچھی طرح پہر نماز پڑھے دو رکعت پہر
مغفرت چاہے الله تعالے سے تو پروردگار اوسے بخشتا ہے اون دو رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون
اور قل ہو الله پڑھنا بہتر ہے رباعی باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ =

دسوان باب خاتمہ سال کے بزرگ دنوںکی روزی کے فضیلت کی بیان مین

فضایل ماہ محرم کے روزے بیان مین - فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے یعنی جو کوئی
روزہ رکہے دن عاشورہ کے دیا جاتا ہے ثواب اوسکو دس ہزار فرشتوںکا دہ دیا جاتا ہے
ثواب اوسکو دس ہزار شہیدونکا دس ہزار حاجیونکا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے یعنی
جو کوئی دسوین محرم دن عاشورہ کے روزہ رکہی لکہا ہے الله تعالے اوسکے ثواب سات برس
روزہ رکہنی کا ابن عباس سے مروی ہے کہ روزہ رکہتے تہے رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم
روز عاشورہ کے اور حکم کیا لوگونکو واسطے روزہ رکہنی کے اوس روز صحابہ نے عرض کیا
یا رسول الله بزرگ جانتے ہین اس روزہ کو یہود اور نصری پس کہا حضرت نے کہ جو وقت
ہووے سال آیندہ اگر خدا چاہا تو روزہ رکہونگا مین نوین کو اور دسوین محرم کو پس نہ آیا سال آیندہ
یہانتک کہ وفات پائی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اور جو کوئی روزہ رکہی ۲۷ دن محرم
کو کہ اوس روز آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کو نبوت ملی ہے تو ثواب اوسکا ہزار روزے کا ملی فرمایا

آدمی اور اوسکا ہدف اہتمام ہو تو چاہیے کہ طہارت کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے سوائے وقت
مکروہ کے جب چاہے پڑھے اور اگر چاہے تو دو رکعت سے زیادہ پڑھے افضل درجہ دو رکعت
ہین مستحب ہے کہ اول رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ
پڑھے بعد نماز کے حمد خداوند تعالی کے کہکی درود شریف پڑھے اور اوسکے بعد یہ دعائے
معلوم پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ
فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ
هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ
وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ
وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ بجائے لفظ الامر کے اپنی حاجت کا نام لے جیسے سفر
وغیرہ اور چاہیے دل مین خیال کرے اور اسی طرف دل مین خیال نہ لاوے اور خواہش اپنی کو خدا کے
سپرد کر دے پروردگار عالم اپنے فضل سے جو مضمون اوسکے دل مین ڈالے اوسکا دل قرار پکڑے
اوسکے موافق کام کرے مجرب ہے - اور اگر دل مین کچہ اطمینان جانب الہ نہو نماز کو یہ ترکیب مذکورہ
پہر مکرر پڑھے یہانتک کہ امر خیر ظاہر ہو سات مرتبہ تک تکرار نماز مذکور کا آیا ہے اور حج اور جہاد
اور جو امور خیر کے ہین اوسمین استخارہ تعیین وقت پر کرے کہ یہ کام اب کرین اور یون کر کرین
بیسوان نماز استغفارہ جب کوئی گناہ واقع ہوا اوسکے بعد دو رکعت نماز استغفارہ کی مستحب
ہے ترمذی نے روایت کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی روزہ رکھی ماہ شعبان کو پس نجات پاوی اوسنی آگ جہنم سے **فضایل ماہ رمضان کے**
روزہ کی روایت ہے عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
کہ جو کوئی روزہ رکھی رمضان مبارک میں اول سے آخر تک باہر آیا اپنی گناہوں سے گویا کہ اپنی
پیدا ہوا اپنی ماں کے بطن سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو رمضان کے جمعہ کی روز
عبادت کرے یا قران شریف پڑھے پس ثواب ملا اوسکو ہزار سال کے عبادت سے زیادہ
اور جو کوئی روزہ رکھے ماہ رمضان میں اور ساتھ اپنی عیال و اطفال کے افطار کری اوس روزے
کو پس ملا کریگا اللہ اوسے اتنا ثواب کہ گویا حج مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور بیت المقدس کے زیارت
کر لیے ہیں اور جو کوئی مکہ معظمہ کے روزہ رکھتا ہے تو ثواب ستر ہزار حج کا اور ستر ہزار عمرہ
اور ستر ہزار رمضان المبارک کا پاتا ہے اور جو کوئی مدینہ منورہ میں روزہ رکھی ملا کریگا
اللہ اوسے ثواب ہر ایک آدمی بے شمار کی بدلیاں میں کہ جو ایماندار ہیں اور روزہ کریں اوس کو اونچی
بدی اور بلند کریں اللہ اوسے اوتنی درجہ اوسکی جنت میں اور جو کوئی بیت المقدس میں
روزہ رکھی تو ساتوں آسمان کے فرشتے اور زمین کے فرشتے واسطے اوسکی بخشش چاہتے ہیں
اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی روزہ رکھے امت میری سے روزہ رمضان میں خاص
اللہ کے واسطے پس گویا کہ آزاد کیے اوسنی چھ ہزار بردہ اور قربانی کیے اوسنی چھ ہزار
اونٹوں اور عبادت کی اوسنے اللہ کی چھ ہزار سال تک **ماہ شوال کے روزہ کی فضیلت**
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ماہ رمضان کے بعد چھ روزے ماہ شوال میں رکھ گا پس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی افطار کرادے روزہ مومن کا شب عاشورہ مین گویا کہ
افطار کرایا اوس نے تمام امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی جو کوئی روزہ دار وغیرہ کو شب عاشورہ مین
کھانا کھلا دیگا گویا تمام امت محمدیہ کو کھانا کھلا دیا اور پیٹ بھر دیگا اوسکو **ماہ ربیع الاول کے**
روزے کے بیان مین اگر کوئی شخص روزہ رکھے ماہ ربیع الاول کے ۱۲ تاریخ کو کہ اوس روز وفات
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی تو ثواب ہے اوسکو ہزار روزہ رکھنے کا۔ **فضایل ماہ رجب**
کے روزے کے بیان مین فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو روزہ رکھی رجب مین تو نہ جلاویگی
ہرگز اوسکو آگ اور رسالہ قشیریہ مین ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان مین تشریف
لیگئے آپ نے دیکھا کہ ایک قبر مین عذاب ہو رہا ہے اور وہ رو رہا ہے اور کہتا ہے کہ یا رسول اللہ
مجکو آگ دوزخ کی جلا رہی ہے اور کفن میرا آگ کا ہو گیا ہے فرمایا حضرت نے اوس اہل قبر کو
کہ اگر ایک روزہ بھی رجب کے مہینہ مین تو رکھتا تو یہ عذاب قبر کا تجکو نہ ہوتا پہر پڑھے حضرت سورہ
اخلاص سو بار اور بخشے اوس مردہ کو پس معاف کیا اللہ تعالے نے عذاب قبر کا اوس سے اور
بخشدیا اللہ نے اوسکو اور سلمان فارسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
کہ بیچ مہینہ رجب کے ایک روز ہے اور ایک رات ہے جو کوئی روزہ رکھے اوس روز اور عبادت
کرے اوس رات کو پس ہوئی واسطے اوسکی ثواب مانند اوسکے کہ روزہ رکھے اوسنے سو
برس تک اور عبادت کی اوسنے سو برس تک پس وہ رات ستائیسوین اور دن ستائیسوان ہے
فضایل ماہ شعبان کے روزہ کی ۔ فرمایا جناب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو

۵۹

شخص ثواب میں کہ پہنایا اُوسنے کپڑے پانچہزار ننگوں کو اور جو روزہ رکھے چھٹے روز ذالحجہ میں گویا ثواب
پایا اُوسنے چھہ ہزار شہیدوں کا اور جو روزہ رکھے ساتویں روز تو ساتوں دروازے دوزخ کے
اُوپر اُوسکے حرام ہوویں اور جو روزہ رکھے آٹھویں روز تو آٹھوں دروازے جنت کے اُوسکے واسطے
کھولے جاوینگے اور ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ جو روزہ رکھے اول روز ذالحجہ میں تو قرآن
پڑھا اُوسنے چھتیس ہزار بار اور جسنے روزہ رکھے چار روز ذالحجہ میں تو نداکرتے ہیں فرشتے
اسے بندے خدا کے تو بخشا گیا اور فرمایا کہ جس نے روزہ رکھے پانچ روز ثواب پایا اُوس نے
پچاس برس کا اپنی نامہ اعمال میں اور جس نے روزے رکھے چھہ تو ثواب پایا اُوسنے چھہ ہزار
پیغمبروں کا اپنی نامہ اعمال میں اور جو روزہ رکھے سات روز تو ثواب پایا اُوسنے ستر ہزار فرشتوں کا
اور جو کوئی روزہ رکھے اٹھارویں ذالحجہ کو کہ جس روز کعبہ طیار ہوا ہے تو ثواب ہے ہزار روزوں کی روزہ
کی - **فضیلت روزہ ایام بیض** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینہ کے
یعنی تیرہ و چودہ و پندرہ برابر ہے ثواب میں مانند تمام عمر کی روزوں کی روایت ہے حضرت علی ابن
ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ - روزہ تیرہویں تاریخ ہر مہینے
کا برابر ہے ثواب میں تین ہزار روزے کے گویا کہ تین ہزار روزے رکھے اُوسنے اور جو روزہ رکھے
چودہویں تاریخ ہر مہینہ کو برابر ہوتا ہے واسطے اوسکے ثواب دس ہزار روزوں کا اور جو کہ روزہ رکھے پندرہویں
تاریخ ہر مہینہ کو برابر ہے اُوسکو ثواب سو ہزار روزوں کا اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وصیت
کی مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تین چیزوں کی بس نہ چھوڑونگا میں اُون تین چیزوں کو

پس گویا کہ رکہا اوس نے تمام سال کے روزے اور فرمایا کہ جو چہ روزے شوال مین رکہے

کہا ہے خدای تعالے نے نامہ اعمال اوسکے مین سا تہہ شمار ہر روزے کے ثواب ہزار روزہ کی عبادت کا اور

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ جو مہینہ شوال مین چہ روزے رکہے اور بچاوے اپنے

کو شہوت سے اور بری باتون سے اوسکی اوپر حرام کریگا اللہ تعالے اگ دوزخ کی **ماہ ذیقعدہ**

کے روزے کی فضیلت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ جو کوئی روزہ رکہے ماہ

مذکورہ اوس روز بنا کعبہ کی ہوئی ہے تو ثواب ہے اوسکو ہزار دنون کی روزہ رکہنے کے اور جو کوئی

روزہ دوشنبہ ماہ ذیقعدہ کو رکہے افضل ہے ہزار برس کے عبادت سے **ماہ ذالحجہ کے روزے**

کے بیان مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یعنی جو کوئی روزہ رکہے تروبہ کا

پس گویا عبادت کی اوسنے اللہ تعالے کی بارہ ہزار برس اور ترویہ اوسے کہتے ہین کہ جب

دیکہا خواب حضرت ابرہیم علیہ السلام نے قربانی کرنے اپنی بیٹے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو وہ

اٹھوین تاریخ ذالحجہ کے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ جو اول روز ذالحجہ کے روزہ

رکہے پس ایسا ہے وہ کہ عبادت کی اوسنے اللہ کے رستے مین دو ہزار برس یہانتک کہ نہ آرام کیا اوسنے

ایک ساعت اور جو کہ روزہ رکہے ذالحجہ مین دوسری روز گویا عبادت کی اللہ تعالے کے اوسنے دو ہزار

برس اور جو کہ روزہ رکہے ذالحجہ مین تیسری روز گویا اوسنے تین ہزار بردہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے

اولاد سے ازاد کیے اللہ کے واسطے اور اگر چوتہی روز روزہ رکہے پس ایسا ہے وہ شخص ثواب

مین کہ عبادت کی اوسنے اللہ کے چار سو برس اور جو روزہ رکہے پانچوین ذالحجہ کو تو ایسا ہے وہ

ہین اور جو کوئی سحری کہاوی ساتہہ سحار ہوو یلو نیکے ثواب ازادی بندگان کا نامہ اعمال مین اوسکے
لکہا جاتا ہے **تیسرا** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگون روزہ دار سحری کہاؤ تم جو نعمت
کہ کہاوگی دن قیامت کے اوسکا حساب نہ ہوگا اور یہ ہے لکہا ہے کہ جب وقت سحری کے اوٹہتے ہے
تو یہ دعا پڑہے یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَاتِ بس گناہ معاف کیا ویگی اور لکہا ہے کہ جو شخص سحری کہاتا ہے
ساتہہ نیت روزے کے لکہا ہے خدائی تعالے خاص واسطے اوسکی ہر لقمہ پر ثواب ایک سال کے عبادت کا
چوتہا کیونکہ حجۃ السلام مین مذکور ہے کہ وقت سحری اور وقت افطار کی دعا مستجاب ہوتی ہے
پانچوان اور کرمانی نے شرح صحیح بخاری اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ یہ وقت رحمت
اجابت دعا و استغفار ہے اور اس ملک کے اکثر لوگ ایسے وقت مین سحری کہاتے ہین کہ پہر
سونے کا وقت باقی رہ جاتا ہے اور سو جاتی ہین اور نماز فجر کو کہ بنا سحری سے ثواب خیز ہے
وقت پر ادا نہین کر سکتے ہین آخر قضا کی نوبت آتی ہے — **دوسری سحری کہانیکی وقت**
کے بیان مین — مصنف کشف الستور نے اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ وقت سحری دو قسم پر منقسم ہے
پہلا وقت جواز دوسرا وقت استحباب پہلا یہ ہے کہ سحور اوس طعام کو کہتی ہین جو سحری وقت کہاتے
ہین اور سحر وہ وقت بولا جاتا ہے جو صبح صادق کے پہلے ہوتا ہے اور یہ بنا پر تجدید و تحقیق صاحب
کشف و ملا علی قاری کے شارح مشکواۃ و فتح ابی اللیث و مولف عالمگیری و بحر الرائق کے ہے پس اگر
کوئی قبل چہوان حصہ رات کی کہاوی تو وہ طعام سحری مین داخل نہین ہوگا اور کہانیوالا حصول
ثواب استحباب سنت سے محروم رہیگا بعض اکابرین نے اپنی رسالہ مین درباب اول وقت سحور کے

اپنی زندگی تک صحابہ نے پوچھا کہ وہ تین چیزیں کونسی ہیں ای دوست رسول اللہ کے پس فرمایا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ روزے ہیں ہر مہینے کے اور وتر ہیں پہلے سونے سے اور نماز اشراق ہیں کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ ای ابوھریرہ نہ چھوڑنا تو ان تین چیزوں کو کہ بڑی نعمت عظیم ہیں — اور جاننا چاہیے کہ اکثر لوگ اس دیار کے چنایا اور کسے پشتے سے جو اُدبلی لمعت کو مرغوب ہو مثلاً شربت وغیرہ سے افطار کرتے ہیں اور حالانکہ ان انشائونسے افطار کرنیکے باب میں اس تحفہ کی نظر سے کوئی حدیث صحیح یا ضعیف یا موضوع نہیں گذری ہے بلکہ یہ خلاف سنت نبوی ہے آپ خرما سے افطار کرنیکے بارہ میں زیادہ تر تاکید فرماتے اور خود بھی خرمہ سے افطار کرتے تھے ورنہ پانی سے کیونکہ وہ طاہر ہے چنانچہ ترمذی میں انس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلعَمْ وجد تمرا فلیفطر علیہ ومَنْ لا فلیفطر علیہ ما فان الماء طہور۔

الگیارواں باب فوائد صحری واداب کے کہانیکے وقت کے بیانمیں

پہلا فوائد صحری کہانیکے بیانمیں۔ جاننا چاہیے کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت سے مصالح اور فوائد کثیرہ صحری کہانے میں مقرر کیا ہے اگر سب کو لکھوں تو رسالہ طول ہو جاویگا بہ نظر اختصار صرف چند باتوں پر اکتفا کرتا ہوں پہلا یہ کہ صحری کہانیمیں حضرت انبیاء علیہ السلام کی اطاعت اور پیروی منصور ہے کیونکہ صحری کہانا تمام حضرات انبیاؤں کا طریقہ ہے دوسرا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگو روزہ دار صحری کہاؤ تم واسطے مخالفت یہودیوں کی اس واسطے کہ یہودی صحری سے کہاتے

وہ صحابہ رسول اللہ صلعم سے تھے اور بسبب افلاس کے تمام دن محنت اور مشقت حاصل کرکے
اوسکی امدنی سے رات کو زندگی بسر کرتے تھے اتفاقاً ایک دن ماہ رمضان میں تمام دن اپنی
کاموں میں مشغول رہے رات کو نہایت کسل اور کاہلی کے سبب بہانا کہانے بہتر سو گئے صبح کو وہ
روزہ دار رسول اللہ صلعم کے حضور میں تشریف لیگئے آپنے اُنکے چہرہ کو ملاحظہ فرمایا کہ چہرہ پر ضعف
اور نقاہت کے اثار نمایاں ہیں پس انکا حال استفسار فرمایا صحابی مذکور نے حال یوں بیان کیا کہ
یا رسول اللہ صلعم تمام روز نخلستان میں کاروبار کرتے تھے جب شام کی وقت گہر میں گئے تو کہانا حاضر
کرنے میں کچہ دیر ہوئی اور مجہکو نیند کا غلبہ ہوا پس میں سو گیا جب میری بی بی نے مجہکو بیدار کیا اُسوقت
میں خیال کیا کہ انکو کہانا اور پینا مجہپر حرام ہے پس کچہ نہ کہایا اور روزہ کی نیت کی پس اُسوقت
یہ اٰیۃ نازل ہوئی۔ قولہ اَنَّ بَدَ التوجیۃ لا یفتضہ الا اِن یکُونَ قبلَ وحوْلَ رمضان لا ینۃ فی
کونۃ رمضانَ بلزم نا خیر البیان عن وقت الاحتیاج و ذالک لا یفتضہ اور کہانا اور پینا صبح تک
مباح ہوا۔

بارہواں باب دنوں کے فضیلت اور اوسکے نماز نوافل کے بیان میں

مذہب صیفی یعنے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ملت میں جمعہ کا دن سید ہے جناب رسالت مآب آپکی
ملت میں تھے ابو ہریرہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ خیر یوم
طلعت فیہ الشمس یوم الجمعہ فیہ خلق ادم و فیہ اسکن الجنۃ و فیہ اہبط منہا و فیہ تاب اللہ علیہ و فیہ تقوم الساعۃ

فرمایا ہے کہ اول وقت اسکا بعد نصف شب کے ہے مگر مصنف کتاب کشف الشکوک کا قول ہے
کہ میں نے یہ معتبر کتاب میں پایا ہیں اور اس کے قایل نے کسی معتبر کتاب سے استدلال بھی نہیں
کیا ہے جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ تعالیٰ روزے کے بارہ میں فرماتا ہے کُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ
الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنی کھاؤ اور پیو جب تک کہ ظاہر ہووے واسطے تمہارے
دھاگا سفید جو فجر سے ہے اس آیہ میں خیط ابیض سے مراد سفیدی جو ظاہر ہوتی ہے کناری آسمان سے
وکھین وا اُونچا اور ابتدائی مانند خط دراز کے ہوتی ہے بعد اُسکے اتاگا فاتا عرض دیکھتا ہوتے
جاتے ہیں اور تاریکی ہے اُوسکے ساتھ لاحق نہیں ہوتی ہے اور اسے کو صبح صادق کہتے ہیں اور
اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اسکی بعد اور تاریکی واقع نہیں ہوتی ہے اور فجر کی روشنی ساعت
بساعت زیادہ ہوتی ہے اُوس وقت کھانا پینا و جماع صایم پر حرام ہوتا ہے اور عشا اور تراویح
کا وقت باقی نہیں رہتا ہے نماز فجر کا وقت ہو جاتا ہے اور مراد خیط الاسود سے وہ سفیدی ہے
جو ظاہر ہوتی ہے کنارہ آسمان سے پورب پچھم اور مستطیل اور لمبوتر ہوتی ہے اسکو صبح کاذب
کہتے ہیں اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بعد اُوسکے تاریکی آتی ہے اور سیاہی شب بدستور ہوتی ہے
اور اسوقت میں صایم کو کھانا و پینا و جماع جایز ہے اور وقت نماز وتر اور تراویح اور تہجد کا باقی
رہتا ہے فجر کا وقت داخل نہیں ہوتا ہے — صاحب تفسیر احمدی نے اسطور پر ذکر کیا ہے
کہ حرمہ بن انس غنوی اور امام فخر الدین رازی نے کہا ہے کہ اسمیں اختلاف ہے معاذ نے کہا
کہ نام اُنکا ابو حرمہ اور براؤ نے کہا قیس بن حرمہ اور کلبی نے کہا ابو قیس بن حرمہ بن یعف

جابر رضی سے روایت ہے کہ شب جمعہ کو پڑھے بارہ رکعت نماز اس ترکیب سے کہ سورہ الحمد ایک بار
وہ سورہ اخلاص گیارہ بار گویا عبادت کی بارہ برس تک **نوافل روز جمعہ** مفرات
میں مذکور ہے کہ روز جمعہ کو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار سورہ اخلاص گیارہ
بار بعد سلام کے سو بار لاحول پڑھے خدای تعالیٰ ایمان اوسکا قائم رکھے مرنی تک **روز شنبہ**
اس روز یہود کے عید ہوتی ہے کلبی رح نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت
کو فرمایا کہ ہفتہ میں ایک دن خدا کی عبادت کے واسطے فرض کرو اوس روز فرور اور کاموں سے
فارغ ہو پس اون لوگوں نے بجز روز شنبہ کے اور روز قبول نہ کیا کہتے ہیں کہ یہ دن وہ ہے
کہ حق تعالیٰ نے آفرینش عالم سے فارغ ہوا ہے یہود کے نزدیک یہ اعتقاد ہے کہ جو امر اس عالم
حادثات میں شنبہ کے دن صادر ہوے مطابق وہ ہفتہ گذریگا پس اسی سبب سے اس روز وہ
ستد نہیں کرتے ہیں اس اعتقاد میں مسلمان بر خلاف ہیں کیونکہ رسول خدا نے فرمایا ہے یوں کہ الٰہی
فی بکورہا سبتہا و خمیسہا کاشتکار لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ثمرہ درختان کو شنبہ کی روز قطع کرنا
چاہیے **نوافل شب شنبہ** کتاب تحفہ میں روایت ہے ابن مسعود رض سے کہ جو شخص پڑھے چار
رکعت نماز اس شب میں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایکبار اور سورہ کافرون تین بار اور بعد فراغ
کے انہ الکرسی ایکبار لکہا وسے خدای تعالیٰ اوسکے لیے ثواب ایک سال کے عبادت کا ایسا بروز
روزہ رکہا اور ہر شب قیام میں گذاری **نوافل روز شنبہ** کتاب تحفہ میں مروی ہے
کہ بوقت چاشت کے چار رکعت پڑھے جو کچہ خدا سے طلب کری یاد لگا نیز سب نماز کی یہ ہے کہ ہر رکعت

۹۸

لایوافقہا عبد مسلم یسال اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ یعنی بہترین روزہ ہے کہ جس روز آفتاب چمکا ہے

اور وہ جمع کا دن ہے ایسے روز آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی روز بہشت میں پہونچی اور

ایسے روز بہشت سے زمین پر آئی اور اسی روز حضرت آدم کی توبہ حق تعالی نے قبول فرمائی

ایسے روز قیامت قایم ہوگی ایسے روز ایک ایسی ساعت ہے کہ اوسوقت جو مسلم جس امر کے

بارہ میں حق تعالی سے دعا کرے قبول ہوتی ہے کیونکہ اوس روز ملائکہ بندونکے طرف متوجہ

رہتے ہیں جسوقت دیکہا کہ بندہ جمعہ کے روز عبادت میں ناخیر کر رہا ہے تو باہمدگر گفتگو کرتے ہیں

کہ اس بندہ کو آج کیا وجہ در پیش آئی کہ اسنے اپنی چنبر خاک میں ملائی ہے پس کہتے ہیں اللہم

ان کان اخرہ من وقتہ فقر فاعتقہ وان کان اخرہ مرض فاشفہ وان کان اخرہ شغل فافرغہ لعباد

تک وان کان اخرہ لہو فاقبل تقلبہ الی طاعتک یعنی ای خدا اگر اس بندہ کو تیری بندگی سے فقر غافل

کرویا تو اسکو غنی کر دے اگر مرض حایل ہے تو شفا دے اگر کوئی شغلہ ہے تو اس سے باز رکہہ اگر کہیل

میں مصروف رہا تو اوسکے دلکو طاعت کیطرف منقلب فرما بعضی گذشتہ لوگون نے کہا ہے کہ حق تعالی

کے نزدیک ایک ایسی فضیلت ہے جو کسیکو نہیں دیتا مگر اوسکو جو روز پنجشنبہ کی شام کو مستعد ہو

جو شخص جمعہ کے دن ناخن تراشیگا اوسکو مرض سے صحت ملیگی اصمعی نے کہا ہے کہ ایک مرتبہ ہارون

رشید کے خدمت میں حاضر ہوا اوس روز جمعہ تہا ہارون رشید نے فرمایا کہ آج ناخن ترشوانا

سنت ہے اور نیز فقر کو دفع کرتا ہے پس اوسنے کہا کہ ای امیر المومنین تو بہے فقر سے ڈرتا ہے

اوسنے جواب دیا کہ مجہسے زیادہ مخوف نہوگا۔ **نوافل شب جمعہ** کتاب احیاء العلوم میں

اُوسے روز وفات بھی واقع ہوئی حدیث امام احمد بن حنبل سے مروی ہے بسند ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ **نوافل شب دوشنبہ** کتاب تحفہ میں ابوامامہ باہلی رضی سے روایت ہے کہ جو شخص پڑھے دو رکعت ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایکبار و آیۃ الکرسی و سورہ اخلاص اور سورہ معوذتین یعنی اربت الذی ایک ایک بار بعد سلام کی استغفار اور درود سو بار کہا دے خدای تعالیٰ اوسکو بہشتوں اگرچہ لایق دوزخ کے ہو اور بخشے گناہان ظاہر اور مخفی برابر ہر حرف اس نماز کے اور ثواب حج اور عمرہ اور شہادت اور ازادی سات بردی کا۔ **نوافل روز دوشنبہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ جو شخص پڑھے بارہ رکعت بعد طلوع آفتاب کے اور ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک بار و آیۃ الکرسی ایکبار اور بعد فراغ کے بارہ بارہ بار سورہ اخلاص اور استغفار پڑھے پکارا جاوے وہ شخص روز قیامت کو کہ بی ثواب اپنا خدای تعالیٰ سے اور ہزار حلّی اور تاج نور کے عطا ہوں اور سو فرستی استقبال کرکے بہشت میں لیجاویں **روز سہ شنبہ** اس روز میں اصلاح حال اور حجامت کرنا خوب ہے اور کہا ہے کہ قابیل نے ہابیل کو اسے روز قتل کیا تہا۔ **نوافل شب سہ شنبہ** کتاب تحفے میں مذکور ہے کہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایکبار اور آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ اخلاص تین بار دنیا سے جاتی ہے اپنی جگہ بہشت میں دیکھے۔ **نوافل روز سہ شنبہ** کتاب احیاء العلوم میں بانسناد شے رضی انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ بوقت طلوع ہونی آفتاب کے دس رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار نہ لکہا جاوے کوئی گناہ اُوسپر ستر روز تک اور سات برس کا

میں سورہ فاتحہ ایکبار اور سورہ کافرون تین بار اور بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایک بار۔ تو وہ شخص

پیغمبرون علیہ السلام اور صدیقون اور شہیدون کے ساتھ اوٹھیگا۔ **روز یکشنبہ** نصری کے عید ہے

اصحابہ سیر کے نزدیک اول روز یکشنبہ ہے اور یہ دن اول ہے تمام ایام کو تیاری میں اسے روز اللہ

تعالیٰ نے آفرینش کا آغاز فرمایا ہے لکھا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ جمعہ قبول کرین

اونہون نے کہا کہ یہ ہم نہیں چاہتے کہ یہود کے عید کے بعد ہماری عید ہو پس روز یکشنبہ اختیار کیا اور اسپہ

متفق ہین کہ ہر کام کے آغاز کو روز یکشنبہ مبارک ہے۔ **نوافل شب یکشنبہ** کتاب تحفے میں انس

بن مالک رضہ سے مروی ہے کہ دس رکعت پڑہے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایکبار و سورہ اخلاص

بیس بار تو نجات پاویگا وہ شخص آتش دوزخ سے اور داخل ہوئی بہشت میں سات درجے

شہادت کے **نوافل روز یکشنبہ** کتاب تحفے میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ پڑہے چار

رکعت ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایکبار اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ تا آخر

تک پڑہے کہ یہ خاتم ہے سورہ بقر کا ایک بار تو لکھادی خدای لکھا ثواب ہزار حج اور ہزار عمرہ

اور آزادی ہزار بردہ کا **روز دوشنبہ** مبارک روز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز سے

روز پنجشنبہ کو وظیفہ شروع کیا اہل اُمت نے ان دو نو روز کی فضیلت کی بارہ میں سوال کیا آپ نے

فرمایا کہ اس روز بندونکی اعمال آسمان پہ جاتی ہین اور مین اس امر کو پسند کرتا ہون کہ میری اعمال

نامہ لکھا جاوین اور میں روزہ سے ہون حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس

روز تولد ہوئی اور اسی روز آغاز نزول وحی کا ہوا اور اسی روز مدینہ سے مکہ کو ہجرت فرمائی اور

اور سختی ہای قیامت سے خلاص پاوے اور پیغمبرونکے ساتھ اوٹھی - **روز پنجشنبہ** مبارک ہے
مخصوص بنا بر انکے دعای حاجت اور ابتدای سفر زہری بنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
فرمائی ہے اور حدیث مرفوع ہی اذا اراد سفرا یخرج یوم الخمیس والحجامۃ یکرہ یوم الخمیس جو شخص سفر کا
ارادہ رکہتا ہو اسے روز سفر کری اس روز حجامت مکروہ ہے حمدون بن اسمعیل نے لکہا ہے کہ
مین نے منعم کے زبانی سنا ہے کہ اونہون نے مامون رشید اونہون نے مہدی سے اونہون نے منصور سے
اونہون نے اپنے والد سے اور اسکی والد نے اپنی دادا سے اور اونہون نے ابن عباس سے اور اونہون
نے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ سے روایت کی ہے کہ من احتجم یوم الخمیس فحم فمات فی ذلک
المرض یعنی جو شخص پنجشنبہ کے روز حجامت کری وہ گرم ہوکر اسے مرض مین فانی ہوگا اوس نے
لکہا ہے کہ مین بہی معتصم کے روبرو ایک عرصہ دراز کے بعد اتفاقا اوس روز پنجشنبہ تہا دیکہا تو وہ حجامت
بنوا رہے تہا یہ حال دیکہکر مین متحیر زیادہ ہوا اوسنے کہا کہ ای حمدون شاید میرا حیلہ کیا ہوا تجہے
یاد آیا ہے مین نے اقرار کیا اوس نے فرمایا کہ واللہ مجہی یاد نہین ایا حتی کہ اوسنے تہین لگا اخر
اس سے روز آخر وقت کو تپ عارض ہوئی اور اس مرض مین جان بحق تسلیم کی انس بن مالک رض
سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول برحق نبی فرمایا لوگون نے مجہسے سوال کیا کہ احوال دنو کا ہمان
کردیں مین جواب دیا کہ شنبہ کا دن مکر و فریب کا ہے کیونکہ اس روز قریش نے معام دار الندوہ
مین مکاری کی ہے اور یکشنبہ کا دن واسطے درخت لگانے اور واسطے تعمیر عمارت کے بہتر ہے
اسے روز حق تعالی نے آغاز آفرینش عالم فرمائی ہے اور دوشنبہ سفر و تجارت کا دن ہے

۱۰۲

گناہ بخشے جاوین اور درجہ شہادت کا پاوے - **روز چہار شنبہ** اسمین خیال ہت کم ہے ہر منگا چہار شنبہ نحس ہے کہا ہے کہ ایک ظریف تہا اوسکے بہائی نے اوس سے کہا کہ میری ہمراہ ایک کام کو چلنا ہے ظریف جواب دیا کہ اج چہار شنبہ ہے لع کی دن یہہ رہنا بہتر ہے اوسنی جواب دیا کہ کیا اج ہی دن حضرت یونس علیہ السلام نے بطن مادر سے ولادت نہین پائی ظریف نے جواب دیا کہ اسے وجہ سے تو وہ مر گی اور اسیوجہ سے اسکی برکت فوت ہو گی اور خوبی لباس اور فروانی وضع اور پوشش کم ہوئی اور حضرت یونس علیہ السلام کو مچہلی کے شکم مین جانا پڑا اوسنے کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام اسے روز پیدا ہوئی اوسنی جواب دیا کہ اخر کار بہائیوں کی ہاتہ سے کیا صدمی ہونچے کہ نوبت قید کی اور تباہی کی پہونچی اوس نے جواب دیا کہ اس روز حق تعالی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی حق مین وحی نازل فرمائی اوس نے جواب دیا کہ اخر جب تک حضرت ابراہیم علیہ السلام گلخن مین نہ گری وہ اتشکدہ سرد نہوا اوسنی کہا کہ اس روز حق تعالے نے ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح وفیروزی عطا فرمائی ظریف نے کہا ہتک مگر اوسوقت جب انکھین نابینا ہوئین اور دم گہٹنی لگا کہ جس سے قریب ہلاکت پہونچے

نوافل شب چہار شنبہ لکہا تحفۃ المومنین مین مروی ہے کہ سولہ رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ ایک بار سورہ اخلاص تیس بار شفاعت پاوے ستر ادمی کے اپنی اہل سے **نوافل روز چہار شنبہ** کتاب احیاء العلوم مین ابوادریس نے معاذ بن جبل رض سے روایت کی ہے کہ بارہ رکعت نماز قریب طلوع افتاب کے پڑہے ہر رکعت پر سورہ اخلاص ایکبار اٰیۃ الکرسی ایکبار و سورہ اخلاص و سورہ معوذتین تین تین بار نداکرے فرشتہ نزدیک عرش کے بخشی گی گناہ گذشتہ اور عذاب گور

متفق ہے بہ حساب ہر سال مین بارہ مہینہ مین انکی سال کی مدت ایکسو چون روز کی تقریباً
ہوتی ہے پس اس حساب سے کوئی مہینہ تو تیس روز کا اور کوئی اونتیس روز کا ہوتا ہے اور جو کسرات
دنونکی بڑھتی ہے وہ جمع ہو کر ایک دن ہو جاتا ہے اور اسی سے ذلحجہ کے اخیر مین زیادہ کرتی
ہین قران شریف کی عبارت اس قاعدہ کی تصدیق کرتی ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے ان
عدۃ الشہور عند الله اثنا عشر شہراً فی کتاب الله یوم خلق السموات والارض منہا اربعۃ حرم
بزرگی کے مہینے چار ہین ایک رجب دوسری ذیقعدہ تیسری ذوالحجہ چوتھی محرم ایک رجب
صرف تنہا ہے اور باقی باہم متصل ہین ان مہینوں کو بسبب انکی حرام کہتے ہین کہ ان مہینوں کے
طاعت کا ثواب زیادہ تر ہے اور اسی طرح گناہ کا بہے عذاب بیشتر ہے ایام جاہلیت مین بھی
یہہ مہینے حرام تھے اور اس ایام مین عرب کی لوگ جنگ جدال نہ کرتی تھے اور جو شخص اپنی دشمن سے
مخوف ہو وہ ان دنوں مین بیخوف رہتا ہے یہانتک کہ اگر کسی شخص کے دروازہ پر کوئی قتل
ہوا اور وہ قاتل اوسکی دروازہ پر جاوی اور ملاقات کرے تو کوئی اوسکے ورثہ مین سے
متعرض نہ ہوتا۔ اب ہر مہینہ کا مفصل بیان کرتا ہون **ماہ محرم** مبارک ہے کہتے ہین کہ وجہ
تسمیہ محرم کی یہہ ہے کہ اس مہینہ مین جنگ جدول کرنا حرام ہے اس مہینہ کا اول روز معظم ہے
ملوک عرب اس روز مین مجلس کرتی اور تہنیت اور شادی یانہ بجاتی ہین جسطرح کہ اغاز سال
فارس مین نوروز سلطانی ہوتا ہے جو کہ ملوک عجم کی نزدیک نہایت فخر ہے اوس روز تہنیت
کرتی ہین اور دسوین محرم کو عاشورہ کہتے ہین یہہ دن ہر ملت مین بزرگ ہے اس وجہ سے

اسی روز شعیب علیہ السلام نے سفر کیا ہے اور تجارت کر کے نفع حاصل کی اور سہ شنبہ خون کا دن ہے
اسی روز حضرت حوا علیہ السلام حائض ہوئیں اور چہار شنبہ نحس مستمر ہے حق تعالیٰ نے اسی روز
قوم عاد و ثمود کو ہلاک کیا اور فرعون اور اوسکے لشکر کو غرق کیا اور پنجشنبہ مہم اور حضوری بادشاہان
کے واسطے ہے ابراہیم خلیل اللہ اسی روز بادشاہ پاس گئے اور بہت تکریم اور عزت حاصل ہوئی
جمعہ کا دن نکاح اور خطبہ کا ہے اسی روز حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح حضرت حوا علیہ السلام
کے ساتھ ہوا ہے **نوافل شب پنجشنبہ** کتاب احیاء العلوم میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ مابین مغرب
اور عشا کے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار و سورہ اخلاص اور سورہ
معوذتین پانچ پانچ بار اور بعد سلام کے پندرہ بار استغفار اور ثواب اوسکا والدین کو بخشے حق والدین کا ادا
ہو جاویگا اگرچہ عاق ہے ہوا ہوا اور اسکے ثواب صدیقوں اور شہیدوں کا پاوے - **نوافل روز
پنجشنبہ** کتاب احیاء العلوم میں ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ مابین ظہر اور عصر کے دو رکعت نماز پڑھے
اول میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی سو بار دوسری میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص سو بار اور بعد سلام سو بار درود
پڑھے خدای تعالیٰ ثواب دیویگا بقدر روزہ ماہ رجب اور شعبان اور رمضان کے اور برابر
حاجیوں اور ایمانداروں اور متوکلوں کے اور تحصلی میں لکھا ہے کہ پچاس ہزار رکعت کا ثواب ملیگا

تیرہواں باب عربی مہینوں کی فضیلت اور اوسکے نوافل کے بیان میں

عرب کے نزدیک مہینہ اس زمانہ سے مراد ہے جو دو ہلال کے درمیان میں واقع ہوتا ہے اور

ستره محرم کو کعبہ ڈھانے کیواسطے اصحاب فیل آئے اور حق تعالی نے مرغ ابابیل کو بقدرت کاملہ
خود اونپر غالب فرمایا کہ ترمیھم بحجارة من سجیل فجعلھم کعصف ماکول **نوافل ماہ محرم** کتاب رشید
المومنین میں لکھا ہے کہ جو کوئی محرم میں پڑھے اول روز دو رکعت نماز اور پڑھے ہر رکعت میں
بعد الحمد کے تین تین بار سورہ اخلاص اور بعد سلام تین بار یہ دعا پڑھے اللھم انت اللہ الا
بدی القدیم وھذہ سنۃ جدیدۃ اسئلک فیھا العصمۃ من الشیطان والعون علی النفس الامارة
بالسوء واسئلک الاشتغال بما یقربنی الیک یا کریم یا ذا الجلال والاکرام خدای تعالی اوسکی اوپر
فرشتہ موکل کریگا کہ وہ دور کری اوسکے کام نیک میں اور کہے شیطان کہ افسوس ناامید ہوا
میں کہ اس شخص سے تمام سال کو دیگر کتاب الاوراد میں مرقوم ہے کہ جو کوئی شب عاشورہ میں
سو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص تین تین بار اور بعد فراغ کے ستر
بار کلمہ تمجید پڑھے گناہ اوسکے بخشے جاوینگے تمام اگرچہ ریت بیابان سے زیادہ ہوں دیگر
روایت ہے کہ اگر دو رکعت نماز پڑھے شب عاشورہ میں ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ
اخلاص پانچ پانچ بار اور بعد سلام کی ستر بار کلمہ تمجید پڑھے اللہ تعالی اوسکی قبر کو نور سے
معمور فرمادی دن قیامت تک دیگر اور جو شخص کہ نذر ہے چار رکعت نماز نفل دن عاشورہ
کے کہ پڑھے ہر رکعت میں الحمد ایک بار اور سورہ اخلاص پچاس بار بخشے خدای تعالی اوس سے
گناہ پچاس برس کا اور بنای خدای تعالی واسطے اوسکے فرشتوں کی گروہ میں ہزار محل
نور سے **ماہ صفر** وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس مہینہ میں لوگوں کی گھر کے گھر خالی ہوجاتی ہیں اور لوا

۱۰۶

اس روز حق سبحانہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تھی اور اسی روز حضرت نوح
علیہ السلام کی کشتی کوہ جودی پر پہونچی اور قیام کیا اور طوفان سے خلاصی ہوئی اور اسی روز
حضرت ابراہیم و حضرت موسی اور حضرت عیسی صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی ولادت ہوئی اور اسی
روز حضرت ابراہیم صلواۃ اللہ علیہ پر آگ گلزار ہوئی اور اسی روز حضرت یعقوب علیہ السلام
کی آنکھیں اللہ تعالی نے روشن فرمائیں اسی روز حضرت یوسف علیہ السلام نے قید سے رہائی پائی
اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو تخت خلافت حاصل ہوئی اسی روز قوم یونس علیہ السلام
پر سے عذاب دور ہوا اسی روز اسی روز حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت زائل ہوئی اسی
روز حضرت ذکریا علیہ السلام کے دعا مستجاب ہوئی اور حضرت یحیی علیہ السلام تولد ہوئی اسی
روز حضرت موسی علیہ السلام کی زینت ہوئی کہ درخت سے نور نظر آیا روایت ہے کہ جب حضرت
رسالت ماب مدینہ میں تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ یہود عاشورہ کی روز روزہ رکھتے ہیں پس آپ
نے کہا کہ اس روز روزہ رکھنے سے کیا غرض ہے انہوں نے جواب دیا کہ اس روز حق تعالی نے
فرعون کو معہ لشکر غرقاب کیا اور موسی علیہ السلام کو معہ لشکر نجات دیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں حضرت موسی علیہ السلام سے زیادہ حق دار ہوں پس حکم دیا روز عاشورہ کو روزہ
رکھا جاوے بیٹے اہل اسلام اس روز کی تعظیم کرتے ہیں تاآنکہ حضرت حسین علیہ السلام اور حرم اہلبیت
کی شہادت اسی روز واقع ہوئی پس اہل تشیع نے اس روز کو داخل ماتم عزاداری کیا
اور اہل تسنن کا اعتقاد کہ اس روز جو سرمہ لگاویں تو ایک برس تک دکھنا کی بیماری نہوگی اور

کتاب انوار الاذکیا مین لکھا ہے کہ اخری چہار شنبہ ماہ صفر کو بعد حمام کی غسل کری اور وقت
چاشت کے دو رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت مین بعد الحمد کے سورہ اخلاص تین تین بار
پڑھے پھر بعد سلام سورہ الم نشرح اور معوذتین اور اذا جاء اور سورہ اخلاص اسی اسی بار
بار ایک گوشہ مین تکبیر پڑھے اسکی برکت سے غنی ہوگا اللہ تعالی اوسکی ولکوا در عمر اوسکی دراز ہوے
اور دولتمند ہو جاوے - **ماہ ربیع الاول** اس مہینہ کو ربیع اس نظر سے کہتی ہین کہ لوگ
اس مہینہ مین جمع ہوکر امور خیرات اور طاعت مین سرگرم ہوتی ہے یہ مہینہ مبارک ہے حق تعالی
اس ماہ مبارک مین اہل عالم پر ابواب خیر و سعادت مفتوح فرمائی ہین اس مہینہ کے اٹھوین تاریخ
کو حضرت مدینہ مین تشریف لائی ہین اور اس مہینہ کے بارہوین مولد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور تیرھوین کو حسین مختار ثقفی کوفہ مین حضرت امام حسین علیہ السلام کا عوض لیکر تشریف لیگیے جسکی
حکایت مشہور ہے **نوافل ماہ ربیع الاول** کتاب شرح شہادت الاخبار مین لکھا ہے کہ تابعین
اور تبع تابعین بروز وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ۱۲ روین ربیع الاول مین بہ نیت ہدیہ
بروح اقدس کے تین رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد الحمد کے اکیس بار سورہ اخلاص
پڑھے چنانچہ ایک بزرگ پڑھنی والی اس نماز کو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خواب مین ارشاد فرمایا کہ تمکو سانیہ بیجاویگا بہشت مین سبحان اللہ زہے طالع اوس شخص کی
جس سے یہ وعدہ ارشاد ہو - **ماہ ربیع الاخر** اخر اس مہینہ کی سو تاریخ کو حجاج بن یوسف نے
کعبہ مین اگ لگائی ہے جبکہ عبد اللہ بن زبیر نے محاصرہ و مجادلہ کیا **نوافل ماہ ربیع الاخر** فضایل

۱۰۸

عازم ہوئے تھے بعض اوقات زمان جاہلیت میں بعضی عرب ماہ صفر کو حرام سمجھتے تھے اور اس
موسم میں ایک آپس سے کہ پڑا ہو کر آوازہ دیتا تہا کہ تمہاری خدائی لاایے اپنے ماہ صفر کو تم پر حرام کیا ہے پس
تم بہی حرام سمجہو اور اسکے بموجب حرام جانتے تہے حالانکہ یہ لوگ بہت سے کام سے گذری ہیں کیونکہ
اہل عرب صاحب جنگ اور غارت ہوتے تہے جب تین مہینہ گوشہ نشین رہتے تہے تو نہایت سختی سے
گذرتی تہے پس فراموش کرتے تاخیر فرمایا ہے تحریم محرم کے تئین بہ نسبت صفر کے اور ایسے عبارت
پر اشارہ حق تعالی نے فرمایا ہے انما النسی زیادۃ فی الکفر یضل به الذین کفروا یحلونه عاما ویحرمونه عاما جمہور
کا اعتقاد ہے کہ اس مہینہ میں خانہ نشینی لڑائی سے جنگ وغیرہ سے حذر چاہیے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے من بشرنی بخروج صفر بشرته بالجنة یعنی اوس شخص کو جو
کہ بشارت دیتا ہے مجہے کہ ماہ صفر گذرا تو میں اوسکو اوسکی بہشت کی بشارت کہتی ہیں کہ اول صفر کو
عید بنی امیہ کی ہوئے ہے اور نیز حضرت امام حسین علیہ السلام کا سر دمشق میں لیگئے ہیں کہتے ہیں کہ
جسوقت یزید بن معاویہ امام حسین کا سر مبارک دیکہا کہا قبح اللہ ابن زیاد لکنت ارضی منه بدون ہذا
یعنی زشت کرے حق تعالی ابن زیاد کو میں راضی نہ تہا کہ اس سے یہ فعل وقوع میں آئے اور امام بیمار
زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام سے کہا یا امرت یا ابا عبد اللہ ہذا یعنی میں نے یہ حکم نہیں
دیا اے ابا عبد اللہ اور بیسویں ماہ صفر کو امام حسین علیہ السلام کی سر کو واپس دیا اور ربیوں تاریخ کو
خلیفہ مامون رشید نے جامہ سبز کا پہننا چہوڑ دیا ہے جو بیسویں ماہ صفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غار میں تشریف لائے ہیں اور آپ کی ہمراہی میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تہے لوامع صفر

ستارون کی آواز اس مہینہ مین نہین سنی جاتی اور اصم یعنی بہرا اسکی وجہ یہ ہے کہ اس مہینہ مین
گناہ کا مواخذہ نہین ہوتا ہے جیسا کہ کہتی ہین کہ اس مہینہ مین کریم کے کان برائی کے سننے سے
بہری ہین اور گناہ مین نہین دیری جاتے ہین اس مہینہ کو اصب کہتے ہین اس نظر سے کہ
حق تعالے باران رحمت برساتا ہے اور بیچ اپنی بندو کی مغفرت فرماتا ہے الغرض احادیث نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینے کی فضیلت مین صادر ہوئی ہین اور ہر ایک حدیث سے یہ امر ثابت ہے
کہ اس مہینہ مین پروردگار کی طاعت مین ثواب حاصل ہوتا ہے اس مہینہ مین دعا مستجاب ہوتی ہے
ایام جاہلیت جب کوئی مظلوم چاہتا کہ کسے ظالم کی دعوت کری تو وہ ماہ رجب کے آنی تک تاخیر کرتا تھا
پس دعا کرتا اور وہ مستجاب ہوتی تھے اور منجملہ اسکی یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ
مین ایک روز عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے روبرو حاضر تھا کہ ایک مرد پیر سال کور و لنگ ایک شخص کا
ہاتھ تھامی ہوئی آیا جب عمر رضی اللہ عنہ نے ملاحظہ کیا فرمایا کہ اس مرد کریہ المنظر کے سوا آج تک
کوئی نظر نہ آیا ایک مرد جو حاضر تھا اوسنی عرض کی کہ اے امیر المومنین آپ اسکو نہین پہچانتی امیر المومنین
نے جواب دیا کہ نہین پہچانتا ہون اوسنے جواب دیا کہ یہ شخص ابن صفا السلمی ہے جسکو عیاض نے بددعا
دی تھی پس عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ عیاض کو طلب کرو جب وہ حاضر ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ جو کچھ صفا کی ساتھ گذرا ہے مفصل بیان کر اوسنی کہا کہ یہ لوگ دس نفر تھے اور مین انکا چچا
زاد بھائی ہون مگر سب والد کی اولاد مین بجز میرے اور کوئی نہ رہا تھا اور مین اپنی قوم مین ارشد تھا
پس اونہون نے میرا زر و مال لے لیا اور مجھپر ظلم کیا پس اونسے مین نے گفتگو کی اور خدا کی یاد دی اور

۱۱۰

شعو مین لکہا ہے کہ اول روز اور پندرہوین روز اور اخری روز اس مہینہ کے چار رکعت نماز پڑھے
ہر رکعت مین بعد الحمد کی پانچ بار سورہ اخلاص کہ ثواب عظیم ہے اور بخشے خدای تعالی اسکے سب گناہ
اگلے اور دیویگا بہشت **ماہ جمادی الاول** اس سبب سے ان دو مہینون کو جمادی کہتے ہین
کہ یہ دونو مہینے زمستان اور سرما مین واقع ہین اس مہینہ کے ۔ تاریخ جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا مولد
واقع ہوا اور پندرہوین کو جنگ جمل واقع ہوئی **نوافل ماہ جمادی الاول** روایت ہے حضرت
صحابہ رض پڑھتے تھے اس مہینہ کے غرہ مین بیس رکعت نماز بعد الحمد کے ایک بار سورہ اخلاص اور
فارغ ہونے کے بعد ۱۰۰ بار درود شریف کہ ثواب بے اندازہ ہے ۔ **ماہ جمادی الاخر** گذشتہ لوگونکا
اعتقاد ہے کہ اس مہینہ مین اکثر حادثات عجیب واقع ہوئی جیسا کہ کہتی من العجب کل العجب بین
جمادی ورجب یعنی عجب ہے اور تمام عجب درمیان جمادی الاخر اور رجب کی اس مہینے کی اول
تاریخ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتی نازل ہوئی اور دوسری تاریخ حضرت
امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولادت واقع ہوئی **نوافل ماہ جمادی الاخر**
کتاب فضایل شہور مین اخطب ہے بن حسان سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اس مہینہ مین
بارہ رکعت نماز پڑھتے تھے اور اکثر صحابہ اکرام نے اسپر اتفاق کیا ہے دیگر دو دس روز
اخیر اس مہینہ کے روزہ رکھتی تھے استقبال مہینہ رجب کو اور ہر شب اس دس روز مین بیس رکعت
نماز پڑھتے تھے ۔ **ماہ رجب** یہ خدا کا مہینہ ہے کہتے ہین کہ وجہ رجب کہنی کی یہ ہے کہ اہل
عرب نے اس مہینہ کے تعظیم کی ہے اور رجب کی معنی تعظیم کے ہین کہتے ہین کہ اسکو اصم کہتی ہین کیونکہ

کلمہ تمجید اور درود شریف اور استغفار پڑھے پھر سجدہ میں جاکر جو دعا مانگیگا قبول ہوگی اور اُسکے صبح کو
روزہ رکھے بڑی فضیلت ہے دیگر اس مہینہ میں روز اول اور تین روز آخر روزہ رکھے اور نزدیک وقت
افطار کے یعنی پہلے عشر کے دو رکعت نماز پڑھے اول میں بعد الحمد کے انا انزلنا پڑھے اور سورہ اخلاص ایک
ایک بار دوسری میں بعد الحمد کی سورہ اذا زلزلت الارض اور سورہ اخلاص اور سورہ ناس ایک ایک
بار پڑھے سات برس کے عبادت کا ثواب ملیگا اور ستر ہزار فرشتے اُسکی آمرزش کے دعا کرینگے

ماہ شعبان اسکی تسمیہ کی وجہ یہہ ہے کہ اس مہینہ میں فضائل متشعب ہوتے ہیں یعنی جمع ہوتی ہیں
اس مہنہ کو شہر نبی اللہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے شعبان شہری لیلۃ النصف لیلۃ الصک
یعنی شعبان ہمارا مہینا اور شب اسکی شب برات ابوہریرہ رضی اللہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیے ہے کہ فرمایا حضرت نے ان اللہ یغفر الذنوب لیلۃ النصف من الشعبان الجمیع حلہ الا المشرک
او مشاحن الاحیہ معنی یہہ ہے کہ خداوند تعالی بخشتا ہے گناہ ابتی تمام بندوں کی مگر کافر مشرک یا جو شخص اپنی
بہائی کا دشمن ہے اُسکا نہیں بخشتا ہے بعضی کا یہہ مقولہ ہے کہ لیلۃ النصف یعنی نصف شعبان کی رات
مبارک ہے کہ فیہا یفرق کل امر حکیم اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم
سے روایت کی ہے ان اللہ یغفر لیلۃ النصف من شعبان اکثر من عتم کلب یعنی تحقیق ہے کہ بخشتا ہے اللہ تعالیٰ
بیچ سب ماہ شعبان کو اپنے بندوں کی گناہ کو اور اُس سبب سے رسول اللہ نے تحقیق فرمایا ہے بنی کلب
کو اسواسطے کہ اُس زمانہ میں بنی کلب کی گوسفند بہ نسبت دیگر قوم کے کثرت تھی اور بیچ میں شعبان کو
قبلہ مقام کعبہ مشہور ہوا اور یہہ آیہ نازل ہوئی فول وجہک شطر المسجد الحرام — **تمام ہوا ماہ شعبان**

۱۱۲

بسبب خوشامدی کے بہت سے باتیں کہے مگر میری عاجزی نے کچھ بھی اُوسکی دلمیں اثر نہ کیا پس میں
نے ماہ رجب اُوسکو مہلت دی جب رجب کا مہینہ آیا میں نے آسمان جانب ہاتھ اُوٹھا کر یہ عرض کیے
پس اسکی زادی اِسی سال میں بتدریج فوت ہوگئی اور یہ رہ گیا سو اندھا لنگڑا ہوگیا جیسا کہ نظر آتا ہے
اس طرح اپسلے ہاتھ پکڑ کر کھینچے میں پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ یہ عجیب امر ہے کہ رجب
کے اول تاریخ کو حضرت نوح کشتی پر سوار ہوئے اور اس مہینہ کے چوتھی کو جنگ صفین واقعہ ہوئی اور
پندرھویں کو صلواۃ داؤد علیہ السلام ہوئی لکھا ہے کہ اس مہینہ کے ستائیسویں کو رحمت ایزدی سے خلق اللہ
خوشنود ہوئی اور ستائیسویں رجب کے شب کو حضرت رسالت مآب کی معراج ہوئی ۲۷ روں کو
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی **نوافل ماہ رجب** خلاصہ الاخبار میں ہے کہ جو
شخص مہینہ رجب کے پہلی اور ۱۵ روں اور آخر میں غسل کرے خارج ہوئے اپنی گناہوں سے اُوس روز
کے طرح کہ جب پیدا ہوا اپنی ماں سے **دیگر** اس مہینہ میں پانچ روز افضل ہیں واسطے عبادت کی ایک
اول ایک اوسط تین آخر میں **دیگر** شب اول میں بعد نماز مغرب کے بیس رکعت نماز پڑھنا بعد الحمد
کے ایک ایک بار سورہ اخلاص کے ساتھ موجب فواید ہر دو جہان کا ہے **دیگر** نماز شب استفتاح کہ
شب پندرھویں ماہ رجب کی ہے کتب احادیث میں منقول ہے کہ اس شب کو بیس رکعت نماز
پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص ایک بار ثواب پاولگا صدقہ نقرہ اور طلا کا بقدر جہاڑوں اور
درختوں دنیا کی اور نمار کا بقدر برگ ہائے درختان دنیا کی **دیگر** نماز معراج کی ۲۷ روں رات رجب
کی ہے کتاب الاوراد میں منقول ہے کہ اس شب کو بارہ رکعت نماز پڑھے اور بعد اختتام نماز کے سو بار

کہ اس روز قریب غروب آفتاب کے سو بار لاحول پڑھے کہ خدای تعالیٰ اسے ہر [illegible]
[illegible] جنت میں عطا فرمائی اور سو آدمی کو اوسکی شفاعت پر دوزخ سے نجات دیوے ماہ رمضان
اس سبب سے اسکو رمضان کہتے ہیں کہ سوزش وجوع کی صائمین کو مصادف ہے اور اسوقت میں معاونت
[illegible] صدقات [illegible] یعنی [illegible] کہ اس مہینہ میں گناہ سوختہ ہوتے ہیں یعنی محو ہوجاتے
[illegible] ہے کہ آپ نے فرمایا رمضان شہر [illegible]
[illegible] گناہ معاف ہوتے ہیں اور [illegible]
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انزلت صحف ابراہیم علیہ السلام [illegible]
رمضان وانزلت [illegible] لثمانیۃ عشر لیلۃ مضت من شہر رمضان وانزل الانجیل لثلث عشر
لیلۃ مضت من شہر رمضان وانزل الفرقان علی محمد لاربعۃ وعشرین من شہر رمضان یعنی نازل ہوا صحیفہ
واسطے ابراہیم علیہ السلام کے تیسری رمضان کی شب اور اٹھارویں رمضان کو زبور حضرت داؤد
علیہ السلام پر اور تیرہویں رمضان کو انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر اور [illegible] رمضان کی شب کو فرقان حضرت محمد
مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اذا کان اول لیلۃ من رمضان نادی الجلیل جلت عظمتہ رضوان الجنۃ فیقول
لبیک وسعدیک فیقول افتح ابواب جنتی وزینہا للصائمین من امۃ محمد ولا تغلقہا حتی ینقضی شہرہم
ثم نادی یا مالک [illegible] خازن النار فیقول لبیک وسعدیک اغلق ابواب جہیم عن الصائمین من امت
محمد لا تفتحہا حتی ینقضی شہرہم ثم نادی یا جبرئیل فیقول لبیک وسعدیک فیقول انزل الارض صفدا

۱۱۲

حضرت شیخ ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ دیکھا مین نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خواب مین کہا مین نے ای
خاتون کس چیز کو دوست رکہتی ہین کہ زیادہ اوپر روح تیرے کی بخشون مین فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ
عنہا نے دوست رکہتی ہون مین شعبان کے مہینہ مین ۸ رکعت نماز بیک سلام تجار قامد سے کیے اور پڑ
ہی ابو القاسم بیچ ہر رکعت کے بعد الحمد کے سورہ اخلاص گیارہ بار جو کہ یہ نماز شعبان کے مہینہ مین
پڑہے اور بخشے مجہکو ثواب اوسکا ای ابو القاسم مین ہرگز قدم نہ رکہونگی جنت مین جبتک کہ اوسکی شفاعت
نہ کرون مین یہ نماز اگر اول ہے رات کو پڑہے تو بہتر ہے خواہ بیچ ہے یا اوسکو اختیار ہے جب چاہے پڑہے
دیگر ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پندرہوین شعبان کو غسل کرے ساتہ بہت عبادت کے
بدلے مین ہر قطرہ پانی غسل اوسکے کے لکہا جاوے ثواب اوسکو سات سو رکعت نماز نفل کا پہر بعد غسل کے
دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑہے اور ہر رکعت مین بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص
تین بار پڑہے پہر قرأت تحیۃ الوضو کی ۸ رکعت نماز نفل ادا کرے بیچ ہر رکعت کے بعد الحمد کی سورہ
انا انزلنا ایکبار اور سورہ اخلاص پچیس بار پڑہے تو تمام گناہ اوسکے بخشے گی اور پاک ہوگا ایسا ہو جیسے
مانند بچے کہ پیدا ہوا جیسے ماں اپنی سے اور فرمایا دیگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑہے شب
برات مین ۱۰۰ رکعت نماز نفل ہر رکعت مین بعد الحمد کی سورہ اخلاص ۱۰ بار پڑہے اور پندرہ کو روزہ رکہے
معاف کریگا اللہ تعالی ہے گناہ اوسکی پچاس برس کے دیگر جو شخص آخری جمعہ ماہ شعبان کو بابین مغرب
اور عشا کی دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص دس بار اور
سورہ معوذتین ایک بار اگر شعبان دوسری تک مریگا باایمان مریگا دیگر اعمال شب برات کی یہ ہے

کل لیلۃ سبعون الف الف عتیق من النار فاذا کان اخر یوم من شہر رمضان اعتق اللہ تعالیٰ فی ذلک
الیوم بعدد کل عتیق و فیہ لیلۃ القدر یعنی عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سال سے دوسری برس تک کل بہشت مزین ہوتی ہے نیا بر داخل ہونے
ماہ رمضان کے پس اول شب رمضان میں عرش الہی کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جسکا نام مشیرہ ہے
اُس ہوا سے درختان بہشت کے پتی اور دریچہ ہای قصور بہشت کے حلقے ہل جاتی ہیں اور انمیں
سے نہایت عمدہ و دلکش آوازیں سنی جاتی ہیں تاانکہ درمیان شرفہای بہشت کے حور العین اشتاد
ہوکر رضوان سے کہتی ہیں کہ اج کی شب میں کیا کیفیت ہے وہ جواب دیتا ہے اور کہتا ہے لبیک
اور پھر کہتا ہے کہ مجموعہ نکوئی اجکی شب ماہ رمضان کی اول شب ہے اور حق تعالیٰ نے درہای بہشت
مفتوح فرمائی ہیں اور حق تعالیٰ ندا دیتا ہے کہ ای رضوان بہشت کی دروازہ کھول اور ای مالک
دوزخ دروازہ دوزخ کے مسدود کر حق تعالیٰ ہر ایک افطار میں سب ہای رمضان سے ہزار ہزار
بندہ مسلم ازاد فرمایا ہے آتش دوزخ سے اور اخیر ماہ رمضان کی شب کو اسقدر بندہ ازاد فرماتا ہے
کہ جو کہ اور تمام مہنہ کے ازاد کی ہوتی ہیں اور رمضان میں شب قدر بھی ہے ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا ہے کہ جو کچہ خیر و شر روزی وغیرہ کے باب میں سال بھر ہوتا ہے وہ شب قدر کو
لکھا جاتا ہے کہ یہ سب مبارک ہے کہ یفرق فیہا کل امر حکیم بعضی علما کی تفسیر میں ہے عن جابر عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کتب ربنا لیلۃ القدر ثم الشہادۃ ہو فی العشر الخیر فی الوتر من
کیا گیا ہے طلقتہ بلجۃ الاجارۃ ولا باردۃ یعنی حضرت رسالت ماٰب صلی اللہ علیہ وسلم سے جابر

علی الروزة من امت محمد لیلا لیفسد وعلیہم ظلومہم وافطار ہم وللہ عزجل فی کل یوم من ایام رمضان عند طلوع
الشمس وعند الافطار عتقاء یعتقہم من النار عبیدا واماء انس بن مالک سے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت ہی کہ اول شب رمضان کو اللہ تعالی رضوان کو ندا دیتا ہے کہ یہ بہشت کا خزانچی ہے کہ دروا
زہ بہشت کھولکر زینت وزیبایش بہشت کی کر واسطے روزہ داران امت محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کے اور جب تک ماہ رمضان آخر نہ ہو دروازہ بہشت کا بند نہ کر اور مالک دوزخ کو پکار کر فرمایا ہے
کہ لبیک وسعدیک یعنی روزہ داران محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روبرو دروازہ دوزخ کا مسدود
کر اور جب تک ماہ رمضان ہے ہرگز دروازہ دوزخ مفتوح نہ کر بعد ازاں جبریل علیہ السلام سے ارشاد
کرتا ہے کہ لبیک وسعدیک یعنے سرزمین پر جا کر امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شیاطین جن وانس
کی گردنمین طوق زنجیر ڈال تا کہ آدمی کی روزہ میں فساد نہ کریں اور ان کو افطار میں اطاعت نہ لاوین
اور واسطے حق تعالی کے ماہ رمضان کی ہر روزہ قبل طلوع آفتاب اور نیز افطار کی ازاد ہیں کہ آتش دوزخ
سے ازاد کرتا ہے عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان الجنة لتشہد وتزین
من الحول الی الحول لدخول شہر رمضان فاذا کانت اول لیلة من شہر رمضان ہبت ریح من تحت
العرش یقال لہا المثیرة فیصفق اوراق الجنة وحلق المصاریع فیسمع لذلک طنین لم یسمع السامعون
اطیب منہ فتبرز الحور العین حتی یقفن بین شرف الجنة ویقلن یا رضوان ما ہذہ اللیلة فیجیبہن انہا لیلة ثم یقول
خیرات حسان ہذہ اول لیلة من شہر رمضان فتحت فیہا ابواب الجنة ویقول اللہ تعالی یا رضوان افتح ابوا
ب الجنان ویا مالک یغلق ابواب النار عن الصائمین من امة محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم واللہ تعالی عند فطر

الرحیل فیقولون یا جبرئیل ما صنع اللہ تعالیٰ بالمومنین فیقول ان اللہ تبارک و تعالیٰ نظر الیہم فی ہذہ
اللیلۃ فعفا عنہم و غفرلہم فاذا کانت غداۃ الفطر بعث اللہ تعالیٰ الملائکۃ فیقفون علی افواہ
الطرق فیقولون اخرجوا یا امۃ محمد الی رب الکریم یعطی الجزیل و یغفر العظیم فاذا برزوا الی مصلاہم یقول
اللہ تبارک و تعالیٰ یا عبادی سلونی فوعزتی و جلالی لا تسئلونی الیوم احدکم شیئا الا اعطیتہ فی الآخرۃ
و دنیاہ یعنی اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے جبرئیل علیہ السلام کو فطر کی شب کہ وہ فرشتوں کی زمین پر جاؤ
پس وہ زمین پر آکر امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور تمام شب ہر ایک
مومن جو نماز یا طاعت پڑھتا ہے اوسکی موافقت فجر تک کرتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام
ندا کرتے ہیں کہ الرحیل الرحیل پس ملائکہ کہتے ہیں کہ اے جبرئیل حق تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ کیا
کیا کیا جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ آج کی رات میں حق تعالیٰ جل شانہ علیہ نے ایکو نظر رحمت کی
نگاہ فرمائی اور ایکو بخشش اور اوسکی صبح یعنی عید الفطر کو گروہ ملائکہ نازل ہوکر کہتا ہے کہ اے
امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باہر نکلو تم تاکہ پروردگار تمہاری امرزش کرے پس جب وہ لوگ
بعزم نماز باہر آتے ہیں تو اونکی نمازگاہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے آج اپنی خواہش
کی مجھسے استدعا کرو قسم اپنی عزت و جلال کی ہے کہ تمہاری خواہش دینوی ہوں یا آخرت کی فوراً عطا
کرونگا اور وعدہ رحمت اس نظر سے ہے کہ حق تعالیٰ اوس روز رحمت فرماتا ہے اپنی مددنیہ
اور اسی سبب اس دنکا نام روز رحمت ہے اسی روز اللہ تعالیٰ نے وحی پہنچانے کی خدمت
۱۱۸ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو عطا فرمائی اور اسی روز نحل پر درخت صادر ہوئی تنقیہ نباتی شہد

نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ دیکھا میں نے شب قدر کو اور بھول گیا میں یہ شب قدر رمضان کے
انیسویں روز میں واقع ہے یہ شب لطیف معتدل نہ گرم ہے نہ سرد ابن مسعود نے حضرت
رسول [illegible] سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اطلبوھا لیلۃ سبع عشرہ من رمضان و لیلۃ احدی
[illegible] و ثلث عشرین و سکت یعنی طلب کرو شب قدر ماہ رمضان کی سترہویں اور اکیسویں اور تیسویں
[illegible] پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سکوت اختیار فرمایا ابی بن کعب رضی اللہ سے روایت ہے کہ ۲۷ ماہ
رمضان کو شب قدر ہے اور کہا کہ اُس رات کو آفتاب طشت کی صورت پر طلوع کرتا ہے اُس روز
شعاع نہیں ہوتی اور بعض کہتے ہیں کہ سورہ لیلۃ القدر کی اول سے لیکر تک شب قدر ہے پس ستائیسویں
تاریخ کو استدلال کیا ہے رمضان کے ساتویں دن مامون خلیفہ نے سبز جامہ پہنا ہے اور اُنتیسویں کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا اور ۹ کو عباسیہ کی دعوت ظاہر ہوا خراسان میں اور ۲۶ کو
کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اعانت کو [illegible] فرشتے نازل ہوئے۔ **نوافل ماہ رمضان**
کتاب ریاحین میں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ شب ۲۷ کو دو رکعت نماز
پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ انا انزلنا ایک بار اور سورہ اخلاص سو بار اور بعد سلام کے سو بار
درود شریف پڑھے ثواب عظیم ہے **ماہ شوال** وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جس وقت جمع کے شتر اپنی دم کو
شولان یعنی اٹھاتا ہے۔ غرہ شوال کے شب عید ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ان اللہ تعالی امر جبریل لیلۃ الفطر فاہبط الی الارض مع الملائکۃ
فیصلون علی کل نایم و قاعدہ و مصلی و ذاکر و یدعون لی و علیہم حتی طلع الفجر و نادی جبریل

میں بعد الحمد کے تین بار سورہ اخلاص پڑھیں ثواب عظیم ہے **ماہ ذالحجہ** اس سبب کہتے ہیں کہ عرب
جاہلیت کے ایام میں حج کیا تھا اس مہینہ کی اول دس تاریخ معلومات کہے ہیں اور حق تعالے کے نزدیک
نہایت عزیز ہیں اور پہلے دوسری تاریخ میں جناب امیر اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا الصلوۃ والسلام کا نکاح
ہوا آٹھویں کو اس مہینہ کے روز ترویہ ہے اس نظر سے کہ سقایا حاج مسجد الحرام میں پانی بھرا کرتے تھے
ایام جاہلیت اور ایام اسلام میں قیام تک اوس پانی کو دیتا ہے حجاج کو ونالہ مرتبہ ہے اس نظر سے
کہ لوگ باہم تعارف بہم ہوتی تھی میں واقعہ عرفات یعنی اس روز ہمدیگر کو پہچانتے ہیں اور نیز یہ ہے روایت ہے
کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسی روز حضرت خلیل اللہ صلوۃ اللہ کو حج کے مناسک تعلیم فرمائی دسویں
اس مہینہ کے روز نحر یعنی عید الاضحی کا دن ہے اوسی روز کبش یعنی موج بجائے حضرت اسمعیل علیہ السلام
کو فدیہ سے بجالائے بعد کے تین دن کو ایام تشریق کہتے ہیں بدین وجہ کہ گوشت قربانی کا اشراق پاتا ہے اس تین
دنیں اور نیز اٹھارویں کو غدیر خم ہوا ہے اور ۲۴ کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خاتم مبارک
اپنی کو حالت رکوع میں تصدق فرمایا ہے ۲۵ ویں کو حضرت داود علیہ السلام پر استغفار نازل ہوا
نوافل ماہ ذالحجہ نماز شب ترویہ یعنی ۸ رات ذالحجہ کے ۱۰ رکعت نماز پڑھے ہر رکعت
میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار سورہ اخلاص ۵ بار گناہ اوس کے بخشے جاویں اور حاجات برآویں
اور سفر سے سلامت آوے اور بیمار سے صحت پاوے اور قید سے رہائی پاوے دیگر نماز ترویہ یعنی
۸ تاریخ ذالحجہ کو ۴ رکعت نماز پڑھے یعنی چار رکعت بہ ایک سلام اول میں بعد الحمد کے والعصر دوسری
میں ایلاف تیسری میں کافرون چوتھی اذا جاء بعد دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے

۱۴۰

کہ شوال کی چوتھی تاریخ کو حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدم نصاری کے مقابل کو
روان فرمائے۔ ۱۰ شوال کو حضرت یونس علیہ السلام ماہی کے شکم میں داخل ہوئے اور ۲۸ شوال
سے آخر تک یہ مہینہ ناقص اور منحوس ہے انہی دنوں میں حق تعالی نے قوم عاد کو ہلاک فرمایا اور سخت
سخت آندھیاں ظاہر ہیں جنکی صلابت اور ابر سے اوس روز اوس قوم کی صورت مرگی والونکی سی
ہوگئی ہے **نوافل ماہ شوال** حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعد نماز عید کے
مسجد سے باہر چار رکعت نماز پڑھے پہلے میں بعد الحمد کے سورہ سبح اسم دوسری میں والشمس تیسری میں
والضحی چوتھے میں اخلاص خواہ چار رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے بخشے جاویں
ستر برس کے گناہ اور مغفرت ہوئے اوسکی **ماہ ذیقعدہ** اس مہینہ کو ذیقعدہ بتوجہ کہتے ہیں کہ عرب
اس مہینہ میں جنگ نہیں کرتے اور خانہ نشین ہوتی تھے کیونکہ یہ مہینا اول ماہ حرام ہے کہ باہم متصل ہیں
اول ذیقعدہ کو حق تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے ایسی ملاقات کی واسطے وعدہ فرمایا اور چوتھی
تاریخ کو اصحاب کہف اور پانچویں کو ابراہیم اور حضرت اسمعیل صلوۃ اللہ علیہما نے بناء کعبہ کی ابتدا کی
ساتویں کو حضرت موسی علیہم صلوات اللہ کے واسطے دریا خشک ہوا چودہوین کو حضرت یونس علیہ السلام
شکم ماہی سے برآمد ہوئے اور ۲۱ شوال کو حق تعالی نے حضرت یونس علیہ السلام کے حق میں درخت
کدو کا اگایا **نوافل ماہ ذیقعدہ** حضرت ابن عباس سے روایت ہے دسویں رات ذیقعدہ
کو بیداری کرے اسطرح کہ ہزار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے دس دس بار سورہ اخلاص
اللہ تعالی ہزار گناہ بخشیں اور شر شیطانی سے محفوظ رہیں **دیگر** ہر شب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت

چودہوان باب سال بہر مہینونکی رواحل دریافت کرنیکے بیان مین ۔

اوائل دریافت کرنیکی واسطے ایک دایرہ بنایا ہے جس سے نہایت اسانی ہوتی ہے اسکا قاعدہ یون ہے کہ جسوقت ارادہ
کرے اوسوقت سنہ تکلیکر انمین سے سنہ ہجرت ہے خارج کرے جو باقی رہے اونپر چار زیادہ کرے اور اٹہ اٹہ طرح
کری اور اخر اس مہینے سے چار چار کرتے ہوئے شمار کرے پس جس دنکو اعداد مہینے ہو جاوین اسی روز غرہ ہے
اور اگر بعد طرح کے اٹہ باقی رہین تو اوسکو چھوڑ دی جو اخر کے عدد رہین وہی اول ماہ ہے دایرہ یہ ہے جو لکہا جاتا ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت تمہیں اول ماہ رمضان کا دریافت کرنا مشکل ہو پس تمکو لازم ہے کہ سال
گذشتہ مین جس روز سے شروع روزہ رکہا گیا تہا اسکے پانچوین کو سمجہنا چاہیے کہ سال حال کا غرہ ہے بعضے اہل
حساب نے اس قاعدہ کا امتحان کیا تہا جو کہ پچاس سال تک صحیح ایا اور کوئی خطا واقع نہوئی ترتیب اسکی یہ ہے
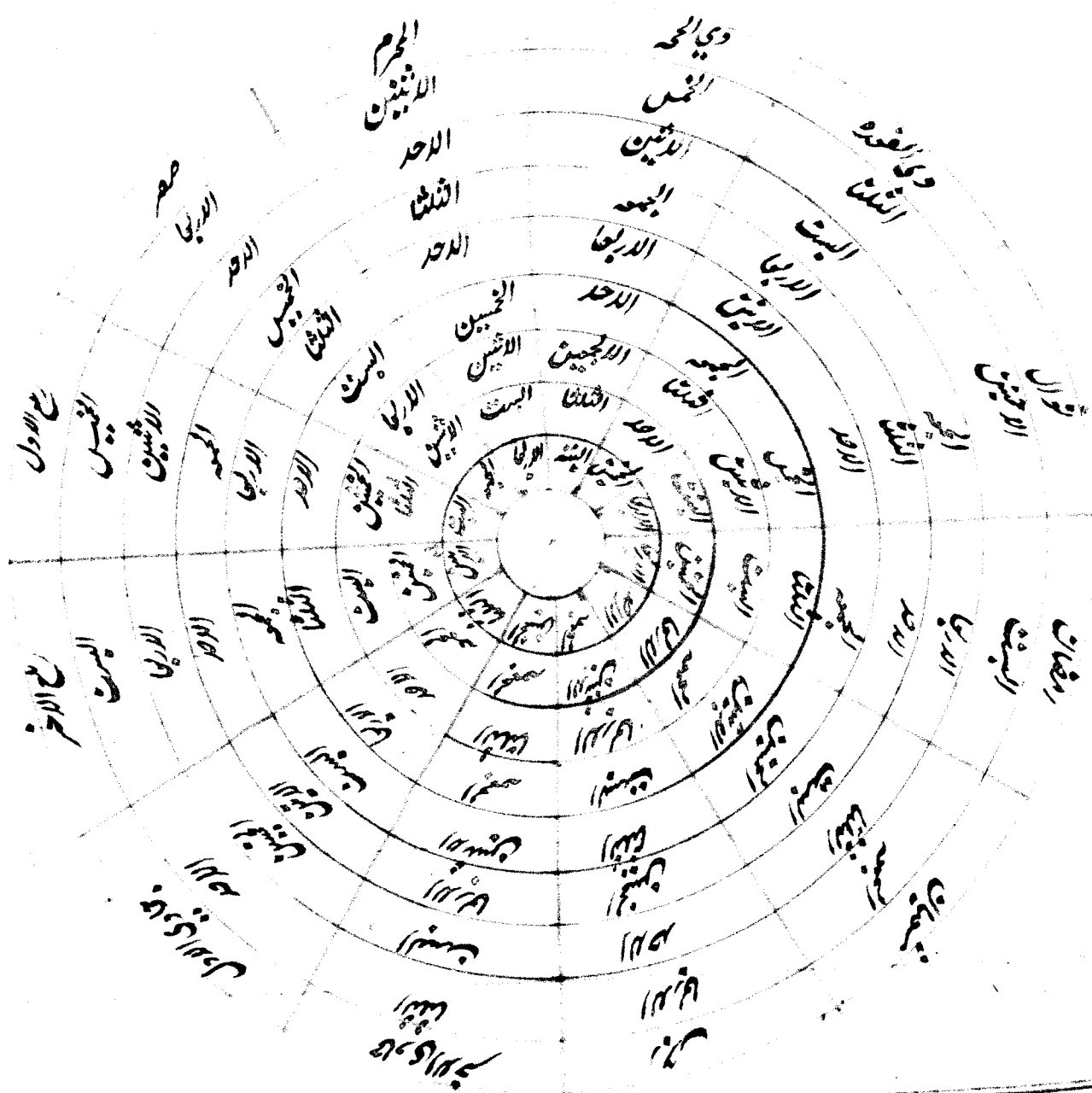
سورہ اخلاص تین بار اور تمام خلق اس نماز کی صواب کو بیان کرنا چاہے تمام عمر کی بیاں نہین نہ اوبی دیگر
نماز شب عرفہ یعنی ورسب ذالحجہ کے کتاب اوراد مین مروی ہے کہ اس رات کو سو رکعت نماز پڑھے
ہر رکعت مین ابعد الحمد کے سورہ اخلاص ایک بار ثواب عظیم ہے دیگر نماز روز عرفہ نوین تاریخ ذالحجہ کی
چار رکعت نماز بیک سلام پڑھے ہر رکعت مین بعد الحمد کے انا انزلنا تین بار اور سورہ اخلاص
اکیس بار اور بعد سلام کی ستر ستر بار درود شریف اور استغفار پڑھے ثواب بارہ سال روزہ
رمضانکی اور چالیس حج اور شب بیداری بارہ شب قدر کا پاوی اور بہشت عدن داخل ہوئے

باب پندرہوان اسمائی چند پیغمبران جنکی نبوت مین اختلاف ہے مگر مشہور ہین

حضرت شیث علیہ السلام بن حضرت آدم علیہ السلام	حضرت خضر علیہ السلام بن ملکا	حضرت یوشع علیہ السلام بن نون	حضرت حیزقیل علیہ السلام بن نوری علیہ السلام
حضرت طالوت علیہ السلام بن بوفنا	حضرت سموئیل علیہ السلام بن بتقانہ	حضرت اشعیا علیہ السلام بن امصف	حضرت ارمیا علیہ السلام بن خلیقف
حضرت دانیال علیہ السلام بن حزقیل	حضرت عزیر علیہ السلام بن شرحیا	حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام بن داراب	حضرت لقمان علیہ السلام بن باعورا
حضرت نون علیہ السلام بن افرائیم	حضرت شمعون علیہ السلام بن یعقوب علیہ السلام	حضرت جرجیس علیہ السلام بن	حضرت حنظلہ علیہ السلام بن -

سولہواں باب اسمائے پیغمبران از حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم تک جنھو نکی نبوت میں اختلاف نہیں ہے یہ کہیں اور نام اُونہو نکا کلام اللہ میں بہ القاب واقع ہیے

۱ — حضرت آدم علیہ السلام

۲ — حضرت ادریس علیہ السلام بن یارد

۳ — حضرت نوح علیہ السلام بن لامک

۴ — حضرت ہود علیہ السلام بن ارفخشد

۵ — حضرت صالح علیہ السلام بن عبید

۶ — حضرت ابراہیم علیہ السلام بن تارخ

۷ — حضرت لوط علیہ السلام بن ہاران

۸ — حضرت اسمعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام

۹ — حضرت اسحاق علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام

۱۰ — حضرت یعقوب علیہ السلام بن اسحاق علیہ السلام

۱۱ — حضرت یوسف علیہ السلام بن حضرت یعقوب علیہ السلام

۱۲ — حضرت ایوب علیہ السلام بن قوح

۱۳ — حضرت شعیب علیہ السلام بن تویب

۱۴ — حضرت موسی علیہ السلام بن عمران

۱۵ — حضرت ہارون علیہ السلام بن عمران

۱۶ — حضرت داؤد علیہ السلام بن ایشان

۱۷ — حضرت سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام

۱۸ — حضرت یونس علیہ السلام بن العجوز

۱۹ — حضرت الیاس علیہ السلام بن مضر

۲۰ — حضرت الیسع علیہ السلام بن خطوب علیہ السلام

۲۱ — حضرت ذوالکفل علیہ السلام

۲۲ — حضرت زکریا علیہ السلام بن برخیا

۲۳ — حضرت یحیی علیہ السلام بن زکریا علیہ السلام

۲۴ — حضرت عیسی علیہ السلام بنت حضرت مریم علیہ السلام

۲۵ — محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم

اسامی والدین: اول اسم پدر بزرگوار انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن عبدالمطلب دوم اسم مادر انحضرت امنہ خاتون ہو بنت وھب - ۱۲

ولادت: در مکہ روز دوشنبہ ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ فصل بہار میں مطابق بیسویں نیسان ماہ رومی کے سنہ ۵۹۲ سکندری میں نوشیروان بادشاہ کی سلطنت کے زمانہ میں حضرت پیدا ہوئے

تاریخ وفات: در مدینہ منورہ روز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری میں انحضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم وفات پائیں

جای مدفن: مدینہ منورہ در حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا - ۱۲

مدت عمر: ۶۳ سال

اسامی ازواج مطہرات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم والہ واصحابہ: اول حضرت خدیجہ بنت خویلد دوم حضرت سودہ بنت زمعہ سوم حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ چہارم حفصہ بنت عمر بن خطاب پنجم زینب بنت خزیمہ ششم ام سلمہ بنت ابی امیہ ہفتم زینب بنت جحش ہشتم جویریہ بنت الحارث نہم ام حبیبہ بنت ابی سفیان دہم صفیہ بنت حیی یازدہم میمونہ بنت الحارث اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنج جاریہ ہیں اول ماریہ قبطیہ بنت شمعون دوم ریحانہ بنت زید سوم ام ایمن چہارم سلمہ پنجم برضوی کذا فی طبقات الناصری - ۱۲

اسامی اولاد انحضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم: انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار دختریں تھیں اول زینب دوم رقیہ سوم ام کلثوم چہارم حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور یہ چاروں حضرت ام المومنین حضرت خدیجہ الکبری کے بطن سے تھیں - اور تین پسر تھیں اول عبداللہ عرف طاہر دوم قاسم عرف طیب یہ دونوں شاہزادے از بطن حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کی تھیں سوم ابراہیم از بطن ماریہ قبطیہ تھیں اور نزدیک بعض مورخین کے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار پسر تھیں کذا فی طبقات الناصری

سترہوان باب حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ الکرام و الہ کے نسب مبارک کے بیان مین

صاحب شجرہ اعلی نے حضرت رسالت مآب کا شجرہ نسب اس طرح لکھا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بن عبد اللہ - بن عبد المطلب - بن ہاشم بن عبد مناف عرف مغیرہ - بن قصی بن کلاب لقب مجمع بن مرہ
بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن حضرت الیاس
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن ادد بن ہمیسع بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدار
بن حضرت اسمعیل بن حضرت ابراہیم بن تارخ بن ناخور بن اشروع سارع بن ارغو بن فالغ بن
عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن حضرت نوح علیہ السلام عرف یشکر بن لامک بن متوشلخ بن حضرت
اخنوخ عرف ادریس بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن حضرت انوش بن حضرت شیث بن حضرت آدم علیہ السلام

حضرت ابی بکر صدیق اکبر خلیفہ رسول اللہ - بن ابی قحافہ بن عامر بن سعید بن تیم بن ۹

حضرت عثمان ذی النورین - بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن ۴

حضرت عمر فاروق العظم - بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن ۹

حضرت علی کرم اللہ وجہہ - بن ابی طالب بن ۲

روایت ہے کہ مکہ معظمہ مین دوشنبہ کے دن وقت صبح صادق ربیع الاول کی بارہوین تاریخ فصل ربیع مین
قصہ فیل کے سال زمانے مین نوشیروان بادشاہ کے مطابق بست نہم نیسان ماہ روم ۸۸۲ سکندری کے حضرت پیدا ہوئے
تھے اور چار برس کے عمر مین یتیم ہوئی اور پچیسوین برس حضرت خدیجہ سے نکاح ہوا اور چالیسوین برس دوشنبے کے
دن نبی ہوئے اور اسی دن مکے مین اکیاون برس نو مہینے کے سن مین معراج ہوئی اور اسے دن مین تریپن برس
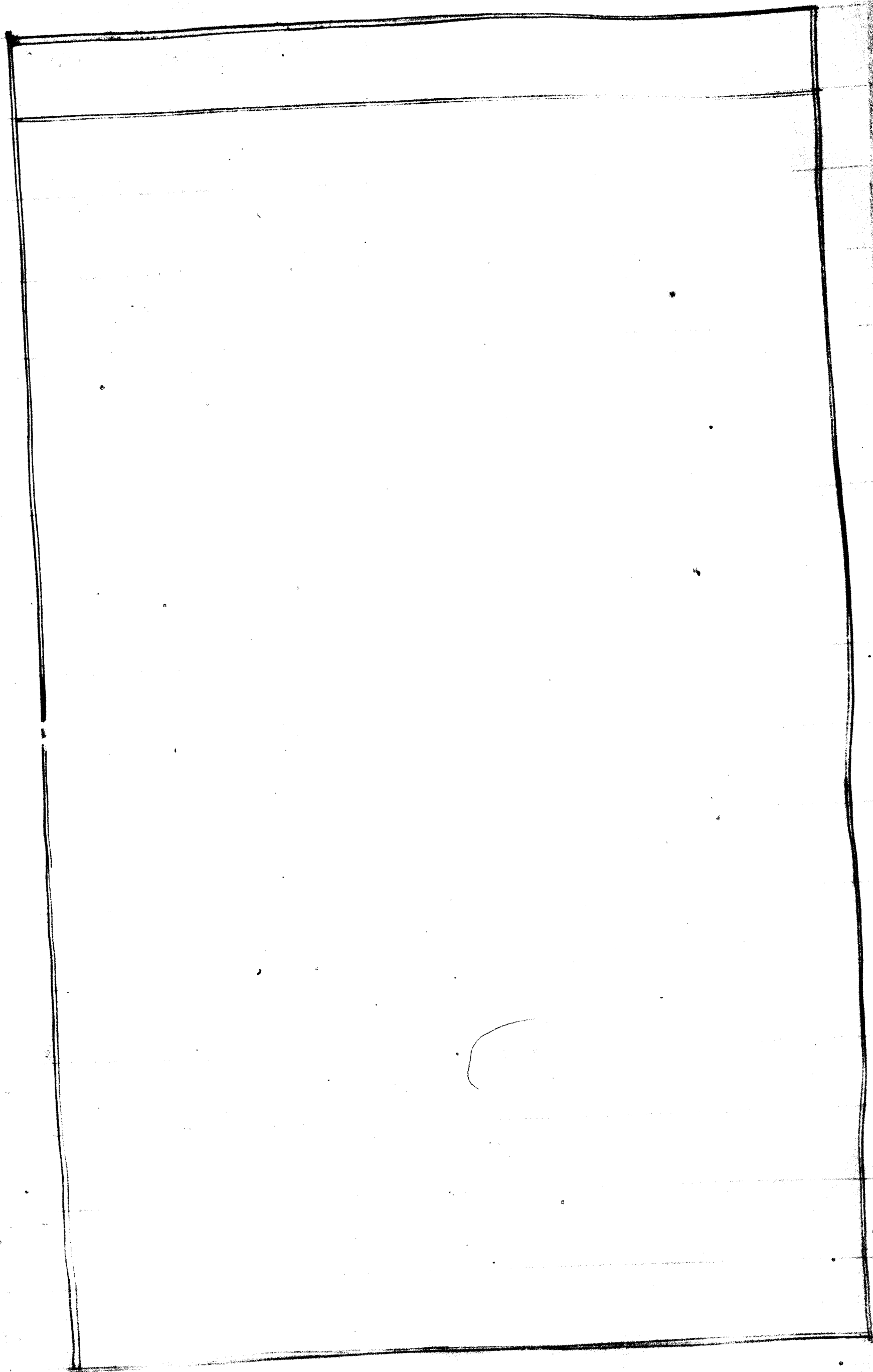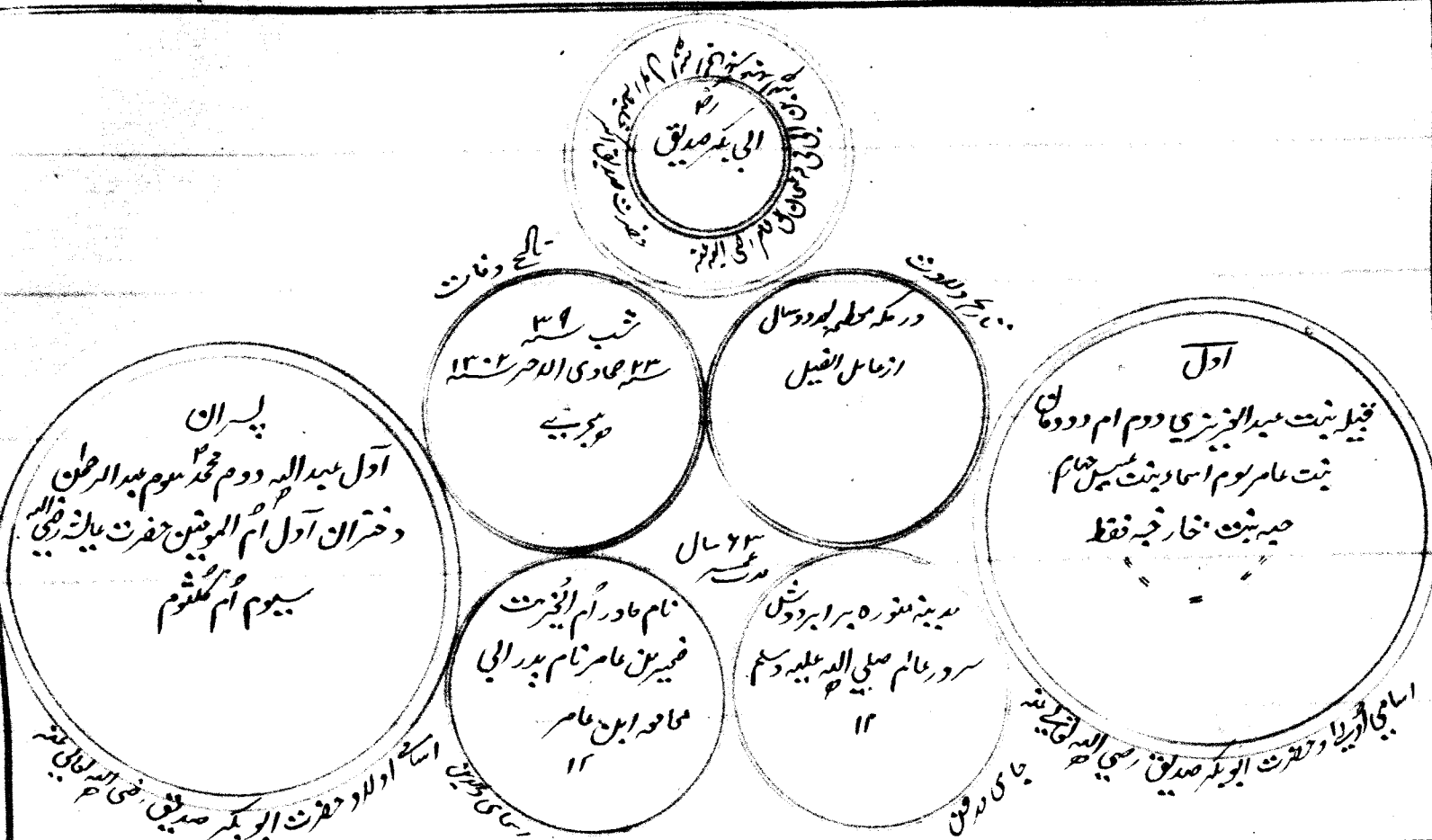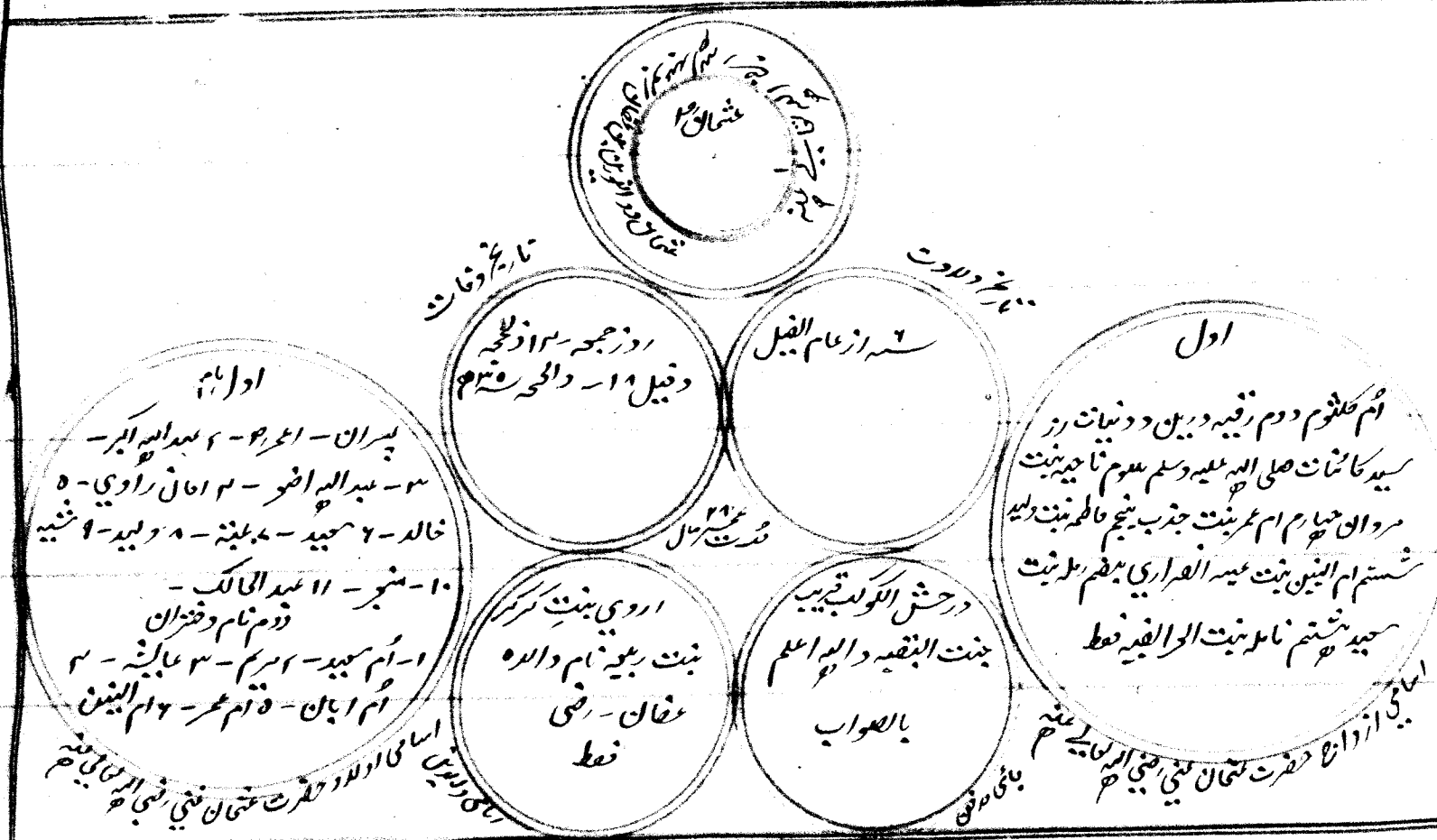
کے دن مین پہلے سے مدینہ کو ہجرت کی تہی اور اسے دن مین حجر اسود اوٹھایا تہا اور اسے دن مین مدینہ منورہ پہونچے اور
اسے دن مین تریسٹھ ۶۳ برس کے سن مین دنیا سے رحلت فرمائی **مختصر احوال بوقت جانکندنی آنحضرت**
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبریل نے جناب باری مین عرض کی خداوندا مین نے سب بشارتین سرور عالم
کو سنائین مگر خاطر اقدس مین اون کے کچھ اطمینان نہ پایا کچھ اور مژدہ چاہیے جس سے مزاج عالی مسرور ہو دل کے
معیت دور ہو حکم ہوا کہ میری حبیب کے بعد سلام کے یہ کہو کہ اپ کی امت کا جو کوئی آدمی اگر عمر بہر گناہ مین مبتلا رہے مگر
موت سے سال بہر پہلے توبہ کرے تو سب گناہ اوسکے بخشونگا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کا حال کوئی جانتا
نہین شاید ایک برس پہلے توبہ کرنے کی نوبت نہ آوے ارشاد ہوا ایک مہینے پہلے موت کے توبہ کرے آپ نے فرمایا اللہ
الہی ایک مہینہ سے بہت ہے حکم ہوا موت سے ہفتہ بہر پہلے توبہ کرے فرمایا ایک ہفتہ بہی بہت ہے ارشاد ہوا ایک
دن پہلے توبہ کرے فرمایا ایک دن بہی بہت ہے فرمایا موت سے گہڑی بہر پہلے توبہ کرے فرمایا ایک ساعت بہی بہت ہے آخر حکم
آیا کہ اگر امت کی تمام عمر گویا گنہگاری کرتا رہے پر کوئی گناہون ملا کے اور مرتے دم انسو بہاوے یا اپنی نامہ اعمال
بدبا کر کر پشیمان ہووے اپنی گناہون پر روے تو اوسکے سارے گناہ معاف کرونگا لوح نامہ اعمال کو اوسکی حرف
خطا سے صاف کرونگا اور اگر پشیمان بہی نہ ہو تو اوسکو محض تمہاری شفاعت اور اپنی رحمت سے نجات دونگا

حضرت امام
موسی رضا علیہ السلام

تاریخ ولادت: ۱۵ — ربیع الاول ذیقعدہ سنہ ۱۴۳ ہجری بمقام مدینہ منورہ — از کتاب مطلع العلوم

تاریخ وفات: روز جمعہ ۲۱ — رمضان سنہ ۲۰۳ فی طبقات الناصری چنین نوشتہ

مدت عمر ۶۵ سال

تعداد پسران: پنج پسر ۵

تعداد دختران: دختر ایک ۱

اسمای والدین: حضرت امام موسے کاظم علیہ السلام والدہ شریفہ نوبیہ

جای مدفن: بمقام بغداد بجناب قبلہ از قبر ہارون رشید خلیفہ عباسیہ

حضرت امام
محمد تقی علیہ السلام

تاریخ ولادت: ۱۹ از نیمویں رمضان سنہ ۱۹۵ھ ولادت ہمایون در مدینہ منورہ

تاریخ وفات: آخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۲۲۵ ہجری بروز سہ شنبہ

مدت عمر ۲۵ سال

تعداد پسران: پسر دو ۲

تعداد دختران: دختر ۲

اسمای والدین: والد بزرگوار امام موسے کاظم علیہ السلام والدہ ماجدہ خیران

جای مدفن: پاس اپنے جد بغداد شریف مدفون ہوئے

حضرت امام
نقی علیہ السلام

تاریخ ولادت: ۱۵ — ذالحجہ سنہ ۲۱۲ھ موضع صریا مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

تاریخ وفات: بروز دوشنبہ رجب سنہ ۲۵۴ ہجری بمقام سامرہ

مدت عمر ۴۲ سال

تعداد پسران: چہار پسر ۴

تعداد دختران: دختر ایک ۱

اسمای والدین: والد ماجد محمد تقی علیہ السلام والدہ شریفہ سمانیہ رضی اللہ عنہا —

جای مدفن: مرقد منورہ در مقام سامرہ

71

باب اُونیسواں تاریخ ولادت وفات و مدت عمر و جای مزار شریف چند اولیا اکرام و علماء عالیمقام و حضرت غوث الاعظم رح کی فرزندان جنہوں کو خلافت ملی تھی اُون صاحبان عالی مقام کیے بیان

نمبر	اسمای شریف	سال ولادت	سال وفات	مدت عمر	مزار شریف
۱	خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ رح ش	سنہ ۲۱ھ	۵ رجب سنہ ۱۱۰ھ	۸۹	بصرہ
۲	حضرت کمیل رح بن زیاد رح				
۳	حضرت عبد الواحد بن زید رح				
۴	حضرت فضیل رح بن عیاض رح				
۵	حضرت ابراہیم ادہم رح بن سلیمان رح				
۶	حضرت ہبیرہ بصری رح بن				
۷	حضرت خواجہ اسحاق رح بن				
۸	حضرت حبیب عجمی رح بن				
۹	حضرت بایزید بسطامی رح عرف طیفور بن عیسےٰ رح		سنہ ۱۰۶ھ		بصرہ
۱۰	حضرت معروف کرخی رح بن				
۱۱	حضرت سری سقطی رح بن				
۱۲	حضرت جنید بغدادی رح بن محمد رح	۱۰ رجب ۲۹۷ھ			بغداد
۱۳	حضرت ابو اسحاق گازرونی بن شہریار گازرونی قطب اولیا - رح	سنہ ۳۵۲ھ	سہ شنبہ ۸ ذوالقعدہ ۴۲۶ھ	۷۳	
۱۴	حضرت علاء الدین طوسی - رح بن				

نمبر شمار	اسمائے مبارک	سال ولادت	سال وفات	مدت عمر	مزار شریف
٣١	حضرت شیخ محی الدین عربی بن شیخ علی محمد رح	١٧ رمضان سنہ ٥٦٠ھ دوشنبہ	٢٢ ربیع الثانی شب جمعہ سنہ ٦٣٨ھ	٧٨	دمشق بپای کوہ صالحیہ
٣٢	حضرت خواجہ قطب الدین عرف بختیار کاکی بن کمال رح	سنہ ٥٦٩ھ	سنہ ٦٣٣ھ ١٤ ربیع الاول دوشنبہ	٦٤	دہلی
٣٣	حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح بن		سنہ ٦٠٧ھ ٦ شوال		مکہ معظمہ
٣٤	حضرت شیخ نظام الدین اولیا زری زر لقب کنیت محمد بن سید احمد حسن سید - مقام بداون	[illegible] ٢٧ ماہ صفر سنہ ٦٣٤ھ	سنہ ٧٢٥ھ ١٨ ربیع الاول	٩٠	دہلی
٣٥	حضرت شیخ شرف الدین عرف بو علی قلندر بن شیخ فخر الدین رح		١٠ رمضان سنہ ٧٢٤ھ		پانی پت
٣٦	حضرت شیخ فرید الدین مسعود عرف شیخ فرید شکر گنج رح بن قاضی جمال الدین سلیمان	سنہ ٥٦٩ھ	٥ محرم دوشنبہ سنہ ٦٦٤ھ	٩٥	قصبہ پٹن
٣٧	حضرت شیخ فرید الدین عطار عرف ابراہیم بن اسحاق عطار رح	سنہ ٥١٣ھ ماہ شعبان	سنہ ٦٢٧ھ	١١٤	نیشاپور
٣٨	شیخ نجم الدین کبریٰ اکبر رح بن		سنہ ٦١٧ھ		نیشاپور
[illegible]	حضرت شیخ فخر الدین عراقی رح بن				
[illegible]	حضرت شیخ کبیر الدین رح بن شیخ فخر الدین عراقی				
[illegible]	حضرت شیخ حمید الدین صوفی سعید بن زید رح		٢٩ ربیع الثانی سنہ ٦٧٣ھ		ناگور
٤٢	حضرت شیخ علی احمد صابرؒ بن		١٣ ربیع الاول سنہ ٦٩٠ھ		موضع کلیر
٤٣	شیخ سیف ابو عبد اللہ سید عبد الوہاب بن حضرت غوث الاعظم رح	سنہ ٥٢٢ھ ماہ شب برات	سنہ ٥٩٣ھ ماہ شوال ٢٥	٧١ سال	
٤٤	حضرت شیخ ابو بکر عرف سید محی الدین رح بن حضرت غوث الاعظم رح	سنہ ٥٥٠ھ ٦ ربیع الاول	شب برات		
٤٥	شیخ ضیاء الدین عرف ابو النصر سید موسیٰ بن حضرت غوث الاعظم رح	سنہ ٥٣٥ھ ماہ ربیع الاول	سنہ ٦١٨ھ جمادی الآخر		شہر دمشق
٤٦	شیخ تاج الدین عرف ابو بکر عبد الرزاق رح بن حضرت غوث الاعظم رح	سنہ ٥٢٨ھ	سنہ ٦٢٣ھ ماہ شوال		

نمبر	اسمائے شریف	سال ولادت	سال وفات	مدت عمر	مزار شریف
۱۵	حضرت ابو النجیب سہروردی رح بن				
۱۶	حضرت نجم الدین فردوسی رح بن				
۱۷	حضرت احمد یوسفی رح بن				
۱۸	حضرت خواجہ نقشبندی بن				
۱۹	حضرت عبداللہ انصاری رح بن				
۲۰	حضرت شیخ صفی الدین رح بن رح				
۲۱	حضرت خواجہ بدر الدین زاہد رح بن				
۲۲	حضرت سید عبد القدوس رح بن				
۲۳	حضرت محمد قلندر رح بن				
۲۴	حضرت ابو الحسن نوری بن				
۲۵	حضرت احمد خضرویہ رح بن				
۲۶	حضرت شیخ عبداللہ شطاری رح بن				
۲۷	حضرت سید جلال حسین بخاری رح بن				
۲۸	حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح بن خواجہ غیاث الدین حسن سنجری۔	سنہ ۵۳۷ھ	۶ رجب ۶۳۳ھ	۹۶	اجمیر شریف
۲۹	حضرت خواجہ بہاء الدین محمد بن محمد نقشبندی بخاری رح	سنہ ۷۱۸ھ	سنہ ۷۹۱ھ	۷۳	
۳۰	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی بن شیخ محمد بن عبداللہ سہروردی۔	سنہ ۵۳۹ھ	غرہ محرم سنہ ۶۳۲ھ	۹۳	جامع مسجد

نمبر	اسمائے شریف	سال ولادت	سال وفات	مدت عمر	مزار شریف
۶۳	حضرت مولانا سعدی شیرازی عرف مصلح الدین بن عبد اللہ شیرازی رح	سنہ ۵۷۱ھ	سنہ ۶۹۱ھ	۱۲۰	شیراز
۶۴	حضرت ملا عبد الرحمن عرف جامی رح بن	قصبہ جام	سنہ ۸۹۸ھ ۱۸ محرم		
۶۵	حضرت عبد الرحمن خلیل بن احمد رح	سنہ ۱۰۱ھ	سنہ ۱۵۰ھ	۶۲	
۶۶	حضرت خواجہ شمس الدین عرف خواجہ حافظ شیرازی		سنہ ۷۹۱ھ		شیراز
۶۷	حضرت ابو القاسم عرف فردوسی بن اسحاق رح	سنہ ۹۴۰ء عیسوی	سنہ ۴۱۱ھ		
۶۸	حضرت ابو بشیر عمر لقب سیبویہ بن عثمان رح		سنہ ۱۸۰ھ		
۶۹	حضرت سید شریف رح بن	سنہ ۷۴۰ھ	سنہ ۸۲۶ھ	۸۰	شیراز
۷۰	حضرت مولانا قطب الدین شیرازی رح بن		سنہ ۷۱۰ھ		تبریز
۷۱	حضرت مخدوم الملک ملا عبد اللہ لقب شیخ الاسلام رح بن				
۷۲	شیخ شہاب الدین مقتول رح بن		سنہ ۵۸۷ھ		
۷۳	مولانا عبد العزیز بن شیخ عبد الرشید رح				
۷۴	حضرت نظامی رح بن	سنہ ۱۲۰ھ			
۷۵	حضرت امیر خسرو عرف طوطی ہند بن امیر لاچین				
۷۶	حضرت ادیس قرنی رح بن				
۷۷	حضرت مالک دینار رح بن				
۷۸	حضرت خواجہ بندہ رح بن الغلام				

نمبر	اسمای شریف	سال ولادت	سال وفات	مدت عمر	مزار شریف
	حضرت شیخ ابو عبد الرحمن عرف سید عبد اللہ رح بن حضرت غوث الاعظم رح	سنہ ۵۰۸ھ	سنہ ۵۸۷ھ ۲۷ر صفر		
	شیخ شرف الدین سید عیسیٰ رح بن حضرت غوث الاعظم رح		سنہ ۵۷۳ھ		
	شیخ شمس الدین عرف سید عبد العزیز بن غوث الاعظم رح		سنہ ۵۵۸ھ		
	شیخ سراج الدین عرف ابو الرضا بن حضرت غوث الاعظم رح		۱۹ر شعبان روز چہارشنبہ سنہ ۵۵۳ھ		
۵۱	شیخ ابو سعید عرف ابراہیم بن حضرت غوث الاعظم رح		سنہ ۶۰۰ھ ۲۵ر ذیقعدہ		
۵۲	حضرت شیخ ابو الفضل عرف سید محمد رح بن حضرت غوث الاعظم رح		سنہ ۶۰۰ھ		بغداد شریف
۵۳	حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی نعمان بن ثابت رح	سنہ ۸۰ھ	سنہ ۱۵۰ھ	۷۰	بغداد
۵۴	حضرت امام محمد شافعی بن ادریس رح	سنہ ۱۵۰ھ ۱ر رجب	سنہ ۲۰۴ھ	۵۴	قرافہ مصر
۵۵	حضرت امام مالک بن انس رح	سنہ ۹۵ھ	سنہ ۱۷۹ھ	۸۴	جنت البقیع
۵۶	حضرت امام احمد حنبل بن حنبل رح	سنہ ۱۶۴ھ	سنہ ۲۴۱ھ	۷۷	بغداد
۵۷	حضرت محمد غزالی رح بن				
۵۸	حضرت مولانا فخر الدین رازی امام رح بن	سنہ ۵۴۳ھ مقام ری	سنہ ۶۰۶ھ		مقا
۵۹	حضرت مولانا جلال الدین رومی بن سلطان بہاء الدین رح	ربیع الاول سنہ ۶۰۴ھ بلخ	سنہ ۶۷۲ھ جمادی الآخر یکشنبہ		بلخ
۶۰	حضرت خواجہ نصیر الدین طوسی رح بن	سنہ ۵۹۷ھ	سنہ ۶۷۲ھ ۱۸ر ذوالحجہ		
۶۱	حضرت مولانا قاضی ناصر الدین بیضاوی شیرازی رح بن			۷۵ برس مدینہ تبریز	مشہد مقدس
۶۲	حضرت ملا قطب الدین محمد صدر رح بن	۱۵ر صفر سنہ ۶۲۲ھ	۲۳ر محرم ... سنہ ۶۹۳ھ سنہ ۶۹۵ھ	۷۲	سمرقند

74

نمبر	اسمای شریف	سال ولادت	سال وفات	مدت عمر	مزار شریف
۹۵	حضرت حسن منصور حلاج رح بن				
۹۶	حضرت ابو عبداللہ محمد رح بن الحسن الترو غندی				
۹۷	حضرت ابو الحسن خرمانی رح بن علی رح				
۹۸	حضرت ابو اسحاق ابراہیم رح بن احمد الصوفی الخواص				
۹۹	حضرت ابو حمزہ محمد رح بن ابراہیم البغداد رح		سنہ ۲۸۹ھ		بغداد
۱۰۰	حضرت ابو علی محمد بن عبد الوہاب الثقفی رح		سنہ ۳۲۸ھ		نیشاپور
۱۰۱	حضرت ابو الحسن علی بن ابراہیم الحصری رح		سنہ ۳۹۱ھ		بغداد
۱۰۲	حضرت ابو عثمان سعید بن سلام المغربی	سنہ ۲۳۳ھ	سنہ ۳۷۳	۱۴۰	نیشاپور

نمبر	اسمائے شریف	سال ولادت	سال وفات	مدت عمر	مزار شریف
۷۹	حضرت بشر حافی رح بن حارث				
۸۰	حضرت ذوالنون مصری رح بن				
۸۱	حضرت عبد اللہ رح بن مبارک				
۸۲	حضرت سفیان ثوری رح بن سعید				
۸۳	حضرت شقیق بلخی رح بن				
۸۴	حضرت داؤد طائی رح بن				
۸۵	حضرت حارث محاسبی رح بن				
۸۶	حضرت ابو سلیمان دارانی رح بن				
۸۷	حضرت سہل رح بن عبد اللہ تستری رح				
۸۸	حضرت یوسف رح بن الحسین رح				
۸۹	حضرت منصور عمار رح بن				
۹۰	حضرت احمد رح بن عاصم الانطاکی رح				
۹۱	حضرت عمر رح بن عثمان مکی				
۹۲	حضرت ابراہیم رح داؤد الرقی				
۹۳	حضرت ابو یعقوب رح بن اسحاق النہرجوری رح				
۹۴	حضرت ابو عبد اللہ محمد رح بن محمد فضل رح				

بائیسواں باب سلاطین بنی صفار کے بیان میں - اور وہ تین تن بادشاہ ہوئے ہیں حکومت و سلطنت اونکی خراسان اور سیستان اور مازندران اور فارس اور کرمان اور خوارسان میں ابتدای ۲۵۴ سنہ ۲۹۰ دو سو ترین ہجری سے ستا سے ہوئی تک کم و بیش رہے ہیں

۱	یعقوب بادشاہ	گیارہ برس	۳	طاہر پسر محمد بن عمر	چھ مہینے
۲	عمرو بادشاہ	تیئس برس			

تیئسواں باب سلاطین ال سامان کے بیان میں - مورخین نے لکھا ہے کہ ال سامانیوں سے اول امیر اسمعیل نے سلطنت پر جلوس فرمایا اور رسم اون عدل انصاف کو تازہ کیا اور بادشاہ نہایت رعیت پرور تھا اور سماحت اور سخاوت میں بے عدیل تھا سلطنت ان بادشاہوں کی ولایت ماوراء النہر اور خراسان میں ہوئی اور نو بادشاہ ہوئے ہیں اور حکومت و بادشاہت اونکی ایکسو دو برس چھ مہینے بیس ۲ روز تک اس تفصیل سے رہی ہے

۱	اسمعیل بادشاہ	سات برس دو مہینے	۶	منصور بن عبد الملک	گیارہ برس
۲	احمد بن اسمعیل	پانچ برس ۴ مہینے	۷	نوح بن منصور	قریب بائیس برس
۳	نصیر احمد	۳۳ برس ۳ مہینے	۸	منصور بن نوح	ایک سال نو مہینے
۴	نوح بن نصر	بارہ برس سات مہینے سات روز	۹	عبد الملک بن منصور	آٹھ مہینے سات روز
۵	عبد الملک بن نوح	سات برس چھ مہینے			

چوبیسواں باب سلاطین سلاجقہ کے بیان میں - اونکی تین فرقہ ہیں فرقہ اول میں سے چودہ ادمیوں نے مقام ایران میں بادشاہت کی اور سلطنت اونکی ربیع الاول ۴۲۹ ہجری سے ربیع الاول ۵۹۰ تک کہ ایک سو اکسٹھ برس ہوئی ہیں اس تفصیل سے رہی ہے

۱	طغرل بیگ بن میکائیل سلجوق	چھبیس برس	۸	سلطان طغرل بن سلطان محمد	تین برس دو مہینے
۲	الپ ارسلان بن جعفر بیگ	نو برس چھ مہینے	۹	سلطان مسعود بن سلطان محمد	تیرہ برس چھ مہینے
۳	ملک شاہ بن الپ ارسلان	بیس برس	۱۰	ملک شاہ بن محمود	چار مہینے پندرہ دن
۴	بر کیارق بن ملک شاہ	بارہ برس	۱۱	سلطان محمد بن محمود	سات برس چھ مہینے
۵	سلطان محمد بن ملک شاہ	تیرہ برس چھ مہینے	۱۲	سلیمان شاہ بن سلطان محمد	ایک برس چھ مہینے
۶	سلطان سنجر بن ملک	چالیس برس ۲ مہینے	۱۳	سلطان ارسلان بن طغرل	گیارہ برس ۶ مہینے ۱۵ دن
۷	سلطان محمود بن سلطان محمد	تیرہ برس دو مہینے	۱۴	سلطان طغرل بن ارسلان	تیرہ برس دو مہینے ۱۵ دن

طبقہ دوسرے میں - چودہ شخصوں نے روم میں بادشاہی کی ہے سنہ ۴۸۰ چار سو اسّی سے سات سو تک دو سو بیس برس سلطنت اونکی اس تفصیل سے رہی ہے -

۱	داؤد بن سلیمان	بیس برس	۶	قلیج ارسلان بن سلیمان	ایک سال
۲	قلیج ارسلان بن سلیمان	چالیس برس	۷	کیخسرو بن قلیج ارسلان	چھ برس
۳	مسعود بن قلیج ارسلان	اونتیس برس	۸	کیکاوس بن کیخسرو	ایک سال
۴	قلیج ارسلان بن مسعود	بیس برس	۹	کیقباد بن کیخسرو	چھبیس ۲۶ برس
۵	سلیمان بن قلیج ارسلان	چوبیس برس	۱۰	کیخسرو بن کیقباد	اٹھ برس

بیسوان باب سلاطین عرب اور عجم کے بیان مین جنہون نے حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کے بعد سلطنت کی ہے اول سلطنت بنی امیہ کے بیان مین اونکی سلطنت اکانوی برس تک رہی ہے

نمبر	نام ہاے سلاطین	مدت سلطنت	نمبر	نام ہاي سلاطين	مدت سلطنت
۱	معاویہ بن ابی سفیان	اونیس برس تین ماہ	۸	عمر بن عبد العزیز	۲ برس پانچ مہنہ
۲	یزید پلید بن معاویہ	تین برس دو مہنہ	۹	یزید بن عبد الملک	۴ برس ایک مہنہ
۳	معاویہ بن یزید پلید	چالیس روز	۱۰	ہشام بن عبد الملک	۱۹ برس ۹ مہنہ
۴	مروان بن حکم	ایک برس ۹ مہنہ	۱۱	ولید بن یزید	ایک برس دو مہنہ
۵	عبد الملک بن مروان	۲۱ برس ایک مہنہ	۱۲	ابراہیم بن ولید	ایک برس دو مہنہ
۶	ولید بن عبد الملک	نو برس اٹھ مہنہ	۱۳	یزید بن ولید	چھہ مہنہ
۷	سلیمان بن عبد الملک	۲ برس اٹھ مہنہ	۱۴	مروان بن محمد	۵ پانچ برس

۲۱

اکیسوان باب سلاطین عباسیہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ عباسیون نے سنہ ۱۳۲ ہجری مین بادشاہت کی ہے ۱۳۲ ربیع الاول ہفتہ تک ایکسو تیس ہجری روز جمعہ سے چھٹی صفر سنہ چھ سو چھپن ہجری تک اونکی بادشاہت کو نوبت پہونچی یعنی پانچسو چوبیس برس دو مہینے اور تین روز اونکی سلطنت رہی اس تفصیل سے

نمبر شمار	نام ہاي سلاطين	مدت سلطنت	نمبر شمار	نام ہاي سلاطين	مدت سلطنت
۱	ابو العباس عبد اللہ بن محمد	چار برس اور نو مہینے	۱۹	راضي بن مقتدر	چھہ برس دو مہینے دو روز
۲	ابو جعفر دوانق	بائیس برس	۲۰	متقي بن مقتدر	تین برس گیارہ مہینے ۱۵ دن
۳	مہدي بن جعفر	دس برس ایک مہنہ	۲۱	مستکفي بن مکتفي	ایک برس ۴ مہینے
۴	ہادي بن مہدي	ایک برس تین مہنہ	۲۲	مطیع بن مقتدر	اونتیس برس ۱۵ دن
۵	ہارون رشید بن مہدي	۲۳ برس دو مہنہ ۱۸ دن	۲۳	طائع بن مطیع	سترہ برس دس مہینے
۶	محمد امین بن ہارون رشید	چار برس نو مہنہ	۲۴	قادر بن اسحاق	اکتالیس برس ۳ مہنہ
۷	مامون رشید بن ہارون رشید	بیس برس ۵ مہنہ	۲۵	قایم بن قادر	چوالیس برس ۸ مہنہ
۸	معتصم بن ہارون رشید	اٹھ برس اٹھ مہینے اٹھ دن	۲۶	مقتدي بن ذخیرہ	انیس برس پانچ مہنہ
۹	واثق بن معتصم	پانچ برس ۹ مہینے تیرہ دن	۲۷	مقتدر بن معتضد	چوبیس برس
۱۰	متوکل بن معتصم	چودہ برس نو مہینے نو روز	۲۸	مستظہر بن مقتدي	پچیس برس ۳ مہنہ
۱۱	منتصر بن متوکل	چھہ مہینے	۲۹	مسترشد بن مستظہر	سترہ برس دو مہینے
۱۲	مستعین بن معتصم	تین برس ۹ مہینے دس روز	۳۰	راشد بن مسترشد	دو برس
۱۳	معتز بن متوکل	تین برس چھہ مہنہ اکیس دن	۳۱	مقتفي بن مستظہر	چوبیس برس ۱۱ مہینے
۱۴	مہدي بن واثق	ایک سال دس دن	۳۲	مستنجد بن مقتفي	گیارہ برس
۱۵	معتمد بن متوکل	تیئس ۲۳ برس	۳۳	مستضي بن مستنجد	تین برس ۹ مہنہ
۱۶	معتضد بن موفق	نو برس نو مہینے	۳۴	ناصر بن مستضي	چھیالیس برس ۱۱ مہنہ
۱۷	مکتفي بن معتضد	[illegible] برس ۱۱ ماہ	۳۵	ظاہر بن ناصر	نو مہنہ ۱۵ دن
۱۸	قاہر بن معتضد	ایکسال پانچ مہنہ سات دن	۳۶	مستنصر بن ظاہر	سولہ برس ۱۱ مہنہ
			۳۷	مستعصم بن مستنصر	اٹھارہ برس سات مہینے

٤١	اردشیر بن شاہ پور	دس برس	٥٤	یزدجرد بن خسرو پرویز	بیس سال
٤٢	شاپور بن اردشیر	پانچ برس	٥٥	ماہ بن سام	اٹھائیس سال
٤٣	بہرام بن شاہ پور	پندرہ سال	٥٦	ملاق بن ماہ	
٤٤	یزدگرد بن بہرام	بائیس سال	٥٧	حلوان بن ملاق	
٤٥	بہرام گور بن شاہ پور	ساٹھ سال	٥٨	سام بن حلوان	
٤٦	پیروز شاہ بن بہرام گور	اگیارہ سال	٥٩	نریمان بن نیرما	
٤٧	قباد بن شاہ پور	چالیس سال	٦٠	سام بن نیرما	
٤٨	خسرو پرویز بن قباد	اڑتیس سال	٦١	زال بن سام	
٤٩	نوشیروان بن قباد	اڑتالیس سال	٦٢	رستم بن زال	
٥٠	شیرویہ بن خسرو پرویز	سات مہینہ	٦٣	شغاد بن زال	
٥١	اردشیر بن شیرویہ	ایک برس چھ مہینہ	٦٤	سہراب بن رستم	
٥٢	توران دخت بنت اردشیر	چار مہینہ	٦٥	فرامرز بن رستم	
٥٣	فرخ زاد بن نوشیروان	ایک مہینہ	٦٦	برزو بن سہراب	

چھبیسواں باب بعض بادشاہان عالی خاندان سلسلہ امیر تیمور گورگان کے سلطنت اور بادشاہت کے بیان میں

نام ہائی بادشاہان ہند	سال ولادت	سال جلوس	مدت سلطنت	سال وفات	جائی مدفن
امیر تیمور گورگان بن طرغان امیر مقام شہر سبز متصل سمرقند	سنہ ٧٣٦ھ	سنہ ٧٧١ھ مقام شہر بلخ	چھتیس سال	سنہ ٨٠٧ھ	قریب سرحد ترکستان
محمد بابر بادشاہ عرف ظہیر الدین ابن عمر شیخ مرزا لقب فردوس مکان	سنہ ٨٨٨ھ	سنہ ٨٩٩ھ مقام سمرقند	شش برس	سنہ ٩٣٧ھ	کابل
ہمایون بادشاہ عرف نصیر الدین بن محمد بابر شاہ لقب جنت آشیان	سنہ ٩١٣ھ	سنہ ٩٣٧ھ دار الخلافہ آگرہ	اکیس برس	سنہ ٩٦٣ھ	دہلی
محمد اکبر بادشاہ عرف جلال الدین ابن ہمایون شاہ لقب عرش آشیان	سنہ ٩٤٩ھ از بطن حمیدہ بانو	سنہ ٩٦٣ھ موضع کلانور صوبہ لاہور	اکاون برس	سنہ ١٠١٤ھ	موضع سکندرہ اکبر آباد
محمد جہانگیر بادشاہ عرف محمد سلیم ابو المظفر نور الدین ابن اکبر	سنہ ٩٧٧ھ	سنہ ١٠١٤ھ	بائیس سال	سنہ ١٠٣٧ھ	اکبر آباد
شاہجہان بادشاہ ابن جہانگیر شاہ لقب جنت آشیان	سنہ ١٠٠٠ھ	سنہ ١٠٣٧ھ مقام دار السلطنت لاہور	اکتیس برس	سنہ ١٠٧٦ھ	اکبر آباد
عالمگیر شاہ عرف اورنگ ابو المظفر محی الدین ابن شاہجہان لقب خلد مکان	سنہ ١٠٢٨ھ از بطن ممتاز محل	سنہ ١٠٦٨	اکاون سال	سنہ ١١١٨ھ	اورنگ آباد
بہادر شاہ عرف شاہ عالم ابن عالمگیر شاہ لقب خلد منزل	سنہ ١٠٥٣ھ از بطن نواب بائی	سنہ ١١١٨ھ	پانچ برس ماہ	سنہ ١١٢٣ھ	شاہ جہان آباد

۱۱	سلیمان بن کیخسرو	بیس برس	۱۳	مسعود بن کیکاؤس	بیس برس
۱۲	کیخسرو بن سلیمان	اٹھارہ برس	۱۴	کیقباد بن فرامرز	سترہ برس

طبقہ تیسری میں - لوادیون نے کرمان میں بادشاہت کی بیچ سنہ ۴۳۳ سے ۵۸۳ تک ایکسو پچاس برس برابر گونکی سلطنت اور حکومت رہے ہے -

۱	قادر بن جعفر بک	بیس برس	۶	ارسلان شاہ بن طغرل	آٹھ برس
۲	سلطان شاہ بن قادر شاہ	بارہ برس	۷	بہرام شاہ بن طغرل شاہ	دس برس
۳	طوران شاہ بن قادر شاہ	دو برس	۸	توران شاہ بن طغرل شاہ	آٹھ برس
۴	محمد بن ارسلان شاہ	چودہ برس	۹	محمد بن بہرام شاہ	بارہ برس
۵	طغرل بن محمد	بارہ برس	″	″	″

۲۵ پچیسواں باب فہرست نام ہائے بادشاہان ایران و پہلوانان کے بیان میں

۲۵

نمبر	اسم ہای شاہان ایران	مدت سلطنت	نمبر	اسم ہای شاہان ایران	مدت سلطنت
۱	کیومرث	بیس سال	۲۱	اردشیر بن لہراسپ	
۲	سیامک بن کیومرث		۲۲	شیراسپ بن لہراسپ	
۳	ہوشنگ بن سیامک	چالیس سال	۲۳	زریر بن لہراسپ	
۴	طہمورث بن ہوشنگ	تیس سال	۲۴	گشتاسپ بن لہراسپ	ایکسو بیس برس
۵	جمشید بن طہمورث	سات سو برس	۲۵	اسفندیار بن گشتاسپ	
۶	ضحاک بادشاہ عرب	ایک ہزار برس	۲۶	لوہن بن گشتاسپ	
۷	فریدون نسل طہمورث	.	۲۷	بہمن بن اسفندیار	
۸	سلم بن فریدون	شاہ روم	۲۸	کہرام بن ارساچیپ	
۹	تور بن فریدون	توران	۲۹	داراب بن لس	چودہ برس مہینہ
۱۰	ایرج بن فریدون	ایران	۳۰	دارا بن داراب	
۱۱	منوچہر بن لپشنگ	ایکسو ۲۰ برس	۳۱	ساسان بن داراب	
۱۲	نوذر بن منوچہر	۷ برس	۳۲	اردشیر بن ساسان	
۱۳	افراسیاب بن پشنگ		۳۳	شاپور بن اردشیر بابکان	تیئیس سال
۱۴	زو بن طہماسپ	پانچ سال	۳۴	اورمزد بن شاپور	ایک سال
۱۵	گرشاسپ بن طہماسپ		۳۵	بہرام بن شاپور	تین برس
۱۶	کیقباد نسل فریدون	ایکسو برس	۳۶	بہرام بن بہرام	اکتیس برس
۱۷	کیکاؤس بن کیقباد		۳۷	بہرام بن بہرام	چار مہینہ
۱۸	سیاوش بن کیکاؤس		۳۸	نرسی شاہ بن بہرام	نو برس
۱۹	کیخسرو بن سیاوش	اکسٹھ برس	۳۹	ہرمز بن نرسی	۹ سال نو مہینی
۲۰	لہراسپ داماد کیکاؤس	ایکسو پچاس برس	۴۰	شاپور بن ہرمز	ستتر برس

باب ستائیسواں نوشیروان بادشاہ کے سوال اور اوسکے وزیر بزرجمہر کے جواب باصواب کے بیان میں۔

نمبر	سوال	جواب
۱	پروردگار سے کیا مانگنا چاہیے	صحت اور تندرستی جانکی
۲	سلوک کیا چیز ہے	خدا کی کاموں کو مقدم جاننا اور بندگان الہی پر مہربانی کرنا
۳	کس طرح زندگی بسر کرنا چاہیے	خوشی اور کم آزاری کے ساتھ میں
۴	کس کام میں عمر صرف کرنا چاہیے	علموں کی حاصل کرنے میں
۵	علم کیا نتیجہ دیتا ہے	صاحب علم ادنی سے اعلی ہو جاتا ہے اور فقیر سے امیر ہو جاتا ہے
۶	راہ راست کیونکر معلوم ہوتی ہے	روشنی علم سے
۷	دنیا کسکو کہتے ہیں	جو عقبی میں کام آوے
۸	راہ سلوک کی روش کیا ہے	اپنی نفس پر غالب ہونا
۹	نفس کس تدبیر سے مغلوب ہوتا ہے	خلاف نفس کام کرنا
۱۰	عزت کس چیز سے زیادہ ہوتی ہے	کم سخنی سے
۱۱	سب سے زیادہ کس کے ساتھ نیکی کرنا چاہیے	ماں باپ کے حق میں
۱۲	بدی کسکی ساتھ کرنا چاہیے	اپنی نفس کے ساتھ
۱۳	خوشنودی پروردگار کس چیز سے حاصل ہوتی ہے	والدین کے خدمت کرنے سے
۱۴	کون سی نیکی مقبول بارگاہ کبریائی ہے	اپنی ماں باپ اور اولاد اور کنبہ سے نیکی کرنا
۱۵	حق تعالی کے نزدیک کونسی بدی بدتر ہے	اپنی اولاد کی حق میں بددعا کرنا اور کمزوروں پر ظلم روا رکھنا
۱۶	کس وسیلہ سے نیکبخت سمجھا جاتا ہے	تین وسیلے مطلب علم ہے اور حسن اور شگفتہ روئی ہے
۱۷	بہت سے بہتر کام کونسی ہیں	عالموں اور حکیموں کی صحبت میں بیٹھنا اور کچھ اون سے حاصل کرنا
۱۸	مرد عارف کی شناخت کیا ہے	جو کسی کے درپے آزار نہ ہو
۱۹	کم آزاری کس طرح حاصل ہوتی ہے	کل مخلوق سے اپنی تئیں کمتر جانیں
۲۰	یہ صفت کس طرح حاصل ہو	حکیموں اور عالموں کے صحبت کی برکت سے
۲۱	فقیری میں کیا چیز اختیار کری	رضامندی خدا کی
۲۲	عبادت الہی سے صرف دل کسطرح مایل ہوتا ہے	موت کی یاد رکھنی سے
۲۳	کس چیز سے دل سیاہ ہوتا ہے۔	مال دنیا کی محبت سے
۲۴	روشنی دل کی کسطرح حاصل ہو	دنیا کی محبت اور اوسکی لذتوں کی چھوڑ دینی سے
۲۵	دنیا میں کسطرح رہنا چاہیے	مثل مسافر کی کہ سرای میں ٹھہرے جب رات گذر جاوے تو صبح کو کوچ کرے
۲۶	کون سی چیز جانسی زیادہ عزیز ہے	مومن کو دین اور کافر کو روپیہ
۲۷	آدمی کے بھلای اور برائی سے کسطرح آگاہ ہونا چاہیے	دقت معاملے کے
۲۸	کیا چیز ہے کہ سچ ہو لیکن جھوٹ معلوم ہو۔	بیان روز جوانی کا پیری میں اور ذکر بہشت کا قبر میں

نام ہائی بادشاہان ہند	سال ولادت	سال جلوس	مدت سلطنت	سال وفات	جای مدفن
شاہزادہ محی الدین عرف جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ	"	سنہ ۱۱۲۴ بمقام لاہور	۱۱ مہینہ ۵ یوم	سنہ ۱۱۲۴ھ	دہلی
شہزادہ فرخ سیر ابن شہزادہ محمد عظیم بن بہادر شاہ	"	سنہ ۱۱۲۴ھ	چھ سال ۳ مہینہ ۵ دن	سنہ ۱۱۳۱ھ	دہلی
شہزادہ رفیع الدرجات ابن شہزادہ رفیع القدر بن بہادر شاہ	"	سنہ ۱۱۳۱ھ	تین مہینہ ۱۱ دن	سنہ ۱۱۳۱ھ	دہلی
شہزادہ رفیع الدولہ ابن رفیع القدر بن بہادر شاہ	"	سنہ ۱۱۳۱ھ	تین مہینہ ۲۹ یوم	سنہ ۱۱۳۱ھ	دہلی
شہزادہ روشن اختر شاہ ابن شہزادہ خجستہ لقب محمد شاہ	"	سنہ ۱۱۳۱ھ	انتیس سال	سنہ ۱۱۶۱ھ	دہلی
شہزادہ احمد شاہ ابن شہزادہ روشن اختر	"	سنہ ۱۱۶۱	چھ سال ۴ مہینہ ۱۲ دن	سنہ ۱۱۶۷ھ	دہلی
عالمگیر ثانی ابن شہزادہ معز الدین	"	سنہ ۱۱۶۷ھ قلعہ شاہجہان	چھ برس ۷ مہینہ ۲۹ یوم	سنہ ۱۱۷۳ھ	دہلی
شاہ عالم بادشاہ عرف ابو المظفر جلال الدین محمد عالی گوہر غازی ابن عالمگیر ثانی عرف عزیز الدین	"	سنہ ۱۱۷۳	اڑتالیس سال	سنہ ۱۲۲۱ھ	دہلی
محمد اکبر شاہ عرف معین الدین بن شاہ عالم بادشاہ	"	سنہ ۱۲۲۱ھ	اکتیس سال ۹ مہینہ	سنہ ۱۲۵۳ھ	
محمد بہادر شاہ عرف ابو المظفر سراج الدین بن محمد اکبر شاہ آخر بادشاہ ہند	"	سنہ ۱۲۵۳	"	"	"

شاہان ہند کے خلاصہ نسب نامہ کے بیان میں۔

صاحب سجرۃ الاعلیٰ یعنے شاہان ہند کا شجرہ نسب اسطرح لکھا ہے کہ بہادر شاہ شاہ عالم بن اورنگ زیب عالمگیر شاہ بن شہاب الدین شاہ جہان بن نور الدین جہانگیر شاہ بن اکبر بادشاہ بن نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بن ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بن عمر شیخ مرزا بن سلطان ابو سعید مرزا بن سلطان محمد مرزا ابن میران شاہ بن قطب الدین والد تیمور امیر تیمور گورگان بن امیر طراغائی بن امیر برکل بن ایلنگر بہادر بن انجل نویان بن قراچار نویان بن سوغو چیجن بن ایرومجی برلاس بن قاچولی بہادر بن تومنہ خان بن بایسنغر بن قیدو خان بن دوتومنین خان بن بوقاخان بن بوذنجر قاآن بن النقوا بنت جوینہ بہادر بن بلدوز بن منگلی خواجہ بن تیمور تاش بن سند دار اور اتسل تیتاان بن ایل خان بن ایلنگر خان بن منگلی خان بن بلدوز خان بن ای خان بن کن خان بن اغوز خان بن منغل خان بن النجہ خان بن ترک خان بن دیب باقوی بن الیجہ خان بن ترک خان بن یافث بن نوح بن لامک بن متوسلح بن اخنوخ بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام رز اکبر نامہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات

۱	الہی سید الابرار دیکھلا	محمد کا مجھے دیدار دیکھلا
۲	تمنا روز شب میری خدایا	نبی کا روضۂ انوار دیکھلا
۳	الہی رحمت اللعالمین کا	اسیکے نور کا اسرار دیکھلا
۴	بنا ہو لکا شمع جلو بنا یا	حبیب اپنا مجھے ہر بار دیکھلا
۵	جیا یا حبیب تو امت ہے جینی	جمال اور شفا مجھے ستار دیکھلا
۶	مدینے کو مجھے پہونچا دے یارب	نبی کا گنبد دوار دیکھلا
۷	تمنا خاص مجھے سن ہے کریما	شفیع الورا مختار دیکھلا = = =
۸	ہوا دل شل پروانہ کی صورت	وہ نور شمع گوہر بار دیکھلا
۹	خداوندا تو جسکا ہوگا عاشق	نا مل ہر نہ اپنا یار دیکھلا
۱۰	خزانہ کنت کنزاً جلو بخشا =	مجھے وہ گوہر شہوار دیکھلا
۱۱	بنایا جسکی خاطر جملہ عالم = =	سبھوں کا پیشوا سالار دیکھلا
۱۲	پلادے مجھکو جام وصل احمد	مجھے وصلت مجھی غمخوار دیکھلا
۱۳	الہی بارگاہ امت میں پہونچا	محمد کا مجھے دربار دیکھلا
۱۴	الہی میرا گوشہ میں چھپا دل	نبی کی ابروی خمدار دیکھلا
۱۵	کسی صورت سے وہاں ہوجاوے بار	الہی احمدی دربار دیکھلا =
۱۶	رب جان تک زبان سے اب بھی ثنا	تیرا امت کا پیا شموار دیکھلا =
۱۷	الہی مرشد بے لنند نسین سو	تو اپنا ای خدا دلدار دیکھلا
۱۸	محمد سے صبا کہو یہ پیغام = =	تیرا مشتاق مجھے دیدار دیکھلا =
۱۹	مراد عالم کے سن ہے التجا کو	قدم احمد کا سو سو بار دیکھلا

مناجات دیگر

۱	قصر دریا نزع کا نا دار ہم	دیکھی کس گہاٹ اوترین یار ہم
۲	یا رسول اللہ دوہائی الہی	دشت عصیان میں لئے سر خار ہم
۳	راہ توشہ کچھ نہ سامان راہ کا =	ہو چلے ہیں سفر طیار ہم = =
۴	کیا عجب بخشش ہماری ہو اگر =	ہیں غلام احمد مختار ہم = =
۵	نام خوش ہے مجھے ملا نام نبی	ہیں فدا اس نام پر سو بار ہم
۶	روئی انور سے اوٹھا دو تم حجاب	ای نبی ہیں طالب دیدار ہم =
۷	شرم آتی ہے بیان راز میں	حال دل کیونکر کریں اظہار ہم
۸	بار عصیان سے خمیدہ ہے کمر = =	ہو چکیں کیونکر اکی سرشار ہم
۹	التنی عرض آخری کہدی کو ئی -	تا کہ ڈوبی اپر ہے منجدھار = ہم

(حاشیہ:) ای ...عت ...یان کو... ...دردہ ...امان ...یت ...ان ...

(حاشیہ:) ... سید ... ۱۰

راقم الحروف سید علی رضا

نمبر	سوال	جواب
۲۹	یار کس طرح پہچانا جاتا ہے	وقت حاجت کے یار اور دشمن معلوم ہو سکتا ہے
۳۰	فرزند ناخلف کیسا ہوتا ہے	مثل چھٹی انگلی کے کہ اگر اسکو کاٹیں تو درد معلوم ہوتا ہے اور اگر جوڑے تو عیب ہے
۳۱	مرد اور عورت میں کیا فرق ہے	زمین اور آسمان کا فرق ہے
۳۲		مسافر حکم آب رواں کا رکھتا ہے اور مقیم آب بستہ کا ہے
۳۳	گناہوں کی کیا دوا ہے	توبہ کرنا
۳۴	امیروں کے واسطے کون عمل بہتر ہے	کھانا جو کو کھانا کھلانا اور مہمان کی خاطر کرنا
۳۵	تمام وظیفوں میں سے کس وظیفہ کا ورد چاہیے	خدا کا نام لینا اور موت کو یاد کرنا
۳۶	سوال رزق کیا چیز ہے	جو قسمہ تجھکو حاصل ہو
۳۷	وہ کون شخص ہے کہ جس جگہ جائیں اسکو دوست رکھیں	صاحب ادب
۳۸	سونا اچھا ہے یا جاگنا	ظالم کے واسطے سونا اور عادل کے واسطے جاگنا
۳۹	وہ کون شخص کہ اگر سب پہنچتا ہو اسکو سب وارث کہے	مرد سخی
۴۰	کیسے چیزیں ہیں جو غمکو دور کرتی ہیں	دو چیز ایک تو موافق مزاج رفیق کا ہونا دوسری دوستان صادق کا منہ دیکھنا
۴۱	عقلمند کون ہے۔	وہ ہے جو مخالف دنیا سے رنجیدہ اور دل تنگ نہ ہو
۴۲	عالی ہمت کون ہے	وہ جو نعمت دنیا سے دست کش ہو کر نعمت عقبیٰ قبول کرے۔
۴۳	کون مرض ہے جسکی دوا سے طبیب عاجز ہوتا ہے	بیوقوفی اور حمق ہے
۴۴	کون کام کرنا چاہیے جو اہل دنیا کی شر سے امن و امان میں رہے	با دوستان تلطف و با دشمنان
۴۵	وہ کیا چیز ہے جو زندگی سے بہتر اور موت سے بدتر ہے۔	نیکنامی زندگی سے بہتر ہے اور بدنامی مرگ سے بدتر ہے
۴۶	آخر کون امر بہتر ہے	خوشنودی پروردگار کی
۴۷	کس چیز میں جسم کی صحت ہے	وقت اشتہاء صادق کے کھانا اور کچھ اشتہا باقی رہتی ہو ہاتھ کھینچنا
۴۸	دوست کون ہے	دوست وہ ہے جو تیری عیبوں کو چھپاوے اور ہنروں کو ظاہر کرے
۴۹	کس عمل سے انسان ہر ایک کی نگاہ میں عزیز ہوتا ہے	راست معاملگی اور شگفتہ روئی سے
۵۰	دنیا کی نعمتوں میں کیا چیزیں بہتر ہیں	اولاد صاحب تمیز اور دولت کسب حلال سے حاصل ہوا اور عورت صاحب جمال اور نیک افعال۔
۵۱	دوست صادق کی کیا نشانی ہے	وہ ہے کہ نیک کاموں میں تیری مدد کرے اور بدکاموں سے تجھکو منع کرے اور باز رکھے۔